GOVERNMENT OF INDIA
ARCHÆOLOGICAL SURVEY OF INDIA
CENTRAL
ARCHÆOLOGICAL
LIBRARY

ACCESSION NO. 19335

CALL No. 913.05
San-M.Q.

D.G.A. 79.

رہنمائے سانچی

یعنی

اردو ترجمہ " گائڈ ٹو سانچی "

مصنفہ

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بہادر
(نائٹ) ' - سی - آئی - ای - ' ڈائرکٹر جنرل
آف آرکیا لوجی ان انڈیا

مترجمہ

مولوی محمد حمید صاحب قریشی
بی - اے
(اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

کلکتہ
منیجر گورنمنٹ انڈیا پریس
سنہ ۱۹۲۵ع

19335
CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY New Delhi
913.05
Sam/M.Q.
Library Reg. No. 196/26

بسم الله الرحمن الرحیم

تہدیہ

یہ کتاب

علیا حضرت نواب

سلطان جہان بیگم صاحبہ

جی - سی - ایس - آئی ، جی - سی - آئی -
ای ، جی - بی - ای ، سی آئی ،

فرمانروائے ریاست بھوپال

کے نام نامی سے معنون کی جاتی ہے

عہد عتیق کے ان عدیم المثال آثار کی تحقیق و تفتیش
اور حفاظت و صیانت جو گذشتہ چند سال میں
عمل میں آئی ہے ، وہ سب بیگم صاحبہ ممدوحہ کی
علمی دلچسپی اور اعلی فیاضی
کی بدولت ہوئی ہے

A-2

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL
LIBRARY, NEW DELHI.
Acc. No 1935
Date 11.2.63.
Call No 913.05
San/M.Q.

دیباچه

هندوستان کو بودھ مذہب کے ابتدائی زمانے کے جس قدر قدیم آثار وراثت میں ملے ہیں ان سب میں سانچی کی عمارات کو شرف و فضیلت حاصل ہے۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ ان آثار کے متعلق پبلک کی معلومات کا دائرہ نہایت محدود ہے۔ قدیم ہندی مصنفین نے ان کا مطلقاً ذکر نہیں کیا۔ چینی سیاح، جن کے سفر نامے بودھ مذہب کے دیگر متبرک مقامات کے حالات سے مملو ہیں، ان عمارات کے بارے میں بالکل خاموش ہیں۔ اور زمانہ حال میں جو کتابیں انکے متعلق مدون ہوئیں ان کے مضامین کی فرسودگی اور لغویت کا اندازہ یوں ہوسکتا ہے کہ فرگسن نے اپنی کتاب "ٹری اینڈ سرپنٹ ورشپ" مطبوعہ سنہ ۱۸۶۸ء میں سانچی کے منقش پھاٹکوں کی تصاویر کو عہد عتیق کی "درخت اور سانپ کی پرستش" کی تائید میں پیش کیا ہے۔ اسی طرح میسی نے "سانچی اینڈ اِٹس ریمینز" میں جو سنہ ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی منجملہ دیگر عجیب

علاوہ ازین مین مصنفین ذیل کا بھی ممنون ہون :—
اول میرے قابل تعظیم پیشرو سر الیگزینڈر کننگھم جنکی
کتاب " دی بھیلسہ ٹوپس " سے مجھے ان سب
چیزون کے حالات معلوم ہوئے جو انھون نے ستوپھائے
نمبر ۲ و ۳ سے برآمد کی تھین - دوم پروفیسر اے -
گرونوڈل جنکی تصنیف " بدھسٹ آرٹ ان انڈیا "
سے اس مذہب کے علم الاصنام کے مطالعہ مین قابل قدر
امداد ملتی ہی - اور سوم ونسنٹ سمتھ صاحب جنکی
معرکۃ الآراء تالیف " ارلی ہسٹری آف انڈیا " سے
مینے اس رہنما کے دوسرے باب کی تالیف مین
دل کھولکر مدد لی ہی ٭

کوئی رہنما ہر شخص کی ضرورت کو پورا نہین
کرسکتا - اور مجھے اس امر کا احساس ہی کہ یہ کتاب
بھی بعض اصحاب کو طولانی اور بعض کو بہت مختصر
معلوم ہوگی - لیکن مین نے بمصداق " خیرُ الامور
اوسطُہا " میانہ روی کو پیش نظر رکھا ہی اور اس بات
کا فیصلہ کہ مجھے اپنے ارادے مین کہان تک کامیابی
حاصل ہوئی ہی ناظرین خود فرماسکتے ہین - ان اصحاب
کے واسطے جو ان عمارتون کے حالات بالتفصیل مطالعہ
کرنا چاہتے ہین دو اور کتابین طیار ہو رہی ہین - ان

ر غریب خیالات کے اظہار کے یہ ثابت کرنے کي کوشش کي هی کہ راجہ اشوک بادشاہ پیاداسي سے ' جسکا ذکر " منادات " مین آیا هی ' بہت بعد مین گذرا هی ' اور بودھ مذهب اور عیسائي مذهب قریب قریب هم عہد هین ' اور گوتم بدھہ کي تلقین زیادہ تر زرتشتي اصول پر مبني هی - ایسي صورت مین اگر سانچي کي سیر کرنے والے وهان کي عمارات اور ان مذهبي قصص کے متعلق جو ان عمارات پر منقش هین ' غلط راے قائم کر لے هون تو کوئي تعجب کي بات نہین هی •

عمدہ اور قابل اعتماد مضامین مین ' جنکي تعداد بہت هي قلیل هی ' موسیو فوشے کي مختصر تقریر جو آنھون نے موزي گولے مین سانچي کے " مشرقي دروازہ " پر کي تھي ' بلا شبہ سب مین اعلی هی - دروازون کي تصاویر اور منبت کاري کے جو حالات میئے قلمبند کئے هین وہ زیادہ تر موسیو فوشے کي شاندار تقریر اور ان بیش قیمت یادداشتون پر مبني هین جو فاضل ممدوح نے سانچي کي دیگر مذهبي تصاویر کي تشریح کے متعلق لکھ کر مجھے از راہ کرم عنایت کي تھین -

کیا گیا تھا اوس کے اثنا میں حضور ممدوحہ نے ہمیشہ دلچسپي اور ہمدردي کا اظہار فرمایا اور مجھے ہمیشہ عنایات خسروانہ سے سرفرازي بخشي ۔ مجھے یقین ہی کہ جو زمانہ میں نے سانچي میں بسر کیا ہی وہ میري زندگي کا بہترین زمانہ تھا ۔

گلمرگ - کشمیر
یکم اگست سنہ ۱۹۱۷ع

جان مارشل

مین سے ایک تو ان مورتون اور قدیم اشیاء کي باتصویر فہرست ہوگي جو عجائب خانے مین رکھي جائینگي ' دوسري ایک مفصل اور ضخیم تالیف ہی جس مین ان خوبصورت نقش و نگار والي عمارات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کي جائیگي اور تصاویر بھي شامل کي جائینگي - خوش قسمتي سے فرانس کے دو مشہور فضلاء ' مُوسیو - اے - فُوشے اور موسیو - اِي - سِنارٹ نے اس مجلد کي تالیف مین اپني شرکت منظور کرلي ہی - چنانچہ یہ کتاب انگریزي اور فرانسیسي دونون زبانون مین شایع ہوگي ' سو ۱۰۰ سے زیادہ عکسي تصاویر اس مین شامل ہونگي اور سانچي کے علم الاصنام اور کتابونکے متعلق دونون فرانسیسي محقق مفصل مضامین لکھینگے *

علیا حضرت فرمانرواے ریاست بھوپال نے سانچي کے آثار قدیمہ کي تحقیق و تحفظ سے جو احسان مستشرقین اور قدردانان صنعت ہند پر کیا ہی اوس کا تذکرہ کتاب کے تمہید مین کیا جاچکا ہی - خود میري ذات پر علیا حضرت کا بار احسان اور زیادہ ہی ' کیونکہ ان آثار کي تحقیق و ترمیم کا کام جو میرے سپرد

فہرست مضامین

صفحہ

باب ۱ — جغرافیائی حالات . . . . ۱۵ تا ۲۴

سانچی کی پہاڑی - ۱۸ ، قدیم و جدید رستے - ۲۰ ، پہاڑی کی چوٹی اور فصیل - ۲۱ ،

باب ۲ — تاریخ اور صنعت . . . . ۲۵ تا ۶۱

عصر قدیم ۲۹۰ ، آشوک موریا - ۲۹ ، عہد شنگا - ۳۱ ، عہد اندھرا - ۳۵ ، خاندانی شہرات - ۴۰ ، مغربی شترپ - ۴۱ ، قرون وسطی کا ابتدائی دَور - ۴۳ ، شہنشاہی خاندان گپتا - ۴۳ ، بدھہ گپت اور بھانو گپت - ۴۵ ، عہد گپتا - ۴۵ ، عہد گپتا کی صنعت - ۴۹ ، اہل ھُن - ۵۱ ، اواخر دور وُسطی - ۵۴ ، مہر بھوج والئے قنوج - ۵۵ ، مالوہ کا پرمار خاندان - ۵۶ ، انہلواڑہ کا چالوکی خاندان - ۵۷ ، اواخر قرون وسطی کی صنعت - ۵۷ ، سانچی بزمانہ حال - ۵۹ ،

مجسمے - ١٩٢ ، ستوپۂ کلاں کی
مرمت - ١٦٥ ، ستوپہ کلاں کے گرد سنگی
فرش اور مشرقی محافظ دیوار - ١٦٨ ،

باب ٥ — وسطی رقبے کے اور ستوپے . . . ١٧٠ تا ١٨٣
ستوپہ نمبر ٣ - ١٧٠ ، ستوپہ نمبر ٣ کا منقش
پھاٹک - ١٧٣ ، ستوپہ نمبر ٣ - ١٧٥ ، ستوپہ
نمبر ٦ - ١٧٦ ، ستوپہ ہائے نمبر ٥ و ٧
وغیرہ - ١٧٧ ، ستوپہ نمبر ١٢ - ١٧٨ ، ستوپہ
نمبر ١٣ - ١٨٠ ، ستوپہائے نمبر ٢٨ و ٢٩ - ١٨٢

باب ٦ — وسطی رقبے کے ستون اور لاٹھیں . ١٨٣ تا ٢٠١
اشوک کی لاٹھ - ١٨٣ ، ستون نمبر ٢٥ - ١٩٢ ،
ستون نمبر ٢٦ - ١٩٣ ، ستون نمبر ٣٥ - ١٩٦ ،
ستون نمبر ٣٤ - ٢٠٠ ،

باب ٧ — وسطی رقبے کے مندر . . . ٢٠٢ تا ٢٢١
مندر نمبر ١٨ - ٢٠٢ ، اس مقام کی قدیم
عمارات - ٢٠٧ ، مندر نمبر ١٧ - ٢١١ ،
مندر نمبر ٩ - ٢١٣ ، مندر نمبر ٣١ - ٢١٥ ،
ناگی کا مجسمہ - ٢١٧ ، وسطی اور شرقی
رقبے کے درمیان پشتے کی دیوار - ٢١٨ ،
عمارات نمبر ١٩ و ٢١ و ٢٣ اور سڑک
نمبر ٢٠ - ٢١٩ ،

باب ٨ — جنوبی رقبہ . . . . ٢٢٢ تا ٢٣٩
مندر نمبر ٣٠ - ٢٢٢ ، عمارت نمبر ٨ - ٢٣٠ ،
خانقاہیں - ٢٣٢ ، خانقاہ نمبر ٣٦ - ٢٣٣ ،

صفحہ

باب ٣ — سٹوپۂ کلاں . . . . . ٧٠ تا ٨١
سٹوپۂ کلاں کی عمارت - اصلی کیفیت اور تاریخ - ٧١ ' عہد اشوک کا خشتی سٹوپہ - ٧٢ ' سنگی غلاف کا اضافہ - ٧٣ ' حرمیکی کٹہرہ اور چھتری - ٧٦ ' فرشی کٹہرہ - ٧٧ ' عہد گپتا کے کتبے - ٧٨ ' پردکھنا یا طواف‌گاہ - ٨٠ ' زینے اور چبوترے کے کٹہرے - ٨٠ '

باب ٣ — سٹوپۂ کلاں کے منقش پھاٹک وغیرہ - ٨٢ تا ١٦٩ '
پھاٹکوں کی تاریخی ترتیب اور کیفیت - ٨٢ ' کتبے - ٨٨ ' اشکال و مناظر کی تعبیر - ٨٨ ' ایسی تصویریں جو کئی جگہ کندہ ہیں - ٨٩ ' بدھ کی زندگی کے چار اہم واقعات - ٩٠ ' یکھشا - ٩٣ ' حیوان و طیور - ٩٥ ' پھول پتی کا کام - ٩٧ ' جنوبی پھاٹک - ١٠٠ ' سنگی شہتیر - ١٠١ ' بائیں جانب کا ستون - ١٠٧ ' شمالی پھاٹک - ١١١ ' سنگی شہتیر - ١١١ ' داہان ستون - ١١٩ ' بایان ستون - ١٢٥ ' مشرقی پھاٹک - ١٢٩ ' سنگی شہتیر - ١٢٩ ' داہان ستون - ١٣٣ ' بایان ستون - ١٣٨ ' مغربی پھاٹک - ١٤٣ ' سنگی شہتیر - ١٤٣ ' داہان ستون - ١٤٨ ' بایان ستون - ١٥٣ ' مرتعوں کی طرز ساخت اور صنعت - ١٥٦ ' پھاٹکوں کے سامنے بدھ کے چار

فہرست تصاویر

پلیٹ نمبر Plate			مقابل صفحہ
I	۱	سٹوپۂ کلاں - منظر شمالمشرقی .	سر ورق
II	۲	,, - ارتفاع جنوبی . .	۷۴
III	۳	,, - شمالی پھاٹک . .	۸۴
IV	۴	,, - مغربی پھاٹک - دائیں ستون کا منقش روکار . .	۱۰۰
V	۵	(a) جنوبی پھاٹک - پشت - ' درمیانی شہتیر پر چھدنتا جاتک کی تصویر . .	
	,,	(b) جنوبی پھاٹک - پشت - ' زیریں شہتیر :— " جنگ تبرکات " کا نظارہ .	۱۰۹
VI	۶	(a) جنوبی پھاٹک - بایاں ستون - اندرونی رخ :— بودھی ستوا کے بالوں کی پرستش	
		(b) شمالی پھاٹک - دایاں ستون - اندرونی رخ :— بندر کا نذرانہ . .	
		(c) مشرقی پھاٹک - بایاں ستون - روکار :— بدھ کا پانی پر چلنا . . .	

خانقاہ نمبر ۳۷ - ۲۳۴ ' خانقاہ نمبر
۳۸ - ۲۳۵ ' عمارت نمبر ۳۲ - ۲۳۶ '

باب ۹ — مشرقی رقبہ . . . . ۲۳۷ تا ۲۹۱
مندر اور خانقاہ نمبر ۴۵ - ۲۳۷ ' قدیم مندر
اور خانقاہ - ۲۳۸ ' موجودہ مندر - ۲۴۱ '
مشرقی میدانوں کا نظارہ - ۲۵۳ ' خانقاہ
نمبر ۴۴ - ۲۵۵ ' خانقاہ نمبر ۴۶
و ۴۷ - ۲۵۶ ' عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰
و ۳۲ - ۲۵۸ ' عمارت نمبر ۴۳ - ۲۹۰ '

باب ۱۰ — مقبرہ نمبر ۲ اور دیگر آثار . ۲۹۲ تا ۲۷۸
قدیم رستے کے نزدیک کھنڈرات - ۲۹۳ '
بڑا سنگی پیالہ - ۲۹۴ ' مقبرہ نمبر
۲ - ۲۹۴ ' مقبرہ نمبر ۲ کے قریب دیگر
آثار - ۲۷۵ ' سانچی کے نواح میں دلچسپی
کی اور چیزیں - ۲۷۹ '

ضمیمہ — بدھ کی زندگی کے مختصر حالات خصوصاً
جہاں تک انکا تعلق سانچی کی تصاویر
سے ہی - ۲۷۹ تا ۳۰۵ '

بعض صنعتی و معماری الفاظ کی فہرست (مترجم) ۳۰۷ تا ۳۱۷

رهنمائے سانچي

باب اول

جغرافیائي حالات

بھیلسه سے دس بارہ میل کے فاصلے پر ستوپون(۱) کے چند مجموعے هین جو ستوپہائے بھیلسه کے نام سے مشهور هین(۲) - ان مین سے ایک مجموعه سناري کي پہاڑي

(۱) ستوپه کي ابتدا ان قدیم قبرون سے هي جو خاک کے نیم کروي تودون یا ٹیلون کي شکل مین بنائي جاتي تهین - بوده مذهب کے پیرو عموماً ستوپون مین مهاتما بدهه کے یا بوده مذهب کے کسي بزرگ شخص کے سوخته " آثار " دفن کرتے هین اور انکو متبرک سمجهکر انکي زیارت اور انکے گرد طواف کرتے هین یه ستوپے بالکل ٹهوس هوتے هین - برما مین ستوپے کو پگوڈا' جزیره سیلون (لنکا) مین ڈاگبه اور نیپال مین چیتیا کہتے هین - سانچي کے نواح مین ستوپے کو بهٹا اور ستوپه کلان کو ساس بهو کا بهٹا کہتے هین (مترجم) -

(۲) ان مین سے زیاده اهم مجموعون کا حال سر الیگزینڈر کننگهم نے اپني کتاب " بهیلسه ٹوپس " مین لکها هے جس مین وه اسے

B

پلیٹ نمبر Plate			مقابل صفحہ
		(d) مغربی پھاٹک - دایاں ستون - روکار:— مہاکپی جاتک . . .	۱۲۳
VII	۷	(a) مشرقی پھاٹک - روکار - درمیانی شہتیر:— کپل وستو سے بدھ کی روانگی .	
		(b) مشرقی پھاٹک - روکار - زیریں شہتیر:— اشوک اور اسکی رانی کا بودھی درخت کی زیارت کو آنا . . .	۱۳۲
VIII	۸	(a) مغربی پھاٹک - روکار - زیریں شہتیر:— چھ دنتا جاتک	
		(b) مغربی پھاٹک - پشت - درمیانی شہتیر:— "جنگ تبرکات" .	۱۳۶
IX	۹	ستوپہ نمبر ۳ - منظر جنوبی و جنوب‌مغربی	۱۷۴
X	۱۰	(a) اشوک کی لاٹھ کے شیر	
		(b) وہ مجسمہ جو ستون نمبر ۳۵ کی چوٹی پر قائم تھا	۱۸۶
XI	۱۱	(a) مندر نمبر ۱۸ (b) مندر نمبر ۱۷ .	۲۱۲
XII	۱۲	خانقاہ ہائے نمبر ۳۵ و ۳۷ اور ستوپہ نمبر ۳ کا منظر (جانب مشرق سے) .	۲۳۷
XIII	۱۳	ستوپہ نمبر ۲ - فرشی کٹہرے کی تصویریں	۲۷۴
XIV	۱۴	سانچی اور اسکے نواح کا پیمائشی نقشہ .	۳۱۸
XV	۱۵	سانچی کی عمارات کا سطحی نقشہ ، پلیٹ ۱۴ کے بعد	

یہ ھی کہ مشرقی مالوہ (قدیم آکر - आकार) کا مشہور اور آباد پایۂ تخت شہر ودیشا قدیم زمانے میں موجودہ قصبۂ بھیلسہ کے قریب بیس اور بیتوا ندیوں کے مقام اتصال پر واقع تھا - اس شہر کے اندر اور اس کے گرد و نواح میں بودھ مذھب کے پیرؤں کي ایک مرفہ الحال جماعت پیدا ھولي جس کو قریبي پہاڑیونکي چوٹیوں پر خانقاھیں اور یادگاري عمارتیں تعمیر کرنے کیلئے باموقع اور دلکش مقامات نظر آئے - یہ مقامات شہر کے شور و غل سے محفوظ مگر آبادي سے اسقدر نزدیک تھے کہ لوگوں کو انکي سیر یا زیارت کا شوق دامنگیر ھوتا تھا بودھ مذھب کي دیگر متبرک عمارات کے لئے عموماً ایسے مقامات منتخب کئے گئے تھے جنھیں بدّھ کے قیام کا تقدس حاصل ھوچکا تھا ، مثلاً بودھ گیا ، سارناتھ ، کُسیا وغیرہ ، اور دراصل وہ عمارات بھي بدّھ کي زندگي کے کسي خاص واقعہ کي یادگار میں بنائي گئي تھیں - مثلاً بودھ گیا میں گوتم کي حصول معرفت کي یادگار ھی ، سارناتھ میں اُسکے پہلے وعظ کي ، اور کُسیا میں اُسکي نروان یعني وفات کي - مگر سانچي کو بدّھ کي زندگي کے کسي واقعہ سے تعلق رکھنے کا فخر حاصل

پر واقع هی ' دوسرا ستدهارا میں ' تیسرا پیلیا بهوجپور
میں اور چوتها اندهیر میں هی - پانچواں مجموعه ' جو
دلچسپی اور وسعت کے لحاظ سے ان سب پر فائق هی '
موضع سانچی(۱) پرگنه دیوان گنج ریاست بهوپال میں
بهیلسه سے ساڑهے پانچ میل جنوب مغرب کی طرف
واقع هی -

بهیلسه کے نواح میں بدهه مذهب کی ان متعدد
عمارات کا وجود محض اتفاقی بات نہیں هی - حقیقت

[بقیه حاشیه صفحه گذشته]

کے اس حصے کا نقشه اور چند سٹوپوں کے متعلق کننگهم صاحب
کی تحقیق و تفتیش کا مفصل حال درج هی -

(۱) عرض بلد ' 28-23° شمال ' طول بلد ' 48-77° مشرق
میں واقع هی - سانچی کا چهوٹا سا سٹیشن ' جی - آئی - پی -
ریلوے لائن پر پہاڑی کے دامن سے قریباً تین سو گز کے فاصلے پر
واقع هی - فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافروں کے لئے ٹریفک منیجر
صاحب (بمبئی) کی منظوری سے ڈاک اور اکسپریس گاڑیاں یہاں
ٹهیرائی جاسکتی هیں - پہاڑی کے دامن میں ریاست نے ایک
خوشنما ڈاک بنگله بنوا دیا هی - مگر جو مسافر یہاں قیام کرنا چاهیں
اپنا بستر همراه لائیں اور خانساماں کو پہلے سے اپنی آمد کی اطلاع
دیدیں -

مانند جو اسکے قریب هین ' اس پہاڑي کي ساخت بھي ریتیلے پتھر کي هی جسکي بڑي بڑي چٹانین تہ بہ تہ نیچے کي جانب ڈھلوان هوتي چلي گئي هین (بودہ مذهب کے معمارون کیلئے یہ چٹانین پتھر کي عمدہ کھانین ثابت هوئین اور مصالحہ عمارات کے قریب هي سہولیت سے دستیاب هوسکا) -

پہاڑي کي ناهموار سطح اور مختلف اللون پتھر رنگ اور هیئت کا نہایت خوشنما منظر پیش نظر کرتے هین ' اور بیشمار خود رو درخت اور جنگلي نباتات جو چٹانون کے هر گوشہ و شگاف سے سر نکالے هوئے هین اس نظارے کي رعنائی کو اور بھي دوبالا کرتي هین - پہاڑي کے پہلوؤن پر چارون طرف خود رو جھاڑیون کي افراط هی ' خصوصاً جنوبي حصے مین ' جہان بلند سایہ دار چٹانین آفتاب کي شعاعون کو پہنچنے نہین دیتین ' نباتات کي اور بھي زیادہ بہتات هی - اس حصے مین گہرے سبز پتون والے کِھرني کے سدا بہار درخت کثرت سے هین اور شروع موسم بہار مین ڈھاک (جسکا نام انگریزي زبان مین flame of the forest یعني " شعلۂ بیابان " نہایت موزون رکھا گیا هی) کے بےشمار درخت اچھے آتشین پھولون

نہ تھا اور بودھ مذہب کی کتابوں میں سانچی کا نام تک نظر نہیں آتا - چینی سیاح فاھیان اور ھُوان چُوانگ ' جو چوتھی اور ساتویں صدی عیسوی میں ھندوستان آئے ' بودھ مذہب کے قدیم مشہور مقامات کے متعلق بہت سا تاریخی مصالحہ بہم پہنچاتے ھیں لیکن سانچی کے بارے میں وہ بالکل خاموش ھیں - مگر باوجود اس تاریخی گمنامی کے یہ عجیب اتفاق ھی کہ سانچی کے آثار ھندوستان میں بودھ مذہب والوں کے فن تعمیر کی سب سے زیادہ شاندار اور مکمل مثال ھیں -

سانچی کی پہاڑی

جس پہاڑی پر سانچی کے آثار واقع ھیں اُس میں نہ تو کوئی قابل ذکر خصوصیت ھی ' نہ اُسکی ھیئت کذائی ایسی ھی جو اُسکو قریب کی پہاڑوں سے (جو جانب جنوب و مغرب حلقہ باندھے کھڑی ھیں) ممتاز کرسکے - بلندی میں یہ پہاڑی ۳۰۰ فیٹ سے بھی کچھ کم ھی اور شکل میں وہیل مچھلی کی پشت سے مشابہ ھی - وسط میں ایک زین نما نشیب ھی جس میں سانچی کا گاؤں آباد ھی - اِسی گاؤں کے نام سے پہاڑی کا یہ نام پڑا ھی - کوہ بندھیا چل کی اون شاخوں کی

جس زمانے مین شہر ردیشا آباد تھا، سانچي کا رستہ شمال مشرقي جانب سے تھا اور پوریندیا تال (دیکھو پلیٹ ۱۴ - Plate XIV) کے شمالي کنارے کي طرف سے پہاڑي پر چڑھکر چکني گھاٹي مین سے ھوتا ھوا میدان مرتفع کے شمالي جانب مڑتا اور موجودہ دروازے سے قریباً پچاس گز مشرق کي طرف گذرتا تھا - اسکي ایک شاخ سطح مرتفع کے مشرقي ضلع کے وسط تک پہنچتي تھي - اس شاخ کا ایک ذرا سا حصہ حصار کي دیوار کے باھر اور قدیم شاھراہ کے دو حصے چکني گھاٹي مین اور فصیل کي شمالي دیوار کے قریب اب تک موجود ھین - ان کے دیکھنے سے معلوم ھوتا ھی کہ قدیم رستے مین پتھر کي بڑي بڑي سلون کا فرش تھا جو قریباً بارہ بارہ فیٹ لمبي تھین اور پہاڑ پر آڑي جمائي گئي تھین -

پہاڑي کي مسطح چوٹي اور حصار کي دیوار

وہ میدان مرتفع جو پہاڑي کي چوٹي پر واقع ھی، اور جہان یہ رستے ختم ھوتے ھین، شمالاً جنوباً چارسو (۴۰۰) گز سے کچھ زیادہ طویل اور شرقاً غرباً دو سو بیس (۲۲۰) گز عریض ھی - ابتدا مین یہ میدان مشرق کي جانب بتدریج بلند ھوتا ھوا مندر نمبر ۴۵ (دیکھو نقشہ

کے خوشنما طرزون سے " في الشجر الخضر نار" کاجلوہ دکھاتے اور خاکستري رنگ کي عمارات سے ' جو پہاڑي کي چوٹي پر واقع هين ' مختلف اللون هوکر بوقلموني کا ایک عجیب دلفریب اور نگاہ کو خیرہ کرنیوالا منظر پیش کرتے هین -

قدیم و جدید رستے

بڑي سڑک جو پہاڑي کو گئي هی ' ریلوے سٹیشن سے شروع هوکر ایک چٹیل ڈهال سے گذرتي هوئي گاؤن کي طرف جاتي اور ایک چھوٹے سے تالاب کے قریب ' جس کا بند بہت پرانا هی ' دائین جانب مڑتي هی - تالاب کے پاس سے گذرتي هوئي یہ سڑک قریباً اسي (۸۰) گز جانب جنوب جاکر اوس مرتفع رقبہ کے شمال مغربي گوشے مین داخل هوتي هی جس پر قدیم آثار و عمارات واقع هین - تالاب سے قلہ کوہ تک سڑک پر پتھر کي سلون کا فرش هی اور سیڑهیان بني هوئي هین - یہ تمام سڑک جدید هی اور جہان تک همین معلوم هی سنہ ۱۸۸۳ع مین میجر کول (Cole) نے اس کو بنوایا تھا اور بعد ازان سنہ ۱۹۱۵ع مین راقم الحروف نے وسیع پیمانے پر اس کی مرمت کروائي -

تفصیلي حالات لکھنے مین ہم پہلے ستوپۂ کلان اور اُن عمارات کا بیان کرینگے جو ستوپۂ مذکور کے گرد واقع ہین - اول ستوپون کا ذکر ہوگا ' پھر ستونون کا اور اخیر مین مندرونکي کیفیت بیان ہوگي - اوسکے بعد ہم ناظرین کو دو مندرون (نمبر ۴۰ و نمبر ۸) اور تین خانقاہون (نمبر ۳۶ - نمبر ۳۷ و نمبر ۳۸) کي سیر کرائینگے جو ستوپۂ کلان کے جنوب مین واقع ہین ' اور اخیر مین مشرق کي جانب بلند طبقے پر اون عمارات کا معاینہ کرینگے جن پر نقشے مین نمبر ۴۳ سے نمبر ۵۰ تک کے نشان ثبت ہین (۱) - مگر ان عمارتون کے

---

(۱) پلیٹ ۱۵ (Plate XV) پر عمارات کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ نمبر دینے مین کسي خاص قاعدے یا ترتیب کا لحاظ نہین رکھا گیا - اس کي وجہ یہ ہی کہ ستوپون پر نمبر ڈالنے مین مصنفین نے عموماً جنرل کننگھم کے نقشے کا اتباع کیا ہی جو سنہ ۱۸۵۴ع مین شائع ہوا تھا - اس نقشے سے اختلاف کرنے مین چونکہ تکلیف اور مغالطہ کا اندیشہ تھا اس لئے سوائے ایک استثناء کے مَینے جنرل کننگھم کے نمبرون کو قائم رکھا ہی - اور جو آثار مین نے خود دریافت کئے ہین اون کو پیشتر کي عمارات سے ممیز کرنے مین اس ترکیب سے نمبر دئے ہین کہ پہلا سلسلہ نشانات حتی‌الامکان قائم رہا ہی - جس استثناء کا اوپر

پليٹ ١٥ (Plate XV) کي کرسي کے قريب اچے نقطۂ ارتفاع پر پہنچتا تها جہان سے نيچے کے ميدانون کي طرف قريباً تين سو فيٹ کي بالکل کهڑي ڈهلان هے - آگے چل کر هم بيان کرينگے که اس ميدان مرتفع کے مختلف طبقے کس طرح معرض وجود مين آۓ اور پشتے کي ديوار، جو ان کو ايک دوسرے سے جدا کرتي هے، کس وقت تعمير هوئي -

حصار کي سنگي ديوار جو ميدان مرتفع کو گهيرے هوۓ هي غالباً گيارهوين يا بارهوين صدي عيسوي مين تعمير هوئي تهي مگر سنه ١٨٨٣ع مين اور اسکے بعد سنه ١٩١٤ع مين اسکي کثرت سے مرمت هوئي - فصيل کے بيشتر حصه کي بنياد چٹان پر قائم هي مگر شرقي ديوار کا ايک حصه عهد وسطي کے کهنڈرات کے اوپر سے گذرتا هي - موجوده دروازه، جو فصيل کے شمال مغربي گوشه مين واقع هي، ميجر کول کا بنوايا هوا هي - قديم دروازه غالباً اس سے ذرا فاصلے پر مشرق کي جانب تها جہان سے قديم رسته فصيل کي تعمير سے قبل گذرتا تها -

پہاڑي کي چوٹي پر جو عمارات واقع هين انکے

باب ۲

تاریخ اور صنعت

سانچي کي تاریخ اشوک کے عہد حکومت یعني تیسري صدي قبل مسیح سے شروع ہوکر چودہ سو (۱۴۰۰) سال کے عرصے پر پھیلي ہولي ہی اور ہندوستان مین بدھ مذہب کے عروج و زوال کي تاریخ سے قریب قریب ہم عہد ہی - مشرقي مالوہ کے ان چودہ سو (۱۴۰۰) برس کے سیاسي واقعات کے متعلق ہماري معلومات نہایت محدود ہین اور انمین بھي بہت سي باتین مشتبہ ہین - تاہم ان کي مدد سے ہم حکمران خاندانون کي بڑي بڑي تبدیلیون اور ان مذہبي تحریکون کا حال معلوم کرسکتے ہین جن سے یہ حصہ ملک اثر پذیر ہوا اور جن کا عکس ان تغیرات مین نمایان ہی جو التزاماً اُس زمانے کي عمارات کے طرز آرائش و تعمیر مین پیدا ہوے -

اس غرض سے کہ یہ تاریخي واقعات اور ان کے اثر جو سانچي کے طرز تعمیر اور فن سنگتراشي پر پڑے،

مفصل حالات قلمبند کرنیسے پیشتر سانچي کي زمانۂ ماضي و حال کي تاریخ اور ان آثار کي صنعتي خوبیون کے متعلق کچھ لکھنا مناسب معلوم هوتا هی -

---

[بقیه حاشیه صفحه گذشته]
ذکر آیا هی وہ قدیم زمانے کا ایک مندر هی جس پر نقشے مین نمبر ۸ دیا گیا هی - جنرل کننگھم کے نقشہ مین ستوپہ نمبر ۳ کے شمال مین ایک اور ستوپہ نمبر ۸ نظر آتا هی - لیکن موقعہ پر اس قسم کي کسي عمارت کا وجود نہین اور نہ مسٹر ٹامسن اور جنرل میسي کے نقشون مین اس کا پتہ چلتا هی - جنرل میسي نے (جو سنہ ۱۸۵۱ع مین کننگھم صاحب کے ساتھ سانچي مین مقیم تھے اور اُن کے نقشے کے نمبرون کا پورا تتبع کرتے مین) عمارت نمبر ۸ کو ستوپۂ کلان کے شمال کي بجائے جنوب مین اوس جگہ دکھایا ھے جہان اب ایک قدیم مندر کي سنگي بنیاد برآمد هوئي هی - کننگھم صاحب نے اپنے نقشے مین اس جگہ کوئي عمارت نہین دکھائي - اس سے ظاهر هوتا هی کہ جنرل کننگھم نے (جن کا نقشہ دیگر اعتبارات سے بھي صحیح نہین هی) عمارت نمبر ۸ کو غلطي سے مرکزي مجموعے کے جنوب مین دکھانے کي بجائے شمال مین دکھا دیا هی -

کیا گیا ہی اور قیاس یہ ہی کہ غالباً یہی مقام فی زماننا سانچی کے نام سے مشہور ہی - تاریخ مذکور میں لکھا ہی کہ اشوک زمانۂ ولیعہدی میں ایک دفعہ اُجین کا وائسرائے ہو کر جا رہا تھا - رستے میں اُس نے شہر ودیشا میں قیام کیا اور وہاں کے ایک مہاجن کی بیٹی دیوی نامی سے شادی کی - اس رانی سے اشوک کے تین بچے ہوئے ' اُجینی اور مہندر نام دو لڑکے اور سنگھا مترا نامی ایک لڑکی - اسی تاریخ میں بیان کیا گیا ہی کہ اشوک کے تخت نشین ہونے کے بعد ' غالباً اُس کے ایماء سے داعیان بودھ مذہب کی ایک جماعت شہزادہ مہندر کی سیادت میں سیلون بھیجی گئی - سیلون کا سفر شروع کرنے سے پہلے مہندر شہر ودیشا کے قریب موضع چتیا گری میں اپنی والدہ سے ملنے آیا اور ایک شاندار خانقاہ میں فروکش ہوا جو رانی نے خود تعمیر کروائی تھی -

اب اگر مہندر کا یہ قصہ ' جو سنگھالی تاریخ میں مذکور ہی صحیح مان لیا جائے تو چیتیا گری اور سانچی کو ایک ہی مقام سمجھنا قرین عقل معلوم ہوتا ہی ' کیونکہ سانچی ہی میں اشوک نے اپنے

بآسانی ذهن نشین هو جائین هم نے سانچی کی تاریخ کو تین زمانون پر تقسیم کیا هی -

دور اول — عهد اشوک سے شروع هوکر سنه ۴۰۰ عیسوی تک جاتا هی یعنی قریباً اوس زمانے تک جبکه چندر گپت ثانی نے سلطنت شترپ کا خاتمه کیا -

دورِ ثانی — خاندان گپتا کی ابتدا سے شهنشاه هرش کی وفات تک هی جو سنه ۶۴۷ع مین واقع هوئی - اور

دورِ ثالث — اواخر قرون وسطیٰ سے شروع هو کر بارهوین صدی عیسوی کے اخیر مین ختم هوتا هی -

---

دور اول یا عصر قدیم

سانچی کا قدیم نام کاک‌ناده (لفظی معنی - "کوے کی آواز") هی - مگر یه نام صرف کتبون هی مین پایا جاتا هی اور کسی قدیم مصنف نے اس کا ذکر نهین کیا -

لیکن جزیره سیلون کی بوده مذهب کی تاریخ مهاونس مین ایک مقام چیتیاگری کے نام سے بیان

اشوک موریا

اشوک نے غالباً اوائل عمر هي مين بودھ مذهب اختيار كرليا تها اور اپنے عهد حكومت (سنه ۲۷۳ تا سنه ۲۳۲ قبل مسيح) کے آخري تیس ۳۰ سال مين اسنے اپنے قریب قریب غیر محدود اختيارات كو اپني وسيع سلطنت کے طول و عرض مین ' جس مین سوائے احاطۂ مدراس کے سارا هندوستان شامل تها ' بودھ مذهب كي اشاعت مين صرف كيا اور مصر اور البانيه جيسے دور دراز ممالک مين بهي اپنے مشنري تبليغ مذهب كي غرض سے بهیجے(۱) - حقیقت مین اس عظیم‌الشان شهنشاه كي شهرت كا دار و مدار اُس مخلصانه اور جوشيلي سرپرستي پر هی جو بودھ مذهب كي حمايت مين اوس نے ظاهر كي اور اس لئے همين تعجب نه کرنا چاهئے که اشوک کے عهد كي اكثر عمارتين اور يادگارين ' جن کے آثار اب تک محفوظ هين ' بودھ مذهب هي سے تعلق رکهتي هين(۲) - ان آثار مين هندوستان كي

(۱) اعتراض کیا گیا هی که جس مذهب كي اشاعت اشوک کے نمایندون نے کي وه بودھ مذهب تها يا نهين - اكثر فضلاء كي رائے هي که بلا شبه بودھ مذهب هي كي تبليغ كي گئي تهي -

(۲) یه یادگارين حسب ذیل هین :— (۱) منادات شاهي جو اشوک كي قلمرو کے تمام حصون مين ' هندوستان كي شمال مغربي

منادات والي لاٹھ اور اور یادگارین تعمیر کروائي تهین اور اس نواح مین صرف سانچي هي ایك ایسي جگه هی جهان عهد موریا کي عمارات کے آثار پائے جاتے هین - مگر بدقسمتي سے اس قصے کے متعلق ایک اور روایت بهي هی جس سے پایا جاتا هی که مهندر اشوک کا بیٹا نهین بلکه بهائي تها اور ودیشا سے اوس کا کوئی تعلق نه تها - ان مختلف روایات کي بنا پر مهاونس کے قصے سے سانچي کے قدیم آثار کي اصل و ابتدا کے متعلق کوئي نتیجه نکالنا ظاهرا خطرے سے خالي نهین هی -

بهر حال مهندر کا یه قصه خواه صحیح هو یا غلط لیکن (جیسا که هم ابهي بیان کرینگے) اس بات کي کافي شهادت موجود هی که سانچي مین پیروان بودهه مذهب اول اول اشوک کے زمانے مین آباد هوئے - اور اس شهنشاه کي تعمیر کي هوئي یادگارون سے بهي صاف ظاهر هوتا هی که سانچي کي سنگها (- مذهبي منڈلي) سے اشوک کو خاص دلچسپي رهي اور اوسکي بهبود کي اُس کو خاص رعایت منظور تهي -

" مواجہت " (۱) کے ظاہري اصول نے اُن کے تخیّل کو پا بہ زنجیر کر رکھا تھا ، اور " ذہني " یا " حافظہ کي تصویر " کي جگہ ابھي مشاہدے نے نہین لي تھي -

عہد شنگا

اشوک کی وفات (سنہ ۲۳۲ قبل مسیح) کے بعد سلطنت موریا کا شیرازہ بہت جلد بکھر گیا - مرکزي طاقت مین ضعف آ گیا اور دُور دُور کے صوبے خود مختار ہوگئے - آخر کار سنہ ۱۸۵ قبل مسیح کے قریب مگدھ کي سلطنت خاندان شُنگا مین منتقل ہوگئي -

اس خاندان کے متعلق ہماري معلومات کا دائرہ نہایت هي محدود هی - پُشیا متر ، جو اس خاندان کا باني هی ، سلسلۂ موریا کے آخري تاجدار برِہي ہدرتھ کو قتل کرکے تخت پر متمکّن ہوا تھا اور کالیداس کے ناٹک " مالوہ کا اگني متر " سے ظاہر ہوتا هی کہ

---

(۱) " Frontality " - اس لفظ کا اطلاق اون قدیم مجسموں کي صنعت پر ہوتا هی جن مین رسمي طریق ساخت کي اس سختي سے پابندي کي گئي هی کہ حرکت کا نام و نشان تک نہین پایا جاتا - اور اگر سر ، ناک ، سینہ اور ذوہ کي ہڈي سے ہوتا ہوا ایک سیدھا خط ناف تک لے جائین تو ہر ایک مجسمے کے دو پورے پورے مساوي حصے ہو جائین - (مترجم) -

سنگتراشي کے عروج و کمال کے بہترین نمونے ملتے هین - لیکن وہ خاص آثار جن کا حاشیۂ پائین مین ذکر کیا گیا هی ، نیز سانچي کا ستون جسپر شاهي فرمان منقبت هی ، در اصل هندي طرز کے نہین بلکہ مخلوط ایراني یوناني وضع کے هین اور یہ باور کرنیکے لئے کافي وجوہ موجود هین کہ وہ سب کے سب غیر ملکي اور غالباً باختري صناعون کے بنائے هوئے هین * اشوک کے زمانے مین هندوستان کي سنگتراشي نہایت ابتدائي حالت مین تهي - سنگتراش ایک وقت مین تصویر کي صرف ایک حالت هي دکہانے پر قادر هوتے تهے ، "مقابلہ" یا

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

سرحد سے لے کر میسور تک ، ستونون یا چٹانون پر کندہ هین - (۲) سارناتھ ، سانچي ، اور اور مقامات مین ختلفي ستوپے - (۳) پٹنہ عظیم آباد مین ستوندار هال کے کہنڈر - یہ هال غالباً شاهي محل کا ایک حصہ تھا اور بظاهر ایران کے اخمیني محلات کي وضع پر بنایا گیا تھا - (۴) گیو براابر (صوبہ بہار) مین غار نما مندر جو اشوک یا اوسکے جانشینون نے آجیوک فرقے کے سنیاسیون کے لئے پہاڑ مین کہدوائے تهے - (۵) سارناتھ مین ایک ڈال پتهر کا چھوٹا سا کٹہرہ (۶) بودھ گیا کے مندر کے اندروني حصے کا تخت اور (۷) سارناتھ اور سانچي مین پتهر کي چھتریون کے چند ٹکڑے -

ان عمارات مین اور عہد شنگا کے دیگر آثار مین سنگ تراشي کا جو کام پایا جاتا هی وہ فن کي آیندہ ترقی کے لئے بہت امید افزا معلوم ہوتا هی اگرچہ اپني موجودہ حیثیت مین وہ اسی ابتدائی اور غیر مکمل حالت مین هی جو چھٹي صدي قبل مسیح کے

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
قریب موجود هی - یہ پتھر کا ایک ستون هی جس کا تاج جمشیدي وضع کا هی - تاج کے اوپر کسي زمانے مین گروڑ کا مجسمہ بنا ہوا تھا جو اب ضائع ہوچکا هی - اس ستون پر ایک کتبہ بھي کندہ هی جسمین تحریر هی کہ یہ ستون هیلیوڈورس (Heliodoros) نامي ایک یوناني نے ' جو ڈاین (Dion) کا بیٹا تھا ' واسدیو (یعني وشنو) کے نام پر نصب کروایا تھا - یہ یوناني شاہ اینٹي الکیڈس (Antialcidas) فرمانروائے ٹیکسلہ کي طرف سے راجہ کاشي پتر بھاگبھدر کے پاس شہر ودیشا مین بطور سفیر آیا تھا اور راجہ بھاگبھدر کے چودھوین سال جلوس مین ودیشا پہنچا تھا - ممکن هی کہ یہ راجہ وهي بھدر یا بھدرک هو جس کو پرانون مین پشیا متر کا جانشین لکھا گیا هی -

یہ کتبہ چند وجوہ سے خاص اہمیت رکھتا هی اول تو اس سے یہ ثابت ہوتا هی کہ هیلیو ڈورس جو یوناني نژاد تھا ' هندي مذہب اختیار کرچکا تھا - دوسرے اس سے اس میل جول کي بھي شہادت ملتي هی جو اسوقت یعني دوسري صدي قبل مسیح مین هندوستان کے اس حصے کے حکمرانون اور پنجاب کي یوناني حکومتون کے درمیان قائم هو رها تھا -

پُشيا مِتر کے عہد حکومت مين اُس کا بيٹا اگني مِتر قلمرو کے مغربي حصے مين ، جس کا پايہ تخت وِدِيشا تھا ، باپ کي طرف سے بطورِ وائسرائے حکومت کيا کرتا - زمانۂ مابعد کے مصنفين نے لکھا ھي کہ پُشيا مِتر نے بودھ مذہب کي تخريب کي - ليکن اوسکے جانشينون نے اس مذہب کے ساتھ ضرور رعايت برتي ھوگي کيونکہ بُھرھُوت کے ستوپے کے دروازے پر جو کتبہ ھي اُس مين لکھا ھي کہ ستوپۂ مذکور " ملوک شُنگا کے زمانے مين " تعمير ھوا تھا - علاوہ برين سانچي کي حسب ذيل مہتم بالشان عمارتين بھي غالباً اسي خاندان کے عہد حکومت کي يادگارين ھين :—

(۱) ستوپۂ کلان کا فرشي کٹھرہ اور پتھر کي غلافي چنائي - (يہ ستوپہ اصل مين بہت چھوٹا اور اينٹ کا بنا ھوا تھا) -

(۲) ستوپہ ھائے نمبر ۲ و ۳ کي اصل عمارات اور کٹھرے (باستثنائے دروازۂ ستوپہ نمبر ۳) - اور

(۳) ستون نمبر ۲۵ (۱) -

(۱) عہد شُنگا کي ايک اور دلچسپ يادگار سانچي سے پانچ ميل کے فاصلے پر قديم شہر وِديشا کي حدود مين موضع بيس نگر کے

گو غیر ملکی تعلیم نے اس کو ایک حد تک فیض پہنچایا ہو اور اسمین بیداری بھی پیدا کی ہو تاہم ہندی صنعت کو غیر ملکی صنعت کی نقل نہین کہ سکتے - اس کے مستقلانہ قومی حیثیت رکھنے کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہی کہ اس نے سر زمین ہند مین درجہ بدرجہ نشو و نما پائی اور باقاعدہ ترقی کی ہی اور اسمین آرائش حسن کی وہ عجیب و غریب خصوصیت بھی موجود ہی جو ہندی صنعت مین شروع سے آخر تک نمایان رہی ہی -

عہد اندھرا

خاندان شنگا کی حکومت ایک صدی سے کچھ زیادہ یعنی سنہ ۷۰ قبل مسیح تک رہی - لیکن یہ امر ابھی فیصلہ طلب ہی کہ آنکے بعد عنانِ حکومت خاندان کانوا کے قبضۂ تصرف مین آئی یا اہل اندھرا کے ہاتھ مین - جنوبی اور مغربی ہندوستان مین اہل اندھرا نے زمانہ دراز سے اپنا تسلط جما رکھا تھا اور یہ (صحیح طور سے) معلوم ہی کہ آغاز سنہ عیسوی سے کم از کم بیس تیس سال پیشتر انھون نے مشرقی مالوہ کو اپنی سلطنت مین شامل کرلیا تھا *

اس خاندان کے عہد حکومت مین ہندوستان کا

آغاز میں یوناني سنگتراشي کي تهی - "مواجهت" اور "ذهني تصویر" کا ناگوار اثر برابر نمایاں هی ' منبت کاري میں گهرائي بہت هي کم هی ' تصویروں کے انداز بهدے اور بے لوچ هیں اور وہ ایسی معلوم هوتي هیں کہ گویا سادہ زمین پر سِلہٹ (Silhouettes) یعني خاکے سے کهینچ دئے گئے هیں جن کے باهم مربوط کرنیکي کوشش بهي بہت کم کي گئي هی - لیکن (جب هم اس زمانے کي صنعت کو ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے دیکهتے هیں تو) تصویروں کے نمایاں حصوں اور اندروني جزئیات کے دکهانے میں اس دور میں بہت کچھ ترقي نظر آتي هی اور اس کے علاوہ اور بهي بہت سي باتیں هیں جن سے ظاهر هوتا هی کہ صناعوں نے مناظر قدرت کا بلا واسطہ مشاهدہ شروع کردیا تها - سانچي ' بهرهوت ' اور بودهہ گیا میں عہد شنگا کي صنعت سنگتراشی کے جو نمونے پائے جاتے هیں انمیں کسي سے اس کا بهي پتہ چلتا هی کہ بهروني ' اور خصوصاً یوناني ' خیالات اس وقت پنجاب کي یوناني نو آبادیوں کے ذریعہ سے هندوستان پر کیا اثر ڈال رهے تهے - لیکن ان نمونوں کي صنعت اپني اصل وضع کے لحاظ سے سراسر مُلکي هی ' اور

حاصل ہوئے ہیں اور جن سے پایا جاتا ہے کہ دوسری صدی قبل مسیح میں مشرقی مالوہ، اہل اندھرا کے ماتحت نہیں بلکہ شنگا خاندان کے زیر نگین تھا - علاوہ ازیں مذکورہ بالا رائے کی تردید ہندوستان کی قدیم سنگتراشی کی تاریخ سے بھی ہوتی ہے جو گذشتہ چند سال کے عرصے میں نہایت مستحکم اصول پر مرتب ہو چکی ہے - پس اس امر کو گویا یقینی سمجھ لینا چاہیئے کہ جس راجہ کا کتبہ میں ذکر ہے وہ زمانۂ مابعد کے اُن شاتکرنیوں میں سے ہے جن کے نام پرانوں کی فہرستوں میں درج ہیں - اور یہ خیال شاید کچھ ایسا غلط نہ ہوگا کہ اس راجہ کا عہد حکومت پہلی صدی قبل مسیح کے وسط یا نصف ثانی میں ہوا ہے -

اس زمانے کے فن تعمیر کی بہترین یادگار سانچی کے منقش پھاٹک ہیں - ستوپہ نمبر ۲ کے فرشی کٹہرے اور ستوپۂ کلاں کے جنوبی پھاٹک کی تعمیر میں (جو اور سب پھاٹکوں سے قدیم ہے) ، بظاہر تیس چالیس سال سے زیادہ کا تفاوت نہیں ہے - لیکن اس قلیل عرصے میں منبت کاری کی صنعت میں جو ترقی ہوئی ہے وہ نہایت حیرت انگیز ہے : مثلاً

ابتدائی فن سنگتراشی معراج کمال کو پہنچگیا اور سانچی کی بہترین عمارات یعنی ستوپہ نمبر ۳ کا تنہا دروازہ اور ستوپۂ کلاں کے چاروں دروازے اسی زمانے میں تعمیر ہوئے - یہ پانچوں پھاٹک ایکدوسرے سے دس دس بیس بیس سال کے تفاوت سے بنائے گئے ہونگے -

ستوپۂ کلاں کے جنوبی پھاٹک پر جو سب سے قدیم ہی ایک کتبہ کندہ ہی - اسمین تحریر ہی کہ پھاٹک مذکور کا ایک شہتیر آنند نامی معمار نے بطور ہدیہ نذر کیا تھا جو آندھرا خاندان کے راجہ سری شاتکرنی کے معماروں کی جماعت کا سردار تھا - افسوس ہی کہ شاتکرنی کا لقب اس خاندان کے بہت سے راجاؤں نے اختیار کیا تھا اور اسلئے قطعی طور پر یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ کتبے مین جس شاتکرنی کا ذکر ہی، وہ کونسا راجہ تھا - اب تک محققین اسکو عموما وہی شاتکرنی سمجھتے رہے ہین جو دوسری صدی قبل مسیح کے اواسط مین بر سر حکومت تھا اور جس کا نام ناناگھاٹ اور ہاتھی گمپھا کے کتبون مین مذکور ہی - لیکن یہ رائے اُن معلومات کے متناقض ہی جو ہمین مشرقی مالوہ کی تاریخ کے متعلق حال مین

یقین ثبوت یہ ہی کہ پھاٹکون کي منبت کاري مین بہت سے آرایشي نمونے غیر ملکي موجود ھین :— مثلاً ایراني طرز کے جرس نما تاج ستون ' آثوري وضع کا پھول پتي کا کام ' اور مغربي ایشیا کے خیالی پردار درندے - اس کے علاوہ بعض پیکرون مین مخلوط یوناني شامی صنعت کا اثر بھي نمایان ہی : مثلاً مشرقي پھاٹک کي تصویرون مین کوھستاني سوارون کي خاص وضع ' بعض اشکال کا حسن تناسب اور انکا متوازن طریق ساخت ' اور روشني اور سایے کي ترتیب سے مُرقع مین رنگین تصویر کا سا انداز پیدا کرنا ' یہ سب باتین یوناني شامي صنعت کے اثر پر دالّ ھین -

لیکن اگرچہ مغربي صنعت نے ابتدائي ھندي صنعت کے ارتقاء مین بہت بڑا حصہ لیا ' ھمین اس مغربی اثر کا اندازہ کرنے مین مبالغہ سے کام نہین لینا چاھئے - ھندوستان کے قدیم صناعون نے غیر ممالک کي صنعتون سے مستفیض ھونے مین پوري پوري آمادگي دکھائي ھی جو صحیح المذاق اہل فن کا خاصہ ھی ' تاھم اونکے کام کو ایراني یا یوناني کہنا حقیقت سے اتنا ھي بعید ھوگا ' جتنا کہ سینٹ پال کے گرجے کي موجودہ عمارت

پھاٹکوں کے آرائشي کام میں وہ خامي اور بھدا پن کمتر هی جو ستوپه نمبر ۲ کے کٹھرے میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں هی ' اور گو اُن کے نقوش و تصاویر میں ترتیب اور صناعي کے مختلف نمونے هیں تاهم عام طور پر اون کا صنعتي معیار بہت اعلے هی اور وہ صریحاً اون تجربه کار صناعوں کے کمال کا نمونه هیں جو ابتدائي زمانے کي " ذهني تصویر " کي بندشوں سے آزاد هوکر اشکال کو غیر مصنوعي اور بے تکلف انداز میں دکھانے پر قادر تھے ' اور یہ مہارت حاصل کرچکے تھے کہ مرقعوں میں مختلف صورتیں فطرتي اور پُر اثر پیرایے میں کسطرح ترتیب دي جاتي هیں ' تصویروںمیں عمق کیسے دکھاتے اور فاصلے کا اظہار کسطرح کرتے هیں ' پیکروں میں جذبات کي روح کیونکر پھونکي جاتي هی اور مختصر یہ که اپنے مطلب اور مقصود کا اظہار نہایت صحت کے ساتھ اور دلکش پیرایے میں کیونکر کرسکتے هیں -

یونانی اور مغربي ایشیا کي صنعت نے جتنا اثر عہد شنگا میں قدیم هندي صنعت پر ڈالا تھا ' اُس سے کہیں زیادہ اور گہرا اثر عہد اندھرا میں ڈالا - اس کا

عیسوی کے اختتام کے قریب چند عشرات کیلئے خاندان شہرات نے منقطع کردیا تھا مگر سنہ ۱۲۵ عیسوی کے قریب گوتمی پتر سری شاتکرنی کی کوششوں سے دوبارہ عنان حکومت خاندان آندھرا کے قبضے میں آ گئی اور چوتھائی صدی تک اُنکی سلطنت قائم رہی - آخر کار سنہ ۱۵۰ عیسوی کے قُریب شترپ اعظم رُدرا دامن نے خاندان آندھرا کا ھمیشہ کے لئے خاتمہ کردیا اور سانچی اور ودیشا چہارم صدی عیسوی کے اختتام تک (جبکہ مالوہ اور سوراشٹر دونوں صوبے سلطنت گپتا میں شامل کر لئے گئے) مغربی شترپوں کے زیر نگین رہے(۱) -

مغربی شترپ — مغربی ھند کے شترپ ، جن میں خاندان شہرات اور مابعد کے شترپ شامل ھین ، ھندی الاصل نہ تھے اور جیسا کہ اُن کے لقب(۲) سے ظاہر ہوتا ھی اُسی بیرونی

---

(۱) مفصلہ ذیل شترپ راجاؤں کے سکّے سانچی میں دستیاب ہوئے ھیں :— ویجے سین ، رودراسین ثانی ، وشوا سنہا ، بھرتری دامن ، وشواسین ، رُدرا سنہا ثانی ، رُدرا سین ثالث -

(۲) شُترپ (یونانی σατράπης - شتراپیز) سے ھندوستان اور ایران میں نائب شہنشاہ مراد لیجاتی تھی - مہاشترپ (یا مرزبان اعظم) کا لقب عموماً وہ نائب اختیار کیا کرتا جو اُس وقت

کو اطالوي کہنا - اهل هند کي صنعت کا فن سراسر قومي فن تها ' اُسکي بنياد قوم کے جذبات اور اعتقادات پر قائم تهي ' وہ قوم کے روحاني عقايد کي تفسير هونے کے علاوہ مناظر قدرت کے ساتھ اهل هند کي گہري اور فطري دلبستگي کا اظہار کمال فصاحت کے ساتھ کرتا تها ' وہ تصنع اور خيال پرستي دونون سے آزاد تها ' اور اُس کا مقصد يہ تها کہ مذهب کي عظمت و شان کا وضاحت کے ساتھ اظہار کيا جائے - اس مطلب کے لئے جو پيرايہ اختيار کيا گيا ' وہ عهد وسطي کي هندي صنعت کا پيرايہ نہ تها جس مين تمام کوشش روحاني خيالات کو مجسم کرنے پر صرف کي گئي هي بلکہ بخلاف اُسکے اس دور قديم مين بدھ يا جين مذهب کي کہاني سنگتراش کے " آهني قلم " نے نہايت سادہ اور مطلب خيز پيرايے مين بيان کي هی ' اور يہ اسي سادگي اور خلوص کا جلوہ هی کہ هم اُن لوگون کے کام سے اُنکے دلي جذبات کا صحيح صحيح اندازہ کرسکتے هين اور اتنا زمانہ گذر جانے کے بعد اب بهي اوسکا اثر محسوس کرتے هين -

خاندان شہرات اهل آندهرا کے سلسلۂ حکومت کو غالباً اول صدي

سانچي مین بھي ویسا ھي فروغ حاصل تھا ' جیسا اونکے شہنشاھون یعني کشاني فرمانرواون کے ماتحت سلطنت کے اور حصون مین - ھان یہ سچ ھی کہ جس صنعت نے اس دور مین بودھ مذھب کي ترجماني کی وہ نسبۃً بہت پست حالت مین تھي(۱) -

عہد گپتا یا قرون وسطي کا ابتدائي دور.

شہنشاھي خاندان گپتا

چندر گپت کے عہد حکومت مین سلطنت گپتا نے اس سرعت سے وسعت پائي کہ چہارم صدي عیسوی کے

---

(۱) متھرا کا فن سنگتراشي جو عہد کشان و عہد شترپ مین رائج ھوا اصل مین ھندوستان کي قدیم صنعت اور شمال مغرب کے نیم یوناني طرز کا مجموعہ تھا اور آن قریبي تعلقات کي وجہ سے جو متھرا کے ' پہلے ٹیکسلہ کے سیتھي پارتھیاني بادشاھون کے ساتھ ' اور بعد ازان سلاطین کشان کے ساتھ رھے ' ٹیکسلہ کي نیم یوناني صنعت نے متھرا کي صنعت پر بہت اثر ڈالا - مگر افسوس ھی کہ اس یوناني صنعت کي جو رو متھرا مین آئي وہ کافي طاقتور نہ تھي اور گو اول اول اوس نے ملکي صنعت کي قدیم روایات کو کمزور کرکے اُسکي آیندہ ترقي کو روک دیا لیکن جدید حالات گرد و پیش مین وہ اپني انفرادي حیثیت بھي قائم نہ رکھ سکي - دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاھئے کہ سانچي مین تو مغربي فن کے اثر نے ھندي

سلطنت کے باج گذار کی حیثیت رکھتے تھے - یہ بڑی سلطنت پہلے تو شمالی ہند کے سیتھی پارتھیائی سلاطین کی تھی اور بعد میں کشان بادشاہوں کی رہی - لیکن مشرقی مالوہ کی تاریخ میں یہ شترپ ہمیں سلطنت کشان کے قیام و استحکام سے قبل نظر نہیں آتے -

سانچی کے آثار قدیمہ میں اہل کشان کی "شہنشاہی" حکومت (اور شترپوں کے باہمی تعلقات) کا پتہ صرف اُن معدودے چند مجسموں سے ملتا ہے جو کشانی طرز کے مطابق بنے ہوئے ہیں اور متھرا سے یہاں لائے گئے تھے - (ان میں سے ایک مجسمہ پر "شاہ واسشک" کے عہد حکومت کا ایک کتبہ بھی سنہ ۲۸ کا کندہ ہے) - لیکن مقامی صناعوں کی بنائی ہوئی بہت سی عمارتیں موجود ہیں جو عہد شترپ سے تعلق رکھتی اور ہمارے اس خیال کی تصدیق کرتی ہیں کہ شترپوں کے عہد حکومت میں بودھ مذہب کو

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

بر سر ایالت ہوتا اور اُس کا ولی عہد شترپ کہلاتا تھا - معلوم ہوتا ہے کہ مغربی ہندوستان کے شترپ عموماً شاہ کے لقب سے مشہور تھے -

سنہ ۴۱۳ عیسوی میں چندر گپت ثانی کی وفات کے بعد کمار گپت تخت نشین ہوا اور اوس کے بعد سنہ ۴۵۵ ع میں سکند گپت نے عنان حکومت سنبھالی - سکند گپت کے عہد سلطنت کے اختتام (سنہ ۴۸۰ ع) کے قریب سفید ہُنون کا ٹڈی دل لشکر مملکت گپتا پر حملہ آور ہوا ' اور مغربی جانب قلمرو کے بیشتر حصے پر قابض ہوگیا - لیکن مشرقی مالوہ سکند گپت کے جانشین بُدھہ گپت کے عہد تک سلطنت گپتا ہی میں شامل رہا ' کہین سنہ ۵۰۰ عیسوی کے قریب جاکر ایک مقامی سردار بھانو گپت کے قبضے میں آیا اور اس سے بھی دس سال بعد ہُنون کے بادشاہ تورمان کا باج گزار بنا(۱) -

بدھہ گپت اور بھانو گپت

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
غارون میں موجود ہین - انمین سے ایک کتبے کی تاریخ سنہ ۴۰۱ ع کے مطابق ہی اور اس مین کسی باجگذار راجہ کا کوئی ہدیہ یا نذر پیش کرنے کا ذکر ہی - دوسرے کتبے مین لکھا ہی کہ اس غار کو چندر گپت کے وزیر نے کھدوایا تھا جو بادشاہ کے ہمراہ اُسوقت یہان آیا تھا جبکہ وہ (بادشاہ) تمام دنیا کو فتح کرنے کی دُھن مین لگا ہوا تھا-

(۱) بدھہ گپت نے جو سکے جاری کئے وہ گپتا بادشاہون کے نقرئی مسکوکات کی نقل مین ہین بھانو گپت کا کوئی سکہ اسوقت

اواسط هي مين شترپون كي مملكت سے همسرحد هو گئي - ليكن مالوه كا حقيقي الحاق جو چوتهي صدي كے اخير مين هوا چندر گپت ثاني كي سعي بازو كا نتيجه تها - اس شهنشاه كے طبل فتح كي صدا اب تک اوس كتبے مين سنائي ديتي هي جو ستوپۀ كلان كے كٹهرے پر كنده هي اور سنه ۹۳ گپتائي (مطابق سنه ۴۱۳ - ۴۱۲ عيسوي) مين ثبت هوا تها - اس كتبے مين لكها هي كه چندر گپت كے ايک سردار آمر كار دَوا نامي نے جو غالباً ايک عالي مرتبه عهده دار تها بڑي خانقاه (كاكناد بوٹ) كے مندر كي آريه سنگت (يعني معتقدين كي جماعت) كو بودهه فقيرون يا بهكشوؤن كے كهانے كهلانے اور روشني كرنيكے لئے بهت سا زر نقد اور ايک موضع " جسكا نام ايشور و اسک تها " عطا كيا (۱) -

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]
صنعت مين ايک نئي روح پهونكدي ' ليكن متهرا مين اس نے بهالے ترقي كے بجاے صنعت مين جمود پيدا كرديا اور متهرا كي صنعت گويا اس نو وارد سے معانقه كرنے مين اپني هستي كهو بيٹهي -

(۱) اس بات كي شهادت كه گپتا بادشاهون كي سلطنت مين ودیشا شامل تها چندر گپت ثاني كے عهد حكومت كے دو كتبون سے ملتي هی جو سانچي سے چار ميل كے فصل پر كره اودے گري كے

کي ساساني سلطنت کے ساتھ ہندوستان کا ربط ضبط
بہت بڑھا ہوا تھا اور ملک چین اور سلطنت رُوم کے
ساتھ بھي تعلقات تھے - اور یہ بھي ممکن ہی کہ
وحشي اقوام کے مصیبت خیز حملے اس انقلاب کا باعث
ہوئے ہوں کیونکہ شمالي ہندوستان نے زمانۂ دراز تلک
سیتھي ، پارتھیالي ، اور کشاني بادشاہوں کے ہاتھوں
طرح طرح کي تکالیف برداشت کي تھیں - بہرحال
اسباب خواہ کچھ بھي ہوں ، اسمین شک نہیں کہ
اس نئي دماغي ترقي کے نتایج نہایت نمایان تھے اور
آنکا اثر دور تلک پہنچا :— سیاسیات میں " شہنشاہیت "
کا خیال ، جو عہد مُوریا کے بعد مردہ ہوچکا تھا ، پھر
زندہ ہوا اور بہت جلد ایک ایسي مستحکم اور
عظیم‌الشان سلطنت قائم ہوگئي جس کي حدود میں
دریاے نربدا تک تمام شمالي ہند شامل تھا - مذھبی
دنیا میں اس نئی بیداري کا اظہار برھمنوں کے مذھب
کے دوبارہ عروج حاصل کرنے اور ساتھ ھي سنسکرت کے ،
حیثیت مقدس زبان ہونیکے ، ملک میں عام طور پر
رواج پانے اور ترقی کرنے کي صورت میں نظر آتا ہی -
اسی زمانے میں ہندوستان کے " شیکسپیئر " کالیداس

عہد گپتا

گپتا خاندان کی حکومت ڈیڑھ سو سال سے کچھ هی زیادہ رهي هوگی لیکن اکثر امور کے لحاظ سے یہ قلیل مدت هندوستان کی تاریخ کا نہایت روشن اور شاندار زمانہ هی - اس دور مین اهل هند کے خیالات اور ذکاوت مین خاص بیداري پیدا هوئی اور دماغی مشاغل کا ایسا چرچا رها کہ اسکی نظیر هندوستان اب تک پیش نہین کرسکا - لیکن جسطرح هم یہ نہین بتا سکتے کہ یونان کے "دورِ زرّین" یا اٹلي کي "نشاۃ الثانیہ" مین اسي قسم کي جو ترقیان هوئین اونکے اسباب کیا تھے، اسي طرح اس زمانے مین بھي اهل هند کے خیالات مین من حیث القوم جو فوري نشو و نما هوئي اوسکے صحیح صحیح اسباب کا بتلانا آسان نہین هی - ممکن هی کہ بیروني تمدن و تہذیب نے یہ اثر پیدا کیا هو کیونکہ اسوقت ایران

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

تک دستیاب نہین هوا اور اُس کا ذکر صرف ایک کتبے مین پایا جاتا هی جو سنہ ۵۱۱ - ۵۱۰ ع کا ثبت شدہ هی - اس کتبے مین لکھا هی کہ ایک سردار گوپراج نامي ایک مشہور لڑائي مین بھانو گپت کے پہلو مین لڑتا هوا مارا گیا - ممکن هی کہ یہ وهي لڑائي هو جس مین بدھ گپت نے تورمان سے شکست کھائی

تعمیر و سنگتراشي آٹھ سو سال قبل کي یوناني صنعت یا ھزار سال بعد کے اطالوي کمال کو یاد دلاتي ھی -

عہد گپتا کي صنعت

ھم پہلے ذکر کرچکے ھین کہ قدیم ھندي صنعت کي اصلي خصوصیت یہ تھي کہ تصاویر کو سادگي کے ساتھ فطرتي حالت کے مطابق پیش کیا جاتا تھا - عہد گپتا مین جب علوم و فنون کو ترقي ھوئي تو اِس خصوصیت پر عقل سلیم نے نیا غازہ چڑھایا اور صنعت زیادہ آن بان والي اور ساختہ پرداختہ نظر آنے لگي ، جس کا لازمي نتیجہ یہ ھوا کہ حسنِ سادہ کي دلفریبي جو قدیم صنعت مین تھي وہ تو جاتي رھي لیکن اُسکي بجائے جو خصوصیات پیدا ھوئین اُنہون نے ذھن رسا اور ذوق سلیم دونون کو ضرور متاثر کیا : مثلاً (عمارت یا تصویر کے) مختلف اجزا کا توازن و تناسب ، اور عمارتي ضروریات کے لحاظ سے اونکي موزونیت ، آرائشي کام مین اعتدال کي لطافت ، اور جزئیات کا خوبي کے ساتھ دکھانا ، یہ سب باتین ذوق سلیم کا پتہ دیتي ھین - علاوہ ازین عہد گپتا کي صنعت ایک اور بات مین بھي قرون ماضیہ کي صنعت سے اھم اختلاف رکھتي ھی اور وہ یہ کہ ابتدائي صنعت مین تو " صورت گري " کو فقط مذھبي

کے غیر فاني ڈرامے (۱) اور نیز دیگر مشہور ناٹک لکھے گئے ' پرانون کي آخري تدوین اور منّو کے قوانین کي موجودہ ترتیب بھي اسي زمانے مین عمل مین آئي ' اور علوم ریاضي و ھیئت منتھائے کمال کو پہنچے - نظر بدین واقعات عہد گپتا ھندي دل و دماغ کے لئے ایک جدید بیداري اور صحیح معنون مین " نشأۃالثانیہ " کا زمانہ تھا - اور اس جدید ترقي کا پرتو ھمین اوسوقت کي صنعت تعمیر و پیکر سازي مین بھي ویسا ھي نمایان نظر آتا ھے جیسا علوم و فنون کے دیگر شعبون مین - حقیقت یہ ھے کہ عہد گپتا کي صنعت تعمیر و سنگتراشي کو ھندوستاني فنون لطیفہ کي تاریخ مین جو ایسي ممتاز حیثیت حاصل ھے اُسکي وجہ یہي ھے کہ اس مین ذھن انساني کي اعلی صفات (یعني حسن کا صحیح امتیاز اور تخیل کي معقولیت) پائي جاتي ھین اور انھین صفات کي وجہ سے اس عہد کي

---

(۱) ودیشا (یعني بھیلسہ) کے نواح سے کالیداس ضرور واقف ھوگا اور ممکن ھے کہ اوسکے ڈرامون کے بعض حصے سانچي کے آثار کو دیکھنے کے بعد لکھے گئے ھون -

پہلے نصف حصے میں سلطنت گپتا زوال پذیر ہوکر مشرقی ہند کی ایک معمولی سی ریاست رہ گئی تھی -

اہل ھُن

قریباً دو نسلوں کے زمانے تک شمالی ہند قوم ھُن کے آہنین پنجے میں گرفتار رہا - آخرکار سنہ ۵۲۸ عیسوی میں بالادیت اور یشودھرمن نے تورمان کے ظالم و سفاک جانشین مہرگل کو (جس نے اپنی سفاکیوں کی بدولت تاریخ میں " اٹیلائے ہند " (۱) کا لقب حاصل کیا ہی) شکست پر شکست دیکر اہل ھُن کی سلطنت کو زیر و زبر کردیا -

ھُنوں کی تباہی کے بعد ذرا سکون کا زمانہ آیا اور وحشیوں کے مظالم سے نجات پاکر ملک کی حالت سنبھلنے لگی - اس دور میں، جو ساتویں صدی عیسوی کے آغاز تک رہا، شمالی ہند میں کوئی ایسی " بڑی سلطنت " نہ تھی جو تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اپنے ماتحت جمع کرسکتی، اور خود یہ

(۱) اٹیلا (Attila) - آسٹریا، ہنگری وغیرہ وسطی ممالک یورپ کا بادشاہ (سنہ ۴۳۳ ع تا سنہ ۴۵۳ ع) - یہ بادشاہ بھی ھُن قوم سے تھا اور اسنے سلطنت روما کو بہت سی شکستیں دیں (مترجم) -

19325

تاریخ اور افسانون کے بیان کرنیکا ایک مفید ذریعہ خیال کیا گیا تھا، لیکن عہد گپتا مین صنعت اور تخیل مین قریبي رشتہ قائم ہوگیا اور سنگتراش اور مصور صورت اور رنگ کي عبارت مین اپنے روحاني خیالات اور نظري جذبات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کي کوشش کرنے لگے۔ چنانچہ بدھہ کے جو مجسمے اس زمانے مین بنائے گئے ان مین صفات متعارفہ کے علاوہ حالت استغراق (دھیان) کے سکون اور اطمینان کو اس خوبي سے دکھایا گیا ہی کہ وہ دنیا کي صنعت مین ہندوستان کے بہترین کارنامون مین شمار ہوتے ہین۔

ہندوستان کي یہ "نشاۃالثانیہ" سلطنت گپتا کے زوال کے ساتھ ہي ختم نہین ہوئي اور نہ اس کا اثر سلطنت مذکور کي جغرافي حدود تک محدود رہا بلکہ ہندوستان کے بعیدالمسافت صوبون کے علاوہ دور دراز بیروني ممالک تک بھي جا پہنچا اور جو قوت اس نے چوتھي اور پانچوین صدي عیسوي مین حاصل کي تھي وہ ساتوین صدي کے اخیر تک قائم رہي۔ ہندي "نشاۃالثانیہ" کا یہ تین سو سال کا عرصہ (یعني قریباً سنہ ۳۵۰ ع سے سنہ ۶۵۰ ع تک کا زمانہ) تاریخ مین عہد گپتا کے نام سے مشہور ہی، اگرچہ اس دور کے

تخت نشینی سے ۱۵ سال کے اندر ایک عظیم‌الشان سلطنت قائم کرکے (جو وسعت میں سلطنت گپتا کے برابر تھی) ۳۵ سال تک اس اُلوالعزمی اور شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی کہ سلطنت گپتا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔

چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی کی صنعت کے نمونے جو سانچی میں ہیں وہ زیادہ تر متفرق مورتیں ہیں جنکے مفصل حالات عجائب خانہ زیر تعمیر کی تکمیل کے بعد ایک علیحدہ فہرست میں قلمبند کئے جائینگے (۱)۔ ان میں بھی حالت استغراق کے قدوسی سکون کی وہی شان پائی جاتی ہے جو چوتھی اور پانچویں صدی کے مجسموں کی خصوصیت تھی لیکن متعارفہ حسن ساخت جسکے قائم رکھنے کے لئے پہلے زمانے کے ماہرین فن اہتمام بلیغ کیا کرتے، ان نمونوں میں نادرالوجود ہے۔ اور اگرچہ مورتیں خوبصورت اور خوش ادا ہیں لیکن جدت کا فقدان اور تصنع صاف عیاں ہے۔

---

(۱) اب عجائب‌خانہ مکمل ہوچکا ہے اور جو مورتیں وغیرہ اس میں رکھی ہیں اُن کی مفصل فہرست بھی مترجم ھذا نے شایع کردی ہے۔ (مترجم)

رياستين مصائب ماضيه كي وجه سے اسقدر كمزور هوگئي تهين كه انمين سے كسي كو شهنشاهي اقتدار حاصل كرنے كي هوس پيدا نه هوئي (۱) -

اس سياسي انحطاط نے گپتائي تهذيب كے اعلى مقاصد كو كسي قدر كمزور تو ضرور كيا ليكن اب تك اهل ملك كے دل و دماغ پر اُن كا اثر بهت قوي اور گهرا تها اور علوم و فنون و ادبيات مين برابر اُنكا اظهار هو رها تها - كمي تهي تو صرف ايك قوي اور فياض سلطنت كي جو اپنے زير سايه اُن كو پهر پورے طور سے سر سبز اور بار آور هونے مين مدد ديتي - شمالي هندوستان مين اِس كمي كو راجه هرش والئے تهانيسر (سنه ۶۰۶م تا سنه ۶۴۷م) نے پورا كيا (۲) اور اپني

(۱) ممكن هے كه سنه ۵۵۰ع كے قريب سانچي كالچوريون كي سلطنت مين شامل هو - اس خاندان كے ايك راجه كرشن راج نامي كے سكے بهيلسه مين دستياب هوے هين (ديكهو آركيالوجيكل سروے كي سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۳ - ۱۹۱۲ع حصه دوم صفحه ۲۱۴)

(۲) اس وقت مشرقي مالوه زمانهٔ مابعد كے شاهان گپتا كے زير نگين تها جن مين ديوگپت اور مادهو گپت بهت مشهور هين - ديو گپت كو هرش كے بڑے بهائي راجيا وردهن نے قتل كيا اور مادهو گپت ' راجه هرش كا باجگزار بن گيا -

محسوس نہین ہوئي جو قومي دشمن کا مقابلہ کرتي ' کثیرالتعداد چھوٹي چھوٹي ریاستون نے بھي کبھي آپس مین اتحاد پیدا کرنے کي کوشش نہ کي ' اور باستثنا ایک بادشاہ کے کوئي ایسا حکمران نہوا جو قرب و جوار کے راجاؤن کو اپنا مطیع و منقاد کرتا - حقیقت مین یہ زمانہ جمود کا زمانہ تھا اور ملک کي تمام قوت خانہ جنگیون مین صرف ہو رہي تھي - اس وقت کے مذہبي اعتقادات اور صنعت مین بھي اس سیاسي کمزوري کا عکس صاف صاف نظر آتا ہی -

مہر بھوج والئي قنوج

جہان تک ہمین معلوم ہی (ان پانچ صدیون مین) صرف مہربھوج والئی قنوج ہي ایسا راجہ تھا جو زمانے کے رنگ سے الگ ہوکر اپنے ہم عصر والیان ریاست پر فوق لے گیا - سنہ ۸۴۰ع اور سنہ ۸۹۰ع کے درمیان اس بادشاہ نے ایک وسیع سلطنت قائم کي جس کي حدود ایک طرف دریاے ستلج اور دوسري طرف صوبہ بہار سے ملي ہوئي تھین - راجہ مہندر پال اور راجہ بھوج ثاني نے (جو مہر بھوج کے بعد تخت پر بیٹھے) اس نئي سلطنت کے شیرازے کو بکھرنے نہ دیا اور نوین صدی عیسوي کے آخر مین مشرقي مالوہ بھي جو اسوقت پرمار خاندان کے زیر نگین تھا ' اس

غارهائے اجنتا مين جو رنگين تصويرين بني هوئي هين اُن کے ديکهنے سے معلوم هوتا هي که اِس زمانے کا فن ' نقاشي ' بمقابلہ ' سنگتراشي ' کے بہت بلند پايه تها اور آرائشي کامون مين غالباً زياده تر رنگين تصاوير هي کا استعمال هوتا تها - افسوس هي که سانچي کي خانقاهون اور مندرون سے اُن رنگين تصويرون کے نشان بالکل محو هو چکے هين جو کسي زمانے مين آرائش کيليئے اُنکي در و ديوار پر بنائي گئي تهين اور صرف وهي اشخاص ' جو اجنتا کي شاندار تصاوير کو ديکه چکے هين ' اندازه کر سکتے هين که ايام سلف مين سانچي کي عمارات موجوده حالت سے کس قدر مختلف هونگي -

---

اواخرِ دورِ وسطي

سنه ۵۲۸ع سے ' جب که اهل هُن نے شکست پائي سنه ۱۰۲۳ع تک جو سلطان محمود غزنوي کے پنجاب پر حمله کرنيکا زمانه هي ' شمالي هند بيروني حمله آورون سے بالکل محفوظ رها اور اس اثنا مين جو ترقي يا انحطاط ملک مين هوا اُس کے ذمه دار خود اهل ملک هين - ان پانچ صديون مين مرکزي سلطنت کي ضرورت

عیسوي مین انہلواڑہ کے چالوکیي راجاؤن کے قبضے مین آگیا (۱) -

انہلواڑہ کا چالوکیي خاندان

اس زمانے سے بعد کي تاریخ اس موقعہ پر لکھنے کي ضرورت نہین کیونکہ سانچي کي کوئي شاندار عمارت جو بودھ مذہب سے تعلق رکھتي ہو ، بارھوین صدي سے بعد کي بني ہوئي نہین ہی - غالب گمان یہ ہی کہ بودھ مذہب جو پہلے ہي بہت کچھ ہندو مذہب مین جذب ہو چکا تھا ، اس صدي کے قریب وسط ہند سے بالکل معدوم ہوگیا -

اواخر قرون وسطی کي صنعت

سانچي مین اس آخري زمانے کے فن عمارت و سنگتراشي کي بہت سي مثالین پائي جاتي ہین ، چنانچہ جو عمارات مشرقی رقبۂ مرتفع پر واقع ہین اور جن پر نقشے مین ۴۳ سے ۵۰ تک نمبر دئے ہوئے ہین وہ سب کي سب اسي زمانے کي یادگار ہین - انکے علاوہ بے شمار مورتین اور منبت کاري کے نمونے ،

(۱) ممکن ہی کہ مالوہ کچھ عرصے کے لئے پھر پرماروں کے قبضے مین آگیا ہو - اتنا قطعي طور پر معلوم ہی کہ یہ صوبہ راجہ دیوپال (سنہ ۱۲۱۷ع تا سنہ ۱۲۴۰ع) والئ دھار کے قبضے میں رہا -

سلطنت مين شامل کر ليا گيا - ليکن دسوين صدي کے ابتدائي عشرات مين قنوج کے پرتهيارون کي قوت بسرعت زائل هونے لگي

مالوه کا پرمار خاندان

اور قياس يه هي که جب راجه منج (سنه ۹۷۴ع تا ۹۹۵ع) نے عنان حکومت هاته مين لي تو مشرقي مالوه خود مختار هو چکا تها اور اس زمانے مين وسط هند کي سب سے مقتدر رياست وهي شمار هوتي تهي - راجه منج اور اُس کا مشهور بهتيجا راجه بهوج ' جس نے مالوه مين سنه ۱۰۱۸ع سے سنه ۱۰۶۰ع تک حکومت کي ' علوم و فنون کے فراخ حوصله سرپرست اور خود بهي اعلی پايے کے مصنف تهے - راجه بهوج کي ايک مشهور يادگار شهر بهوپال کے جنوب مشرق مين بهوجپور کي جهيل تهي جو شايد اس راجه کے نام کو زمانے تک زنده رکهتي مگر پندرهوين صدي عيسوي مين ايک اسلامي بادشاه کے حکم سے اُسکو خشک کرا ديا گيا - راجه بهوج کي آنکه بند هوتے هي (قريباً سنه ۱۰۶۰ع) پرمارون کي حکومت کمزور پڑ گئي اور اگرچه دهار مين وه کچه دنون تک حکمران رهے ليکن مالوه بارهوين صدي

زور سے قابو میں رکھا تھا ' لیکن اس زمانے میں وہ قابو میں نرہا اور آرائش کا استعمال جا و بیجا ہونے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجزا کا باہمي اتصال اور موزونیت مفقود ہوگئي ' کندہ کاري کا زور اور لوچ جاتا رہا ' اور مذہبي مجسمے محض بیجان اور سب ایک ہي نمونے کي نقل نظر آنے لگے ' گویا وہ پتھر کے پُتلے تھے جن میں نہ اعضاء کا تناسب تھا نہ روحانیت کي جھلک -

سانچي بزمانۂ حال

تیرھویں صدي عیسوي کے بعد سانچي ویران و غیر آباد ہوگئي - شہر ودیشا اس سے بہت پہلے عہد گپتا ہي میں تباہ ہوچکا تھا اور اوسکي جگہ بھیلسہ (اصلي نام - بھیلسوامن) آباد ہوگیا تھا - اس نئے شہر کا ذکر اسلامي بادشاہوں کي تاریخ میں بار بار آتا ہے چنانچہ اونکي فتوحات کے دوران میں یہ شہر تین بار لٹا اور چوتھي مرتبہ عہد عالمگیري میں اسکے مندر بھي مسمار کئے گئے (۱) - لیکن سانچي کے آثار ' باوجودیکہ

(۱) فاضل مصنف نے اس بیان کي تائید میں کسي کتاب کا حوالہ نہیں دیا - میں نے مآثر عالمگیري (مستعد خاں ساقي) '

جو اپني اصلي جگه سے عليحده هو چکے هين ' اور چهوٹے چهوٹے مندر دلے هوئے ستوپے بهي اسي زمانے سے تعلق رکهتے هين - ان نمونون سے ظاهر هوتا هى که اهل بوده کي صنعت اور اونکا مذهب دونون بسرعت زوال پذير هو رهے تهے ' چنانچه مندر نمبر ۴۵ کے معاينه سے ' جو اس زمانے کي نهايت شاندار عمارت هى ' يه بات صاف نظر آتي هى که گيارهوين صدي عيسوي سے قبل هي هندو مذهب اور خصوصاً تنتري عقائد نے بوده مذهب پر کس قدر گهرا اثر ڈالا تها - علاوه ازين اس مندر کے طرز تعمير سے اوس فرق کا بهي اندازه هوتا هى جو اس زمانے کي عمارات اور عهد گپتا کے طرز تعمير مين نمايان هى -

اواخر قرون وسطى کے فن تعمير مين شان و شوکت اور نمائش و آرايش کي طرف بهت ميلان پايا جاتا هى ليکن جتنا طمطراق بڑها اسي قدر اصلي حُسن مين کمي آگئي - پيکر يا عمارت مين آرائشي عنصر کا موزون اور مناسب طريقے سے استعمال کرنا عهد گپتا کي صنعت کا خاص کمال تها جو قرون وسطى کے اواخر مين بالکل معدوم هوگيا - آرائش کي جانب طبعي ميلان کو عهد گپتا کے صناعون نے اپني عقل سليم کے

اور سنہ ۱۸۱۹ع کے بعد سانچي کے فن تعمیر و سنگتراشي کے متعلق بہت سے مضمون لکھے گئے اور کئی مستقل کتابین طبع ہوئین جن مین نقشے اور فوٹو بھي شامل ھین - لیکن افسوس ھی کہ ان تحریرون مین مولفین کے عجیب و غریب خیالات کے علاوہ بہت سي غلط بیانیان بھي موجود ھین - مستقل کتابون کے سلسلے مین کننگھم صاحب کي بھیلسہ ٹوپس (۱) میسي کي سانچي اینڈ اٹس ریمینز (۲) ' اور فرگسن کي ٹري اینڈ سرپنٹ ورشپ (۳) بہت مشہور ھین -

لیکن ان آثار کے دریافت ہونیکے بعد جب ان کے حالات شایع ہوئے تو سارے ملک مین ایک عام شوق ان کے متعلق پیدا ہوگیا ' اور افسوس ھی کہ یہ شوق ان عمارات کے حق مین نہایت تباہ کن ثابت ہوا - سانچي آثار قدیمہ کے ناتجربہ کار شائقین اور خزانہ ڈھونڈنے والے بوالہوسون کا تختۂ مشق بن گئي جنھون نے دبے ہوئے

Cunningham - *The Bhilsa Topes* (۱)

Maisey - *Sanchi and its Remains* (۲)

Fergusson - *Tree and Serpent Worship* (۳)

بھیلسه سے صرف پانچ میل ایک بلند پہاڑي کي چوٹي پر واقع تھے ' تباهي سے محفوظ رهے اور سنه ۱۸۱۸ع میں جب جنرل ٹیلر (Taylor) یہاں آئے تو عمارات بظاهر اچھي حالت میں تھیں :— ستوپۂ کلاں کے تین دروازے بجنسه قائم تھے اور جنوبي پھاٹک کے شکسته حصے جہاں گرے تھے وهیں پڑے تھے ' بڑا گنبد صحیح و سالم تھا اور بالائي کٹھرے کا ایک حصه اپني اصلي جگه پر قائم تھا ' ستوپہائے نمبر ۲ و ۳ اچھي حالت میں تھے ' اور ستوپه نمبر ۲ کے قریب علاوہ اور عمارتوں کے آٹھ ستوپوں کے آثار باقي تھے جن کي عام حالت کے متعلق اب کوئي تحریر موجود نہیں هے (۱) ۔

ان شاندار عمارتوں کي خوبصورتي اور نرالي طرز نے اهل ذوق کي توجه فوراً اپني طرف منعطف کرلي

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

منتخب اللباب مصنفه خوافي خاں اور پروفیسر جادو ناتھ سرکار کي تاریخ " اورنگزیب " میں بہت تلاش کیا مگر بھیلسه کي تباهي یا اس کے مندروں کے مسمار هونے کا حال کہیں نہیں ملا ۔ (مترجم)

(۱) سنه ۱۸۱۸ع سے بعد کي تاریخ برجس صاحب کے مضمون " سانچي کاناکھیرے کا بڑا ستوپه " (مطبوعه جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹي لندن بابت ماہ جنوري سنه ۱۹۰۲ع ۔ صفحات ۲۹ تا ۴۵) میں دي هوئي هے ۔

ہوگئیں (۱) لیکن اُنکی کھدائی سے جو نقصان عمارت کو پہنچا اُس کی تلافی تبیوں کے ملنے سے ہرگز نہیں ہوئی خصوصاً اس لئے کہ بعد میں وہ تبیاں بھی گم ہو گئیں -

باوجود اس قدر سوق کے ، اس طویل زمانے میں ان بے مثل عمارات کی مرمت اور درستگی کا خیال ، کسی کے دل میں نہ گذرا - کہ وہ آیندہ نسلوں کیلئے محفوظ ہو جائیں ،

سنہ ۱۸۶۹ع میں نیپولین ثالث شہنشاہ فرانس نے فرمانروائے ریاست بھوپال سے سانچی کے ایک منقش پھاٹک کی خواہش کی - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریاست بھوپال اور سرکار ہند کے باہمی مشورے سے مشرقی پھاٹک کے چند مثنی (cast) طیار ہوئے اور یورپ کے مشہور عجائب خانوں میں بھیجے گئے -

آخر کار سنہ ۱۸۸۱ع میں جب گرد و نواح کے دیہات کی دستبرد ، اور روز افزوں جنگلی جھاڑیوں نے عمارات کی حالت کو اور بھی تباہ کردیا تو سرکار ہند کو انکی حفاظت و صیانت کا خیال پیدا ہوا - چنانچہ اُسی سال

(۱) دیکھو صفحات ۱۷۰ و ۲۶۵ - ۲۶۶

آثار عتیقه کی تلاش مین یا دولت کی طمع سے عمارات کو ناقابل تلافی نقصان پهنچایا -

سنه ۱۸۲۲ع مین کپتان جانسن نے ' جو بهوپال مین نائب پولیٹکل ایجنٹ تهے ' بڑے ستوپے کو ایک جانب اوپر سے نیچے تک کهود کر اوس مین بهت بڑا شگاف کردیا جس سے ستوپے کی عمارت کو بعد مین شدید نقصان پهنچا اور مغربی پهاٹک اور فرشی کٹهرے کے قریبی حصے بالکل گرگئے -

ستوپه هائے نمبر ۲ و ۳ کی بربادی بهی شاید انهی ناعاقبت اندیش صاحب کی کهدائی کی وجه سے هوئی ' کیونکه پہلے یه دونون ستوپے نهایت عمده حالت مین تهے -

سنه ۱۸۵۱ع مین جب میجر جنرل سر الیگزینڈر کننگهم ' اور کپتان ایف - سی - میسی نے بهی چند عمارات کے اندر کهدائی کروائی ' تو غیر مناسب عجلت اور لاپروائی سے کام لیا - لهذا سانچی کی تباهی کی ذمه‌داری ایک حد تک اونپر بهی عائد هوتی هے - اور اگرچه ستوپهائے نمبر ۲ و ۳ کے اندر سے انهین قابل قدر " تبرکات " کی ڈبیان دستیاب

ضرورت تھی ' مجھے کرنے پڑے ھین اور سنہ ١٩١٢ع سے ' جبکہ مین نے سانچی کے کام کو ھاتھ مین لیا ' پانچ سال کے عرصے مین جو اب تلک منقضی ھوچکا ھی ' یہان کی کھدائی صفائی اور مرمت نہایت احتیاط ' ضابطہ اور سرگرمی سے انجام پا رھی ھی -

میرے کام شروع کرنیسے قبل پہاڑی پر صرف ستوپہ کلان اور چند اور عمارات کے نشان نظر آتے تھے جنکو نقشہ (پلیٹ ١٥) مین آڑی لکیرون سے دکھایا گیا ھی (١) - باقی تمام عمارتین ملبے کے اونچے انبارون یا جنگل کی گنجان جھاڑیون مین ایسی چھپی ھوئی تھین کہ اُن کے وجود کا گمان بھی نہ ھوتا تھا - اس لئے سب سے پہلے میدان سے اس جنگل کو صاف کیا گیا - بعد ازان ستوپہ کلان کے جنوب اور مشرق مین ' جہان صاف نظر آتا تھا کہ چٹان کی اصلی سطح کے اوپر ملبے کا بہت بڑا انبار پڑا ھی ' کھدائی کرائی گئی کہ وہ عمارتین اور قدیم چیزین جو ملبہ کے نیچے دبی ھوئی

---

(١) جو عمارات نئی کھدائی کے اثناء مین برآمد ھوئی ھین اُن کو سیاہ دکھایا گیا ھی -

میجر کول نے جو اُسوقت آثار قدیمۂ هند کے ناظم تھے ' پہاڑي کے بالائي حصے کو جنگل اور خود رَو نباتات سے صاف کیا اور اُس بڑے شگاف کو بھرا جو ساٹھ سال قبل کپتان جانسن نے ستوپۂ کلان کے وسط مین کردیا تھا - اس مرمت اور صفائي کے بعد میجر کول نے دو سال کے عرصے مین سرکار هند کے خرچ سے ' جنوبي اور مغربي پھاٹکون کو جو گرچکے تھے دوبارہ قائم کیا اور ستوپہ نمبر ۳ کے سامنے جو چھوٹا پھاٹک هی اُسکو بھي دوبارہ نصب کیا -

لیکن باقي عمارات کي مرمت کے متعلق ' جو رفتہ رفتہ منہدم هوتي جارهي تھین ' میجر موصوف نے کوئي کوشش نہ کي ' نہ اُنکو یہ خیال پیدا هوا کہ وہ خانقاهین ' مندر اور مکانات ' جو ستوپہ کلان کے گرد مٹي کے ڈھیرون کے نیچے دبے هوئے تھے ' کھود کر برآمد کئے جائین ' اور نہ اُنکي توجہ اُن صدها مجسمون اور کتبون کي حفاظت کي جانب مبذول هوئي جو عمارات کے آس پاس جابجا پڑے هوئے تھے -

یہ سب کام ' جن کي تعمیل کے لئے پیشتر کي تمام تدابیر کي نسبت بہت زیادہ وقت اور سامان کي

تیسرا کام میرے تعلق یہ تھا کہ جہانتک عملاً ممکن ہو عمارات کی نہایت مکمل اور پختہ مرمت ہوجائے - اس باب میں مجھے بہت سے مشکل کام کرنے پڑے لیکن اون میں سب سے اہم کام جنکی تکمیل میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آئیں ' حسب ذیل ہیں :—

(۱) ستوپہ کلاں کے جنوب مغربی حصے کو توڑ کر دوبارہ بنوایا گیا - اس لئے کہ اس حصے کے گرنے کا ہر وقت خطرہ تھا اور اس کے گرنے سے جنوبی اور مغربی پھاٹکوں اور آنکے بیچ کے کٹہرے کے گرنے کا بھی اندیشہ تھا -

(۲) مندر نمبر ۱۸ کی مرمت کی گئی - اس عمارت کے بھاری بھاری ستون عمودی خط سے ہٹ کر خطرناک طور پر مختلف اطراف میں جھک گئے تھے - ان ستونوں کو سیدھا کرکے مضبوط بنیادوں پر قائم کردیا گیا - اور

(۳) مندر نمبر ۴۵ کی پورے طور سے مرمت کی گئی - یہ مندر شکستگی کی آخری منزل

ھوں برآمد ہو جائیں - اس کھدائی میں عمارات برآمد ہونے کے لحاظ سے امید سے زیادہ کامیابی ہوئی - جو مکانات جنوبی رقبہ میں برآمد ہوئے ہیں انمیں سے اکثر کی بنیادیں چٹان پر قائم ہیں ' لیکن مشرقی حصے کی عمارتیں سب سے آخری زمانے کی بنی ہوئی ہیں اور اس لئے انکی بنیادیں بھی چٹان کی سطح سے بہت اونچی ہیں اور انکے نیچے اور بہت سے قدیم مکانات کے آثار دبے ہوئے ہیں -

مشرقی حصے میں میں نے صرف بالائی عمارات کو آشکار کرنے پر قناعت کی ہی اور آثار زیرین کو آیندہ محققین کی کُدالوں کے لئے چھوڑ دیا ہی - چند مقامات پر جو میں نے کھدائی کرواکر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ زیرین عمارات زیادہ تر خانقاہیں ہیں اور انکی وضع قطع اُن خانقاہوں سے مشابہ ہی جو جنوبی رقبے سے برآمد ہوئی ہیں - اس لئے اگر یہ آثار زیرین کھدواکر برآمد بھی کروا لئے جائیں تو سانچی کی عمارات کے متعلق ہماری معلومات میں کوئی مفید اضافہ نہ کرینگے -

اخیر میں صرف اُن بے شمار قدیم چیزوں (یعنی مجسموں، کتبوں، شکستہ عمارتی پتھروں وغیرہ) کی حفاظت و صیانت کا سوال رہ گیا جو عمارات کے قریب جابجا کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی تھیں - انکے واسطے ایک مختصر، مگر ضرورت کے لحاظ سے معقول، عجائب خانہ تعمیر ہو رہا ہے جس میں سنگتراشی کے نمونے، کتبے، مجسمے، اور شکستہ عمارتی اجزا قاعدے سے سجاکر انکی ایک مشرح فہرست مرتب کی جائیگی - عجائب خانے کے ایک کمرے میں نقشے، فوٹو اور کتابیں وغیرہ بھی رکھی جائینگی جن کی مدد سے سیاحوں کو ان بے نظیر آثار کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں سہولت ہوگی (۱) -

---

(۱) عجائب خانے کی تعمیر اب مکمل ہوچکی ہے اور جو کتبے اور مورتیں وغیرہ اس میں رکھی گئی ہیں اُن کی مفصل با تصویر فہرست مترجم ہذا نے انگریزی زبان میں شایع کی ہے - (مترجم)

پر پہنچ چکا تھا اور دیکھنے والوں کے لئے ہر وقت خطرے کا باعث تھا -

ان کاموں کے علاوہ چند اور کام بھي بالخصوص قابل ذکر ھین مثلاً :—

(۱) اُس طویل پشتے کي دیوار کو از سرنو تعمیر کیا گیا جو وسطي اور شرقي رقبوں کے درمیان واقع ھی -

(۲) ستوپه نمبر ۳ کے گنبد ' بالائي چھتري اور کٹھروں کو دوبارہ بنایا گیا -

(۳) منادر نمبر ۱۷ ' ۳۰ ' و ۳۲ کي مرمت ھوئي اور اُنپر نئي چھتین ڈالي گئین -

(۴) ستوپه کلان کے اطراف سے پاني کے اخراج کا مناسب انتظام کیا گیا اور قدیم شکسته فرش کي تجدید کي گئي -

(۵) تمام بدنما نشیب و فراز دور کئے گئے اور میدان کي صفائي اور درستي کے بعد آرائش کے خیال سے گھاس کے تختے ' خوشنما درخت اور پھولدار بیلین لگادي گئین -

کي نوعيت سے نيز اُن تدابير سے جو گذشتہ چند سال مين ان عمارات کي تحقيق و تحفظ کے متعلق اختيار کي گئين کافي آگاهي حاصل هو چکي هی - اب هم اِن عمارات کے تفصيلي حالات بيان کرتے هين -

ستوپۂ کلاں کي عمارت - اسکي کيفيت اور تاريخ

ستوپۂ کلاں (نقشه پليت نمبر ۱ - Plate I.) کي موجودہ صورت کو يون سمجھئے که نصف کرہ کي شکل کا ايک گنبد (انڈا - अंड) هی جسکي چوٹي پر ايک دوسرے کے اوپر تين چھترياں قائم هين ' نيچے کے حصے مين ستوپے کے چارون طرف ايک بلند چبوترہ (ميدھي - मेधी) هی جو قديم زمانے مين طوف کا (پردکھنا - प्रदक्षिण पथ) کا کام ديتا تھا ' چبوترے پر چڑھنے کے لئے جنوبي جانب ايک بلند دوھرا زينه

[سلسه فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

جو دھاتو بمعني " آثار " اور گربھه بمعني " ظرف " سے مل کر بنا هی - نيپال مين ستوپے کو چيتيا کہتے هين جو ابتدا مين لفظ ستوپه کي طرح ' مٹي کے تودے يا ٹيلے (چِتا) هی کے معني ديتا تھا - ليکن بعد مين هر قسم کي متبرک عمارت کے لئے استعمال هونے لگا -

سانچي کے نواح مين ستوپے کو بھِٹا (بمعني ٹيله يا ڈھير) اور ستوپه کلاں کو " سلس تيهو کا بھٹا " کہتے هين -

باب ۳

ستوپۂ کلان (۱)

گذشتہ باب کے مطالعہ سے ناظرین کو سانچي کے آثار قدیمہ کي تاریخ اور اُنکي صنعت اور طرز تعمیر

---

(۱) ستوپہ کي ابتدا بلا شبہ اُن قدیم قبرون سے هی جو مٹی کے نیم کروي ٹیلون کي شکل مین بنائي جاتي تھین - لیکن بودھ مذهب کے پیرو ستوپون کو خود بدھ یا بودھ مذهب کے کسي بزرگ شخص کے "آثار" یا تبرکات (یعني سوختہ لاش کي راکھ ' دانت ' ھڈي وغیرہ) کي حفاظت کے لئے بنایا کرتے اور بعض صورتون مین مقدس مقامات کي نشان دھي کے لئے بھي تعمیر کیا کرتے - کسي ستوپے کي بیروني حالت سے یہ معلوم کرنا ناممکن هی کہ اوسکے اندر "آثار" مدفون مین یا نہین بودھ مذهب مین ستوپے کا بنوانا ایسا کارخیر سمجھا جاتا هی کہ اُسکے انجام دینے سے بنوانے والا منزل نجات کے قریب پہنچ جاتا هی -

لفظ ٹوپ (بمعنی ستوپہ) اصل مین هندوستان کے انگریزون کا بگاڑا ھوا هی اور پراکرت زبان کے لفظ ٹھوپ سے مشتق معلوم هوتا هی - برما مین ستوپے کو عموماً پگوڈا اور سیلون مین ڈاگبہ کہتے مین - ڈاگبہ سنگھالي زبان کا مرکب لفظ هی

ساتھہ هي تعمیر کروایا تھا ؛ جسامت مین موجودہ ستوپے سے قریباً آدھا اور اینٹ کا بنا هوا تھا - قریباً ایک صدي بعد اُسکے اوپر پتھر کي چنائي کا غلاف چڑھایا گیا جس سے اُس کا دور بڑھکر موجودہ جسامت کو پہنچ گیا ۔ غلافي چنائي کے ساتھ هي ستوپے کے اطراف مین کٹھرہ بھي قائم کیا گیا لیکن منقش پھاٹک اول صدي قبل مسیح کے نصف ثاني سے پہلے تعمیر نہین هوئے (۱) -

قدیم خشتي ستوپے کي هیئت و ساخت کے متعلق صرف اس قدر معلوم هی کہ جو اینٹین اُس مین لگي هوئي تھین وہ سولہ انچ لمبي ' دس انچ چوڑي اور تین انچ موٹي تھین ' یعني ناپ مین اُن اینٹون کے مماثل تھین جو عہد موریا کي اور عمارات مین پائي جاتي هین - علاوہ برین یہ بھي قرین قیاس هی کہ ستوپۂ مذکور قریباً نیم کروي شکل کا تھا ؛ اُسکے چارونطرف ایک بلند چبوترہ تھا اور چوٹي پر کٹھرہ اور چھتري تھي - پہاڑي کي سطح مرتفع سے ملنے کي صفائي کے اثنا مین پتھر کي چھتري کے چند ٹکڑے

(۱) ستوپہ کلان کي مفصل تاریخ کے لئے دیکھو مصنف کا مضمون مندرجہ آرکیالوجیکل سروے رپورٹ بابت سال ۱۹۱۳ و ۱۹۱۴ء صفحات ۲ تا ۹ -

(سوپان - सोपान) هی ' ستوپے کے گرد سطح زمین کے برابر ایک اور طواف گاہ هی جسکے گرد ایک بھاري کٹھرہ (ویدکا - वेदिका) لگا هوا هی ' اس کٹھرے کي وضع بالکل سادہ هی اور اسپر کسي قسم کا آرائشي کام نهین هی ' نیچے والے پردکھنا مین داخل هونے کے لئے چارون طرف چار دروازے هین جو گویا کٹھرے کو چار مساوي حصون مین تقسیم کرتے هین ' هر دروازے کے سامنے ایک بڑا پھاٹک (تورنا - तोरण) هی جس کے اندروني اور بیروني دونون رُخون پر نهایت دل کھول کر منبت کاري کي گئي هی -

اب تلک عام طور پر یہ خیال تھا کہ ستوپہ کلان کي موجودہ عمارت راجہ اشوک کے زمانے کي بني هوئي اور اُس لاٹھ کي هم عصر هی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ هی - اسکے علاوہ یہ بھي خیال کیا جاتا تھا کہ فرشي کٹھرہ قریب قریب ستوپے کے ساتھ هي بنا تھا اور منقش پھاٹک دوسري صدي قبل مسیح کے دوران مین بنائے گئے تھے -

عہد اشوک کا خشتي ستوپہ

یہ قیاسات اب غلط ثابت هوچکے هین اور حقیقت یہ هی کہ اصلي ستوپہ ' جو راجہ اشوک نے لاٹھ کے

PLATE II.

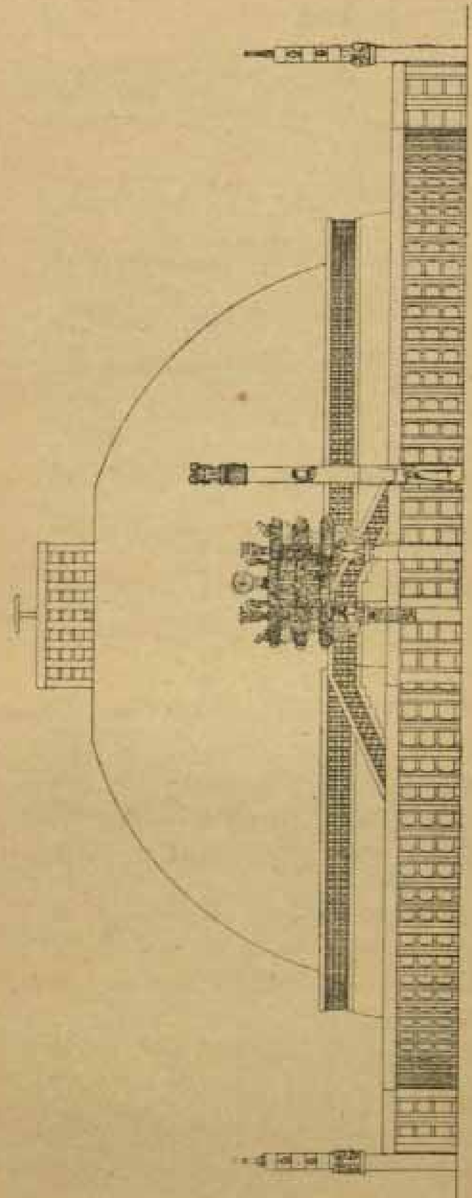

ELEVATION OF GREAT STUPA FROM SOUTH (RESTORED).

برآمد هوئے هین جو غالباً قدیم ستوپے کی چھتری هی کے حصے هین - ان ٹکڑون کے زیرین رخ پر نهایت نفیس ابھروان دھاریان بنی هوئی هین جو عام چھتریون کی تیلیون سے مشابه هین اور عهد موریا کی سنگتراشی کی اُس لطیف و دلپذیر اصابت اور حسن ساخت کو یاد دلاتی هین جس سے بهتر کام آج تک کسی اور ملک کی سنگتراشی مین نهین هوا ۔

سنگی رو کار کا اضافه - سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسیح

سنگی روکار کے اضافه کے بعد ستوپے کا قطر ایک سو بیس فیٹ سے کچھ زیاده اور بلندی چون فیٹ کے قریب هو گئی (۱) روکار کی چنائی جس طریقے سے عمل مین آئی وه بهت سیدھا ساده تها یعنی خشتی ستوپے کے گرد کچھ جگه خالی چھوڑ کر ایک گول دیوار چن دی گئی اور دوران تعمیر مین جُون جُون دیوار اونچی هوتی گئی ' ستوپے اور دیوار کے درمیانی خلا مین بھاری بھاری ناتراشیده پتھرون کی بھرائی هوتے گئے - هم آگے چل کر بیان کرینگے که بعینه یهی تدبیر مندر نمبر ۴۰ کی توسیع مین بھی اختیار

(۱) ستوپے کی توسیع کے لئے اوسکے گرد چنائی کا ایک یا زیاده غلاف چڑھانے کو پالی زبان مین اچها دنه (ऋ[illegible]) کهتے هین -

کي گئي جسکے رو کار کي چنائي قریب قریب اسي زمانے مین عمل مین آئي -

بعض مصنفین نے ستوپہ کلان کے متعلق لکھا هی که " ایک بلند چبوترے کے اوپر نیم مدوّر گنبد بنا هوا هی " - اس بیان سے یه غلط فهمي پیدا هوتي هی که شاید چبوترہ پہلے تعمیر هوا اور بعد مین اسکے اوپر گنبد بنایا گیا ' حالانکه حقیقت مین پہلے گنبد تعمیر هوا جسکے پہلو سطح زمین سے ملے هوئے هین اور اطراف کا چبوترہ بعد مین بنا اور دونون کي چنائي کو باهم وصل نہین کیا گیا - گنبد اور چبوترے کي اس پتھر کي چنائي پر کچھ کي خوب موٹي لپائي کرکے بعد مین اسپر عمدہ باریک چونے کي استر کاري کردي گئي - ممکن هی که استرکاري کے اوپر چونے کے کام کي گل شاخي کھونٹیان بنا کر ان مین پھولون کے هار اور گجرے آویزان کئے گئے هون اور خوبصورتي کے لئے جابجا سنہرے اور دوسرے رنگون سے رنگ آمیزي بھي کي گئي هو - کچھ کي لپائي کا اکثر حصه گنبد کے تین جانب ابتک موجود هی لیکن جب کپتان جانسن نے سنه ۱۸۲۲ع مین ستوپے مین شگاف دیا تو چوتھي جانب یعني جنوب مغربي حصے کا پلستر ضائع هوگیا -

قائم کي جاتي تھي مگر ستوپۂ کلان کا ھرمیکا پتھر کا ایک بہت وزني صندوق تھا جس مین " آثار " متبرکہ محفوظ تھے - اس صندوق کے ڈھکنے کا قطر پانچ فیٹ سات انچ اور ارتفاع ایک فٹ آٹھ انچ ھی -

فرشي کٹھرہ

بالائي کٹھرے اور چھتر کے بعد ستوپے کے گرد وہ وزني کٹھرہ (ویدیکا - वेदिका) لگایا گیا جسکو امتیاز کے لئے ہم زیریں یا فرشي کٹھرہ کہینگے - منقش پھاٹکون اور دیگر کٹھرون کي مانند اس کٹھرے کے مختلف اجزا ' یعني ستون (۱) ' پٹریان (۲) اور منڈیر کے پتھر (۳) ' بھي مختلف اشخاص نے بطور نذر پیش کئے تھے جن کے نام قدیم براھمي رسم خط مین ابتلک کٹھرے پر کندہ ھین -

اس لحاظ سے کہ کٹھرے کي ساخت مین بہت سے اشخاص کي شرکت تھي ' اسکے آغاز اور اختتام کے درمیان ضرور چند عشرات کا زمانہ گذرا ھوگا فرگسن

---

(۱) تھبھ - थम

(۲) سوچي - सूची

(۳) اُشنیشا - उष्णिषा

هرميكي كٹهرہ اور بالائي چهتري

روكار كي چنائي كے بعد جب ستوپه طيار هو گيا تو اُسكے اوپر حسب دستور سنگي كٹهرہ اور چهتر قائم كئے گئے - اس كٹهرے اور چهتر كے بهت سے ٹكڑے كهدائي مين دستياب هوئے هين اور وہ عنقريب اپني اصلي جگه پر قائم كرديے جائينگے (۱) - علم وضع قطع كے لحاظ سے يه كٹهرہ اور چهتر، ستوپه نمبر ۳ كے كٹهرے اور چهتر كے مماثل هين جو حال هي مين دوبارہ نصب هوئے هين، ليكن پيمائش مين موخرالذكر سے بهت بڑے هين - چهتري كي ڈنڈي عموماً ايك مختصر سے چبوترے (हरमिका - هرميكا) (۲) پر

---

(۱) اس كٹهرے كے ۱۷ ستون، ۴۸ پٹڑيان، اور ۱۱ منڈير كے پتهر مختلف جگهون سے دستياب هوئے هين - كٹهرے كا سطحي نقشه مربع تها، هر پهلو مين آٹه ستون تهے اور ستونون كا نيچے كا ۲½ فيٹ كا حصه ستوپے كي چنائي مين گڑا هوا تها - فرشي كٹهرے كي طرح اس كٹهرے كي ساخت مين بهي چوبي طرز تعمير كا اثر نماياں هى - [اب اس كٹهرے كے پرانے اجزا كے ساته جديد اضافه كركے كٹهرے كو آسكي اصلي جگه پر دوبارہ نصب كرديا گيا هى اور اسكے بيچ مين پتهر كي تين چهتريان ايك دوسرےكے اوپر قائم كردي گئي هين - جس سے ستوپه نهايت شاندار اور مكمل معلوم هوتا هى - مترجم]

(۲) هرميكا لفظ هرميا (بمعني اٹاري) كا اسم مصغر هى اور اصطلاح مين اوس چبوترے كے لئے مستعمل هوتا هى جو ستوپے كے اوپر چهتري كي ڈنڈي (छत्रयष्टि - چهترا يشٹي) قائم كرنے كے لئے بنايا جاتا هى -

قدیم براھمی رسم خط میں اس کٹھرے پر جا بجا کندہ ھیں ، دو دلچسپ کتبے عہد گپتا کے بھی موجود ھیں - ان میں جو زیادہ قدیم ھی وہ مشرقی پھاٹک کے جنوب کو ستونوں کی دوسری قطار میں بالائی پٹری کے بیرونی رخ پر کندہ ھی اور سنہ ۹۳ گپتائی (مطابق سنہ ۴۱۲ - ۴۱۳ عیسوی) کا تحریر شدہ ھی - اس کا ذکر ھم پہلے بھی صفحہ ۴۵ پر چندر گپت ثانی کی فتح مالوہ کے ضمن میں کر چکے ھیں - دوسرا کتبہ مذکورہ بالا کتبے کے قریب ھی ستونوں کی چوتھی قطار میں بالائی پٹری کے بیرونی رخ پر کھدا ھوا ھی - یہ سنہ ۱۳۱ گپتائی (مطابق ۴۵۰ - ۴۵۱ عیسوی) کا ھی اور اس میں لکھا ھی کہ " ھرس وامنی نام ایک اُپاسکا (उपासिका) یعنی دنیادار معتقد نے خانقاہ کا کناہ بوٹ کی آریا شنگھا (پاکیزہ مذھبی جماعت) کو " جواھر خانہ " میں اور اُس مقام پر جہاں چار بدھوں کی مورتیں رکھی ھیں ، (یعنی ستوپے کے پردکھنا یا طواف گاہ زیرین میں) ، روشنی کرنے اور روزانہ بودھ مذھب کے ایک تارک الدنیا فقیر (بھکشو भिक्षु) کو کھانا کھلانے کے لئے کچھ رقمیں عطا کیں " -

(Fergusson) صاحب نے اس زمانے کا اندازہ "ایک صدی یا اس سے بھی کچھ زیادہ" کیا ہی ' لیکن یہ اندازہ بہت زیادہ معلوم ہوتا ہو ' کیونکہ ودیشا میں ' جو اُس وقت بہت بڑا شہر تھا ' بودھ مذہب کے پیرووں کی بکثرت آمد و رفت ہوگی اور وہاں سے جاتری ان متبرک عمارات کی زیارت کو آتے ہونگے - لہذا یہ قیاس قرین عقل معلوم ہوتا ہی کہ کٹہرا مذکور فرگسن صاحب کی تخمینی مدت کے نصف ہی عرصے میں طیار ہو گیا ہو -

یہ کٹہرہ سراسر پتھر کا بنا ہوا ہی لیکن اسکا نقشہ صریحاً چوبی کٹہرے سے نقل کیا گیا ہی ' اور یہ بات قابل غور ہی کہ منڈیر کے پتھروں کے جوڑ بجائے سیدھے تراشنے کے ترچھے کاٹے گئے ہیں جو لکڑی کی تراش کی خصوصیت ہی - حقیقت یہ ہی کہ جس زمانے میں یہ کٹہرہ قائم کیا گیا ' اُسوقت ہندوستان کی عمارتیں زیادہ تر لکڑی ہی کی ہوا کرتی تھیں ' اور یہی وجہ ہی کہ اُسوقت کی تمام سنگی عمارات میں چوبی طرز تعمیر کا اثر پایا جاتا ہی -

مہد گپتا کے کتبے — بہت سے مختصر "نذری" کتبوں کے علاوہ ' جو

نیچے زمین مین قائم کئے گئے ہین - علاوہ ازین آنکے تین رُخون پر منبّت کاری کا نہایت پرتکلف کام ہی - باقی ستونون کو حاشیے کے پتھرون مین چولون کے ذریعے سے جما کر قائم کیا گیا ہی اور آنکے بیرونی رخ پر پورے یا نصف گول تمغون (پری چکّرون - परिचक्रायाँ) کی شکل کی منبت کاری ہی جن مین کنول یا دوسری اقسام کے پھولون یا جانورون کی تصویرین بنی ہوئی ہین - انکے اندرونی رخ بالکل سادہ ہین ؛ صرف بالائی اور زیرین حصون مین نصف دائرون کی شکلین بنا دی گئی ہین مگر دائرون مین کسی قسم کی منبت کاری نہین ہی (١) -

---

(١) اسوقت تک اس کٹہرے کے ٧٣٠ ٹکڑے دستیاب ہوے ہین جنکی تفصیل حسب ذیل ہی :—

(الف) زینے اور چاندے کے کٹہرے کے ٹکڑے :—

حاشیے کے پتھر	٤١
ستون . . .	٣٥
بنڈیان	٣٨
مقدیر کے پتھر . . .	١٣

(ب) چبوترے کے کٹہرے کے اجزاء :—

حاشیے کے پتھر . . .	٣٧
ستون	٢٣٠
بنڈیان . . .	١٩٩
مقدیر کے پتھر . . .	١٣٧

[انگریزی رہنما کے شائع ہونیکے بعد یہ درمیانی کٹہرے اضافۂ جدید کے ساتھ اپنی اصلی جگہ پر قائم کردئے گئے ہین - مترجم]

پردکشنا یا طواف‌گاه زیرین

کٹھرے کے اندر طواف‌گاه میں پتھر کی بڑي بڑي سلوں کا فرش ہے جنپر اُن اشخاص کے نام کندہ ہیں جنکي طرف سے یہ سلیں مِنّت یا نذرانے کے طور پر بچھائي گئي تھیں - اس طواف‌گاه میں اور نیز اُس چبوترے پر جو ستوپے کے گنبد کے گرد بنا ہوا ہے بودھ مذہب کے تارک‌الدنیا درویش اور دنیادار معتقد چکر لگاتے تھے اور طواف کے وقت ستوپے کو ہمیشہ اپنے دائیں جانب رکھتے تھے (۱) -

زینے اور چبوترے کے کٹھرے

ستوپے کي عمارت میں تیسرا اضافہ اُس کٹھرے کي صورت میں ہوا جو چبوترے کے گرد اور زینے کے پہلوؤں میں بنایا گیا - یہ کٹھرہ فرشي کٹھرے کي نسبت چھوٹا ہے لیکن اِسکی ساخت بہت نفیس ہے اور اسکے ستونوں پر سنگتراشي کا کام بھي آرائش کے لئے کیا گیا ہے - سیڑھیوں کے نیچے کے سروں پر شروع کے دو ستون اور ستونوں کي نسبت زیادہ لمبے ہیں کیونکہ مضبوطي کي خاطر اُنکے زیریں حصے حاشیے کے پتھروں میں سے نکال کر طواف‌گاه کے فرش سے بھي کسی قدر

(۱) اہلِ بودھ عموماً ستوپے یا کسي متبرک عمارت کے گرد تین بار طواف کرتے ہیں ، لیکن بعض دفعہ سات ، چودہ ، یا زیادہ یہاں تک کہ ۱۰۸ مرتبہ طواف کرنے کي بھي منت مانتے ہیں -

کی تعمیر کے درمیان غالباً تیس چالیس سال سے زیادہ وقفہ نہ گذرا ہوگا ؛ کیونکہ مغربی پھاٹک کا داہان ستون اور جنوبی پھاٹک کا درمیانی شہتیر دونوں بظاہر ایک ہی شخص آیاچُوق کے شاگرد بالامترا کے بنوائے ہوئے ہیں *

یہ چارون پھاٹک ایک ہی وضع کے ہیں اور اگرچہ سراسر پتھر کے بنے ہوئے ہیں مگر انکی ساخت میں

[فوٹ نوٹ بہ سلسلہ صفحہ گذشتہ]

شہرون کے دروازون کے سامنے گھونگٹ کی دیوار ہوتی ہی - اسطرح ان دروازون میں سامنے سے داخل نہیں ہوسکتے تھے بلکہ ایک پہلو سے آنا پڑتا تھا - لیکن جب پھاٹکون کی تعمیر کی نوبت آئی تو ان کو اسطرح کٹہرے کے ایک جانب بنا دینا مناسب نہ سمجھکر تین تین ستون اور قائم کرکے کٹہرے کو باہر کی طرف بڑھا لیا گیا اور پہلے دروازون سے زاویۂ قائمہ بناتا ہوا ایک ایک اور دروازہ بنایا گیا - ان نئے ستونون کو بغور دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ شمالی اور جنوبی دروازون کی تعمیر کے وقت کٹہرے کے جو حصے بڑھائے گئے وہ ہر بات میں قدیم کٹہرے سے مشابہ ہیں یعنی ستونون کا طول و عرض اور انکی تراش خراش بجنسہ قدیم ستونون کی سی ہی - برخلاف اسکے کٹہرے کے وہ حصے جو شرقی اور غربی دروازون کے قریب ہیں انکی بندش اور ساخت میں زیادہ احتیاط سے کام نہیں لیا گیا - بلکہ ستونون کا ارتفاع بھی قدیم ستونون سے کچھ کم ہی اور انکے پہلو بھی کسی قدر مقعر تراشے ہوے ہیں -

باب ۴

ستوپہ کلان کے پھاٹک وغیرہ

پھاٹکون کي تاریخي ترتیب اور کیفیت

ستوپہ کلان کي عمارت پر آخري اضافہ ' جس نے اسکي شان و شوکت مین اور چار چاند لگا دئے آن چار منقش پھاٹکون (تورنا - तोरण) کي شکل مین ہوا جو جہات اربعہ مین فرشي کٹہرے کے چارون دروازون کے سامنے قائم ہین اور آسکي چارون قوسون کو ایک دوسریسے ملاتے ہین - ان پھاٹکون کي پرتکلف آرائش ستوپے کي عمارت کی سادگي اور سنگیني کے مقابلے مین عجب بہار دکھاتي ہی - ان مین سب سے پہلے جنوبي پھاٹک بنایا گیا تہا جو زینے کے سامنے ہی ' آسکے بعد علی الترتیب شمالي ' مشرقي اور مغربي پھاٹک تعمیر ہوئے جنکے تقدم و تاخر کا ثبوت آن کي منبت کاري کي شان اور نیز فرشي کٹہرے کے آن حصون کي طرز ساخت سے ملتا ہی جو پھاٹکون کي تعمیر کے وقت اضافہ کئے گئے تہے (۱) لیکن جنوبي اور مغربي پھاٹکون

---

(۱) فرشي کٹہرے کي بناء کے وقت آسکے چارون دروازون کے سامنے کٹہرے کا ایک ایک ضلع بوطور پردہ سا بنا دیا گیا تہا جیسے

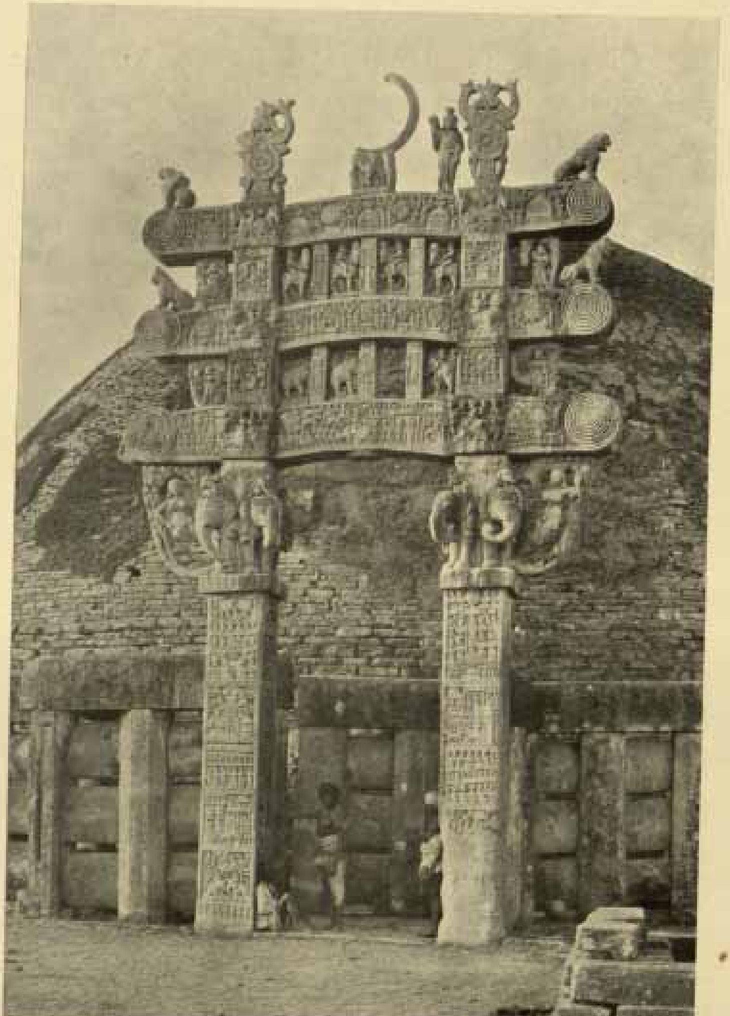

NORTH GATEWAY OF GREAT STUPA.

چوبي طرز کا زياده تتبع کيا گيا هى - تعجب تو يه هى که يه پهاٹک هرچند که سنگي تعمير کے اصول کے خلاف بنائے گئے هين تاهم قريباً دو هزار سال گذرنے کے بعد اب تک نهايت اچهي حالت مين قائم هين - انمين شمالي پهاٹک کي حالت نسبتهً سب سے بهتر هى (ديکهو نقشه پليٹ ۳ - Plate III) اور اس کا بيشتر آرائشي کام اور مورتين محفوظ هين جن سے پهاٹکون کي قديم شان کا بخوبي اندازه هوسکتا هى -

هر پهاٹک مين دونون جانب دو مربع ستون هين جنکے اوپر سرستون يا تاج هين ؛ تاجون پر (اوپر نيچے تهوڑے تهوڑے فاصلے سے) تين شهتير هين جنکے سرون پر مرغوله نما چکر منّبت هين ؛ تاجون کے اوپر عمودي خط مين دونون طرف دو دو مربع تهونيان شهتيرون کو ايک دوسرے سے جدا کرتي هين ؛ مربع تهونيون اور شهتيرون کے بيچ مين پهر تين تين پتلے کهمبے هين اور درمياني خلا مين پتهر کي مختلف مورتين بني هوئي هين ؛ آرائش کے لئے تاجون پر پست قامت انسانون (بونون) هاتهيون اور (۱) شيرون کے (چار چار) مجسمے بنے هين جنکو

---

(۱) جنوبي دروازے کے شير غالباً ستون اشوک کے شيرون کي نقل هين - ان کے هر پنجے مين پانچ پانچ ناخن قابل ملاحظه هين

جمشیدي (Persepolitan) شیرون کي طرح پیٹھ سے پیٹھ ملا کر کھڑے ہوئے دکھایا ہی ' سب سے نیچے والے شہتیر کے نکلے ہوئے سرون کو سنبھالنے کے لئے ستونون کے بالائي حصے سے زنانہ مورتین آڑي بریکٹ کے طور پر بني ہوئي ہین جنکي وضع قطع نہایت دلاویز اور خوشنما ہی اگرچہ وزن سنبھالنے کے لئے ' جو انکي ساخت کی اصل غرض ہی ' یہ زیادہ موزون نہین ہین - مذہبي نقطۂ نظر سے یہ پیکر غالباً یکشنیون (यक्षिणी) یا پریون کے ہین - جنکے ذمہ حفاظت کي خدمت سپرد تھي - اس خیال کي تصدیق اس واقعہ سے ہوتي ہی کہ وہ مذہبي روایات کے مطابق آم کي شاخون مین باہین ڈالے ہوئے کھڑي ہین (۱) - اسي وضع کي چھوٹي چھوٹي پریان شہتیرونکے بالائي رخ پر بھي نصب ہین جنکے دونون جانب شہتیرون کے سرون کے پاس تو شیر یا ہاتھي بنے ہوئے ہین اور درمیانی حصون مین اسپ سوار ' پیدل سوار اور بے پر یا پردار شیر ہین - ان گھوڑون اور سوارون اور نیز مذکورہ بالا پریون مین سے ایک مین

(۱) وي - اے - سمتھ صاحب نے " ہسٹري آف انڈین آرٹ " مین صفحہ ۳۸۰ پر ان تصاویر کے مغربي الاصل ہونے پر بحث کي ہی

जातक) (۱) ، اُسکي تاریخي زندگي کے حالات اور بودھ مذھب کی زندگي کے اھم واقعات دکھائے گئے ھین - علاوہ برین ان تصویرون مین بہت سے متبرک درخت اور ستوپے جن سے گوتم یا اُس سے پیشتر کے بدھہ

(۱) تناسخ کا خیال ھندوستان مین قدیم زمانے سے چلا آتا ھی اور بودھ مذھب کي تاریخ پر اس عقیدے کا بہت اثر ہوا ھی - اھل بودھ کے عقائد کے مطابق ، گوتم بدھہ دنیا مین راجہ شدھودن کے محل مین پیدا ھونے سے قبل مختلف ھیئتون مین (یعني بصورت دیوتا ، انسان اور حیوان) جنم لے چکا تھا - ان پیدائشون کے پانسو پچاس (۵۵۰) قصے جاتکا کتابون مین درج ھین جو پالي زبان مین لکھي ھوئي ھین - ھر قصے کے شروع مین ایک مختصر سي تمہید ھی جس مین بدھہ کي زندگي کے اُن خاص واقعات کا ذکر ھی جو اس قصے کے بیان کرنے کا باعث ھوئے اخیر مین بدھہ اُن تمام افراد کے نام بتاتا ھی جنھون نے قصے مین نمایان حصہ لیا ھی - ھر قصے مین نتیجے کو واضح کرنے کے لئے کچھ اشعار بھي ھوئے ھین جو گویا خود گوتم بدھہ نے (اپني تاریخي زندگي یا کسي گذشتہ جنم مین جبکہ وہ بودھي ستوا تھا) پڑھے تھے

یہ کتب جاتکا ، کہانیون کا ختم نہ ھونے والا خزانہ ھین جو قدیم ھندوستان کے تمدن ، رسوم ، اور عقاید دریافت کرنے کے لئے نہایت دلچسپ اور کار آمد ھین - یقیني طور پر یہ کہنا ممکن نہین ھی کہ ان قصون نے اپني موجودہ شکل اور ترتیب کس وقت اختیار کي ، لیکن ھندوستان کي قدیم ترین تصویرون مین انکي بعض جزئیات کي موجودگي سے ثابت ھوتا ھی کہ دوسري صدي قبل مسیح مین یہ قصے زبان زد خلائق تھے

یهه عجیب بات پائي جاتي هی کہ ان سب کے دو دو چهرے هین تا که وه جینس (۱) کي طرح دونون جانب دیکهه سکین - سب سے اوپر والے شهتیر پر بوده مذهب کے خاص امتیازي نشانات هین یعنی وسط مین دهرم چکر (۲) هاتهیون یا شیرون پر قائم هی اور اسکے دونون طرف ایک ایک محافظ یکهشا هاتهه مین چوري لئے کهڑا هی - محافظون کے دائین اور بائین جانب ترشول یا تري رتن بنا هوا هی جو بوده مذهب کي تثلیث یعني بدهه، دهرم (قانون)، اور سنگها (مذهبي برادري) کي علامت هی - ان خاص نشانون اور تصویرون کے علاوه پهاٹکون کے ستون اور تمام بالائي حصے سنگتراشي کے خوبصورت ابهروان نقوش سے سراسر بسے هوے هین، جنمین بدهه کی سابقه زندگي کے قصے (جاتک -

---

(۱) جینس (Janus) شهر روما کي ایک عبادت‌گاه کا نام هی جو لڑائي کے زمانے مین دارالامان سمجهي جاتي تهي - اس عبادت‌گاه مین جینس نام ایک بت تها جسکے دو چهرے تهے - بعض محققین کي راے هی که جینس سے حضرت نوح ؑ (اور انکي اولاد) مراد هین جو طوفان سے قبل اور بعد کی دنیا کو اپنے دونون چهرون سے دیکهه رہے هین - انگریزي مهینے جنوري کا نام اسي بت کے نام پر رکها گیا هی - (مترجم)

(۲) دهرم چکر کي تشریح کے لئے دیکهو صفحه ۱۳ آینده

ے جس کے نیچے اسکو معرفت حاصل ہوئی تھی -
لیکن شکر ہی کہ ستوپۂ بھرھُوت (۱) کے کٹھہرے پر جو
منبّت کاری ہی اسمین اِس قسم کے اشکال و مناظر
کے نام و عنوان وضاحت سے درج ھین اور اُنکی امداد
سے ' نیز موسیو فُوشے (۲) کی فاضلانہ تحریرون کی
مدد سے ' سانچی کے اکثر مرقّعون کی تعبیر ایسی
صاف طور سے ہوگئی ہی کہ اب شک و شبہ کی
گنجائش مطلقاً نہین رہی - اور غالباً بہت زمانہ نہ گذرنے
پائیگا کہ باقی تصویرون کے مفہوم بھی ویسے ھی صاف
ہوجائینگے -

ایسی تصویرین جو کئی جگہہ کندہ ھین

پھاٹکون کی سنگتراشی مین جو منظر دکھائے گئے
ھین وہ کم و بیش پر تکلف اور ایک دوسرے سے بہت
مختلف ھین - ان کا حال مجھے فرداً فرداً بالتفصیل
لکھنا پڑیگا - لیکن ساتھ ھی بہت سے سیدھے سادے

(۱) دیکھو کننگھم صاحب کی کتاب " دی ستوپہ آف
بُھرھُوت " (*The Stupa of Bharhut*)
(۲) دیکھو دیباچہ کتاب ھذا - موسیو فوشر (M. Foucher)
نے ایک طویل اور نہایت قابل قدر مضمون ان تصاویر کے
علم الاصنام کے متعلق تحریر کرکے ازراہ کرم مصنف کو عنایت فرمایا
تھا اور مناظر کی جو تعبیر آگے چلکر بتائی جائیگی وہ زیادہ تر
اسی مضمون کی مدد سے حاصل ہوئی ہی -

مراد هین ' پرواز کرتے هوے گندهرب (۱) (جو شہتیرون کے سرون سے گویا آڑا هي چاهتے هین) ' اصلي اور خیالي چرند و پرند ' اور انواع و اقسام کے پهول پتے ' هتهیار ' اور شاهي یا آرمائي نشان بهي نظر آتے هین ' جن سے اُس زمانے کے اهل کمال کے تخیل کا زور اور بوقلموني نمایان هی -

کتبے

اِن پهاٹکون پر جو کتبے جا بجا کنده هین اُنمین بهي کٹهرے کے کتبون کی طرح اُن عقیدتمند اشخاص یا منڈلیون کے نام تحریر هین ' جنهون نے انکي تعمیر مین حصه لیا هی لیکن بد قسمتي سے اشکال و مناظر کے متعلق جو پهاٹکون پر کنده هین ان کتبون سے همین ذرا بهي مدد نهین ملتي اور اُنکي تعبیر اسوجه سے اور بهی مشکل هی که هندي صنعت کے قدیم نمونون مین بدهه کو اُسکي جسماني تصویر کي بجاے عموماً کسي خاص علامت سے ظاهر کیا گیا هی مثلاً اُسکے نشان قدم سے ' یا اُس چوکی سے جسپر وه بیٹها کرتا ' یا اُس متبرک درخت

اشکال و مناظر کي تعبیر

---

(۱) گندهرب (गंधर्व)) - ابتداء مین راجه اِندر کے گوئیے تھے لیکن جب اِندر دیوتا نے بدهه کي برتری مان کر اُسکي خدمت گذاري اور پرستش اختیار کرلي تو یه بهي بدهه کو پوجنے لگے - پالي زبان مین گندهرب کو گندهب (गंधब्ब) کہتے هین

وضع میں (یعنی آلتی پالتی مارے) بیٹھی ہوئی نظر آتی ہیں ' بعض جگہ مایا کے دونوں طرف دو ناگ ہیں جو یہاں ہاتھیوں کی شکل میں (دکھائے گئے ہیں - انہوں نے بودھ مذہب کی کتب متبرکہ کے مطابق نوزائیدہ بچے کو غسل دیا تھا مگر یہاں وہ خود) مایا (۱) پر پانی ڈالتے ہوئے دکھائے گئے ہیں ' اور بعض جگہ مایا کھڑی ہیں اور بچہ پیدا ہونیکو ہی - یہ آخری وضع اہل بودھ کی کتابوں کے بیانات سے زیادہ مطابقت رکھتی ہی اور زمانۂ مابعد کے قندھاری صناعوں نے اس واقعہ کی تصاویر میں صرف اتنا ہی اضافہ کیا ہی کہ بچے کو مایا کے دائیں پہلو سے نکلتا ہوا دکھا دیا ہی - ابتدائی صنعت میں یہ جدت ممکن نہ تھی ' کیونکہ بدھ کو کبھی جسمانی شکل میں نہیں دکھایا جاتا تھا -

---

(۱) ان مرقعوں میں مایا کی جو تصویر بنائی گئی ہی اسکو اکثر لکشمی یا لچھمی (دولت کی دیوی) سمجھا گیا ہی - موسیو فوشے پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ معلوم کیا کہ اگرچہ لکشمی کو بھی اسی وضع میں دکھایا جاتا ہی مگر سانچی میں اس قسم کی تصاویر سے مایا ہی مراد ہیں -

آرائشي نمونے اور خاص خاص نشان یا تصویرین ایسي بھي هین جو متعدد مقامات پر کندہ کي گئي هین - ان کا بار بار ذکر کرنا محض تضیع اوقات هوگا - یہ نقش چار قسمون مین تقسیم هوسکتے هین اور اب هم انکا سلسلہوار بیان کرتے هین :—

بدھہ کي زندگي کے چار اهم واقعات

پہلي قسم مین وہ تصاویر داخل هین جو بدھہ کي زندگي کے چار اهم واقعات ' یعني اُسکي ولادت ' حصول معرفت ' وعظ اول اور وفات سے تعلق رکھتي هین - یہ تصویرین زیادہ تر مربع تھونیون اور اُن پتلے پتلے ستونون پر کندہ هین جو شہتیرون کے مابین نصب هین

پیدایش :— هندوستان مین خلاف عادت پیدائش کا نشان کنول کا پھول هی ' - چنانچہ سانچي کے پھاٹکون پر بھي یہ نشان ایسي هر لوح مین موجود هی جس مین بدھہ کي پیدائش کا منظر دکھایا گیا هی - بعض الواح مین تو صرف گلدان (بھدر گھڑا - भद्रघट) مین کنول کے پھول رکھہ کر اُن سے ولادت کے واقعہ کا اظہار کیا گیا هی ' بعض مین بدھہ کي والدہ مایا راني ایک شگفتہ پھول کے اوپر هندوستاني

غول کے غول حیوانات یا ناگا قوم کے معتقدین پرستش میں مصروف ہیں -

وعظ اول :— حصول عرفان کے بعد پہلا وعظ جو بدھ نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزارِ آھو (سنسکرت ، مرگداو - मृगदाव) میں کہا ، بدھ مذھب کی اصطلاح میں اسکا نام دھرم چکر پرورتن (یعني مذھبي قانون کے پہئے کو پھرانا) رکھا گیا - اس نام کي رعایت سے سنگتراشوں کي اصطلاح میں " چکر " یا پہیّا وعظِ اول کا خاص نشان قرار پایا - سانچي میں یہ پہیّا کبھي تخت پر اور کبھي ستون کے اوپر دکھایا گیا ھی (۱) - ستونوں پر چکر بنانے کا خیال یقیناً اشوک کے اس شیر والے ستون کو دیکھنے کے بعد پیدا ھوا ھوگا جو شہنشاہ مذکور نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزار میں نصب کیا تھا (۲) -

---

(۱) بعض ستونوں پر صرف شیر کي مورت ھی اور پہیّا نہیں ھی - ان سے بھي غالباً وعظ اول کا اظہار مقصود ھی

(۲) اس ستون کے اوپر والے شیر کي مورت اب سارناتھ کے عجائب خانے میں رکھي ھوئي ھی -

معرفت :— بدهه کی سمبودهي (सम्बोधी) یا معرفت کامل کو ' جو اسکو بودهه گیا کے مشہور درخت کے نیچے حاصل هوئي تهی ' پیپل کے درخت (سنسکرت - آش وَتهه - अश्वत्थ) کے نیچے تخت بچهاکر ظاهر کیا هی - بعض جگه صرف درخت هي(۱) دکهایا گیا هی مگر واقعه کي عظمت کے لحاظ سے اُسپر چھتر اور طرّے لگادئے هیں - بعض الواح میں ' جہاں صنعت میں تخیل کا زور هی ' درخت کے علاوہ پرستش کرنے والے یا جاتري بهي دکهائے هیں جو یا تو چڑهاوے لا رهے هیں یا پرستش کی حالت میں هیں - بعض تصاویر میں تخیل کا زور اور بهي زیاده نمایاں هی ' اِن میں مارا اپنے شیاطین کي فوج لئے کهڑا هی یا

(۱) سانچي کي منبت کاري میں درخت کا نشان واقعهٔ حصول معرفت کے علاوه ' بدهه کي زندگي کے دیگر واقعات کي طرف بهي اشاره کرتا هی - علاوه ازیں سات بدهوں کو خاص خاص درخت بنا کر دکهایا هی - یه درخت پهاٹکوں کي تصویروں میں جابجا کنده هیں اور فرگسن صاحب نے غلطي سے ان کو " درخت کي پرستش " کي دلیل خیال کیا - (دیکهو فرگسن صاحب کی کتاب " ٹري اینڈ سرپنٹ ورشپ *(Tree and Serpent Worship)*

ہی ' جنوبي دروازے پر کُمبھانڈون (۱) کے سردار
وِرِ رُڈھک (۲) کا مجسمہ ہی ' اور مغربي اور مشرقي
پہاٹکون پر علی الترتیب ناگون (۳) کے راجہ وِروپاکش (۴)
اور گندھروون کے بادشاہ دِھرِت راشٹر (۵) کي تصويرين
هين - يکشاؤن کي چھوٹي چھوٹي مورتين پتلے
ستونون پر بھي نظر آتي هين -

حیوان و طیور

تیسري قسم کي تصاویر مین حیوان و طیور شامل
هین جو قاعدہ کے ساتھ ایکدوسرے کے جواب مین
همیشه دو دو بنائے گئے هین - پہاٹکون کي سنگتراشي مین
اس قسم کي جتني تصويرين هين اُنمین سب سے
زیادہ نمایان یا تو وہ پیکر هین جو پرکالون یعني ستونون کے
تاجون کي صورت مین ترتیب دئے گئے هین ' یا وہ
شکلین جو نقلي پرکالون یعني اُن اُبھروان تختیون پر کندہ
هین جو شہتیر کے روکار کو تین غیر مساوي حصون مین

---

(۱) कुम्भाण्डा:
(۲) विरूढ़क
(۳) नागा:
(۴) विरूपाक्ष
(۵) धृतराष्ट्र

وفات :— بدهه كي مها پرنِروان (महापरिनिर्वाण) يعني وفات کے واقعہ کو ستوپہ بنا کر دکھایا گیا هی جسکے گرد انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کهڑے هين - سانچي کے سنگتراشون نے گذشتہ زمانے کے سات بدهون کو بهي (درختون کے علاوہ) ستوپون سے ظاهر کیا هی -

یکشا **یکشا** :— دوسري قسم مين یکشاؤن یا محافظون کی تصویرین هین - یہ یکشا (۱) آن محافظ پریون یا یکشنیون کے صنف مقابل هین جنکا ذکر هم پہلے کرچکے هين - هر پهاٹک کے بازوؤن پر اندروني جانب دو یکشا ایک دوسرے کے مقابل بنے هوئے هين - ان مين سے چار (یعني هر دروازے مين ایک ایک) تو غالباً لوکپال (۲) یا "چار اطراف عالم کے محافظ دیوتا" هين اور آن کے ساتھ ایک ایک یکشا بطور خادم کے هی - خدام کي تصویرون مين شمالي پهاٹک پر دولت کے دیوتا کُبیر (۳) یا وَیشراون (۴) کي مورت

(۱) यक्ष
(۲) लोकपाला:
(۳) कुबेर
(۴) वैश्रवण

موروں سے اشوک کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کیونکہ
یہ خوبصورت پرند موریا خاندان کا امتیازی نشان تھا (۱) -

پھول پتی کا کام

چوتھی اور آخری قسم میں پھول پتی کا کام ہی
جسکی افراط اور پرتکلف آرائش ان آثار کی بہترین
زینت ہی - عالم نباتات کے نمونوں کی نقل کرنے
میں ہندوستان کے صناعوں نے ہمیشہ ذوق سلیم کا
ثبوت دیا ہی لیکن سانچی کے سنگتراشوں سے بہتر
شاید ہی کسی نے نباتاتی نمونوں کو بنایا ہوگا -

اس آرائش کے بعض نمونے خارجی الاصل بھی معلوم
ہوتے ہیں ، مثلاً مغربی پھاٹک کے دائیں ستون پر (بیرونی
جانب) جو انگور کی بیل بنی ہوئی ہی یا جنوبی
پھاٹک میں (بائیں ستون کے) تاج پر جو ہنی سکل
(Honeysuckle) کے پھول کی آرائش ہی - لیکن
اکثر نمونے خالص ہندی وضع کے ہیں اور چونکہ وہ
مناظر قدرت کے نہایت صحیح مشاہدے کا نتیجہ ہیں
اسلئے شامی یا ایرانی صنعت کے بہترین نمونوں سے
کہیں ارفع و اعلی ہیں -

---

(۱) دیکھو صفحہ ۱۳۲ آیندہ

تقسیم کرتي هین - ان نقلي پرکالون پر جو جانور تراشے گئے هین آنمین بعض حقیقي هین اور بعض خیالي ' بعض کوتل هین اور بعض پر سوار بهي هین ' بعض کو ساز و سامان سے آراسته دکهایا هی اور بعض کو بالکل معرّا -

ان حیواني تصاویر مین زیاده تر بکرے ' گهوڑے ' بیل ' اونت ' هاتهي ' شیر اور سیمرغ نظر آتے هین - سیمرغ اور پردار شیر کا خیال صریحاً مغربی ایشیا سے لیا هوا معلوم هوتا هی - مشرقي پهاٹک پر دو سوارون کي تصویرین نهایت دلچسپ هین (جو زیرین شهتیر کے اندروني رخ ' شمالي سرے کے مربع تهوني پر تراشے هوئے هین) - یه سوار اپني وضع قطع سے سرد ملک کے باشندے معلوم هوتے هین اور ممکن هی که هندوستان کي شمالمغربي سرحد کے یا افغانستان کے رهنے والے هون - شهتیرون کے سرون کو آراسته کرنیکے لئے بعض جگه (مثلاً مشرقي پهاٹک کے درمیاني اور زیرین شهتیرون کے بیروني رخ پر) هاتهیون اور مورون کي تصویرین بهي بني هوئي هین - یه دونون جانور بلا شبه مذهبي یا دیگر روایات سے تعلق رکهتے هین اور ممکن هی که

اور باقاعدہ ھی - اس دروازے کے بائیں ستون پر نیچے
کے حصے میں بُدّھ کے قدموں (۱) کے نشان میں
جنکے تلووں پر ایک ایک چکر بنا ھوا ھی - یہ چکر
بدھ کا امتیازي نشان (۲) ھی کیونکہ اسکو چکراورتي (۳)
یا شہنشاہ عالم مانا جاتا ھی - اس ستون کے بالائي
حصے میں تري رتن کا نشان بھي دیکھنے کے قابل ھی
جس کا مطلب صفحہ ۸۶ پر بیان ھوچکا ھی -
ان نشانوں کے علاوہ سرستون کے قریب ' کنول کے پھولوں
کے پاس ' جو عجیب و غریب شکل کے تعویذوں کي
حمایلیں کھونٹیوں پر لٹک رھي ھیں ' وہ بھي قابل
دید ھیں -

پھول پتي کي آرایش میں سب سے زیادہ خوبصورت
اور دلکش یقیناً وہ نقش ھی جو مغربي پھاٹک کے
دائیں ستون پر کندہ ھی (دیکھو تصویر پلیٹ ۴ -
Plate IV) - اس نقش میں انگور کي بیل کی
موجودگي خارجي اثر کي طرف اشارہ کرتي ھی اور
ممکن ھی کہ اس نمونے کي ابتدا اسیریا کے شہر

(۱) پد (पद) -
(۲) مہاپرش لکشن - महापुरुषलक्षण
(۳) چکراورتي - चक्रवर्तिन्

نباتاتي نمونون مین کنول ' جو هندسي پهولون کا سرتاج هی ' اور بودھ اور هندو مذهب دونون کے معتقدین کے نزدیک متبرک خیال کیا جاتا هی ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر هی - دروازون کي منبت کاري مین اس پهول کو بہت سے دلکش طریقون سے بنایا گیا هی چنانچه اسکي دو عمده مثالین مشرقي پهاٹک کے ستونون کے بیروني رخ پر نظر آتي هین - دائین ستون کا نقش بہت باقاعده بلکه قریب قریب هندسي اصول پر بنا هوا معلوم هوتا هی ' تاهم جس جگه کنده کیا گیا هی اُسکے لئے بالکل موزون هی - بائین ستون پر جو نقش هی اُسکي طرز ساخت مین آزادي ' صنعت کا زور اور رواني پائي جاتي هی ' اور اس لئے وه آنکه کو بهلا معلوم هوتا هی اگرچه عمارتي نقطهٔ خیال سے ایسا قابل تعریف نهین کیونکه بیل کي لوریادار ساخت ستون کي سنگین وضع سے کچه مناسبت نهین رکهتي اور اُسکے متعلق کسي قدر کمزوري کا خیال پیدا کرتي هی -

شمالي پهاٹک کے ستونون پر جو کنول کے نقش بنے هوئے هین اُنکي ساخت اور بهي زیاده پر تکلف

WEST GATEWAY: DECORATION ON OUTER FACE OF RIGHT PILLAR.

زندگي " سے هو - ليکن کنول کے شگوفون اور پهول پتيون کي طرز ساخت اور نيز اُن جانورون کي ترتيب جنکے جوڑے آزمائي وضع مين بيل کي ڈالون مين پشت به پشت کهڑے هوئے دکهائے گئے هين ، سراسر هندي هي اور هندي صنعت کي خصوصيات اُن مين صاف صاف نمايان هين -

اب هم منبت کاري کے اُن پر تکلّف نمونون کي تفصيل و تشريح سلسله وار بيان کرتے هين جو (مذکورہ بالا تصاوير کے علاوہ) ستوپۂ کلان کے پهاٹکون پر کنده هين :—

جنوبي پهاٹک

يه پهاٹک اُن دو پهاٹکون مين شامل هے جنکو ميجر کول نے سنه ۸۳ - ۱۸۸۲ع مين دوبارہ قائم کيا تها - اسکے جديد حصے حسب ذيل هين :—

داهنی طرف کا ستون

بائين طرف کا نصف ستون

نيچے کے شهتير کا مغربي حصه

درمياني شهتير کا مشرقي حصه

چهه پتلے پتلے ستون جو شهتيرون کو ايک دوسرے جدا کرتے هين -

علاوہ بریں معلوم ہوتا ہی کہ پھاٹک کو دوبارہ قائم کرتے وقت اوپر اور نیچے کے شہتیروں کا رخ بدلکر الٹا لگادیا گیا ، کیونکہ اُنکی منبت‌کاری میں جو تصاویر زیادہ اہم اور پُرلطف ہیں اُن کا رخ باہر کی طرف ہونے کی بجاے ستوپے کی جانب ہی -

سلی شہتیر

رُوکار - بالائی شہتیر - بدھہ کی پیدائش کا منظر - وسط میں مایا کنول کے شگفتہ پھول پر بیٹھی ہیں - دائیں بائیں ایک ایک ہاتھی سونڈ اُٹھائے اُنکے سرپر پانی ڈال رہا ہی - شہتیر کے باقی حصے پر کنول کا نقش ہی جسکے لہراتے ہوئے شگوفوں اور پتوں پر جابجا پرند بیٹھے ہوئے ہیں -

درمیانی شہتیر - اشوک کا رامگرام کے ستوپے کی زیارت کو جانا -

بدھہ کی وفات کے بعد اُسکی راکھ اور جلی ہوئی ہڈیاں پہلے آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی تھیں مگر بیان کیا جاتا ہی کہ راجہ اشوک نے اُنمیں سے سات حصوں پر قبضہ کرکے اُنھیں چوراسی ہزار ستوپوں میں دفن کرا دیا جو اُس نے خود بنوائے تھے - لیکن

عورت پیچھے سے چڑھنے کي کوشش کررھي ھی تالاب کے عقب میں ایک گنبدنما چھت کا مکان ھی جس میں سے کچھ عورتیں باھر کو جھانک رھي ھیں - معلوم نہیں کہ یہ منظر کس خاص واقعہ کي طرف اشارہ کرتا ھی -

نیچے والا شہتیر:— اس شہتیر پر پستہ قد بَونوں (۱) کي شکلیں کندہ ھیں جو ھاتھوں میں پھولوں کے ھار لئے ھوے مُنہہ سے شجر و گل(۲) اُگل رھے ھیں - دائیں جانب شہتیر کے سرے پر ایک خوب صورت مور بنا ھوا ھی جس کے عقب میں پہاڑ اور بیل بوٗٹے ھیں -

پُشت - بالائي شہتیر

درمیاني حصہ میں تین ستوپے ھیں جنکے پہلو میں ایک ایک درخت ھی - درختوں کے سامنے تخت بچھے ھوئے ھیں اور انساني اور ملکوتي ھستیاں اُنکي پرستش کر رھي ھیں - ان درختوں اور ستوپوں سے گوتم اور اُس سے

(۱) کیچک - कीचक

(۲) "Spouting forth all summer." - انگلستان میں موسم گرما میں بہار آتي ھی -

رامگرام واقع نیپال ترائی کے ستوپے میں بدھ کے
جو "آثار" مدفون تھے ' وہ اشوک کے ھاتھ نہ آئے کیونکہ
اس ستوپے کے جان نثار محافظین نے ' جو ناگا قوم سے
تھے ' اشوک کی سخت مخالفت کی -

دیکھیئے ' شہتیر کے وسط میں ایک ستوپے کی
تصویر ھی جسکے گنبد پر ایک کتبہ بھی کندہ ھی -
(کتبے میں لکھا ھی کہ یہ شہتیر بودھ مذھب کے
مبلغ آیاچور کے شاگرد بالا مترا نے بنوایا تھا) -
ستوپے کے اوپر ملکوتی شکلیں ھاتھوں میں ھار لئے ہوئے
نظر آتی ھیں - دائیں جانب شہنشاہ اشوک ھاتھیوں '
سواروں ' اور پیادوں ' کے جلوس کے ساتھ ایک گاڑی
میں سوار آرھا ھی - بائیں جانب ناگا قوم کے مرد و زن '
جنکی علم شکل و صورت انسانوں کی سی ھی مگر
سر کے اوپر سانپوں کے پھن بنے ہوئے ھیں ' ستوپے کی
پوجا کر رہے ھیں اور چڑھاوے لا رہے ھیں یا ایک تالاب
سے ' جس میں کنول کے پھول لگے ہوئے ھیں ' نکل نکل
کر آرہے ھیں - شہتیر کے بائیں سرے پر کنولوں والے
تالاب میں ایک ھاتھی نظر آتا ھی جسکی گردن پر
مہاوت اور پیٹھ پر دو عورتیں سوار ھیں اور ایک تیسری

ترجمہ — "راجن سری ساکرنی کے سنگتراشون کے اُستاد یا سردار آنند بن واستھی کا عطیہ" (۱)

شہتیر کے دونون سرون پر ایک ایک گھوڑا بنا ہوا ہی جسکے ساتھ خدمتگار اور اوپر چتر شاہي ہی - گھوڑا شہر کے دروازے سے نکلتا ہوا دکھایا گیا ہی - ممکن ہی کہ یہ گھوڑا گوتم کا گھوڑا کنتھک ہو اور یہ منظر اُسوقت کا ہو جبکہ گوتم نے ترک دنیا کے ارادے سے کپل وستو کو خیرباد کہا تھا *

درمیانی شہتیر - چھہ دنتا جاتک

یہ قصہ اس طرح بیان کیا جاتا ہی کہ ایک دفعہ بودھي ستوا ہاتھی کي صورت مین پیدا ہوا - وہ ہاتھیون کے ایک گلے کا راجہ تھا اور کوہ ہمالہ کے دامن مین جھیل چھدنتا کے قریب ایک برگد کے درخت کے نیچے رہا کرتا ، علم ہاتھیون کے دو بڑے دانتون کي بجاے اُسکے چھہ دانت تھے (۲) اور قد و قامت مین بھي اور ہاتھیون سے

---

(۱) اس کتبہ مین (سہ) حرف اضافت ہی (مترجم) -

(۲) قصہ کي ایک دوسري روایت کے مطابق بودھي ستوا کے دانتون سے چھہ رنگ کي شعاعین نکلتي تھین -

پیشتر کے چهه بدهه مراد هین (۱) - تین بدهون کو ستوپون سے اور چار کو ان درختون سے تعبیر کیا گیا هی جنکے نیچے انهین معرفت حاصل هوئي تهي - دائین سرے پر پیپل کا درخت هي جو گوتم بدهه کا نشان هی اور اسکے بعد برگد هی جو کسپ بدهه کي علامت هی - باقي درختون کي شناخت ابهي ٹهیك طور سے نهین هوئي - درمیاني ستوپے کے گنبد پر حسب ذیل کتبه (براهمي رسم خط مین) تحریر هی :—

سطر ۱ — رانو سري سات کني سه

سطر ۲ — آویسني سه واسِٹهي پُت سه

سطر ۳ — آننده سه دانم

१—राजो सिरि सातकणि स

२—आवे सणि स वासिठो पुत स

३—आनन्द स दानम्

---

(۱) گوتم سے پیشتر کے چهه بدهه حسب ذیل هین :—

وپسي ، سِکهي ، وِسبهو ، ککو سندهه ، کونا گمن ، اور کسپ

विपोश, शिखि, वैश्वभू, ककुसन्ध, कोनागमन और कश्यप

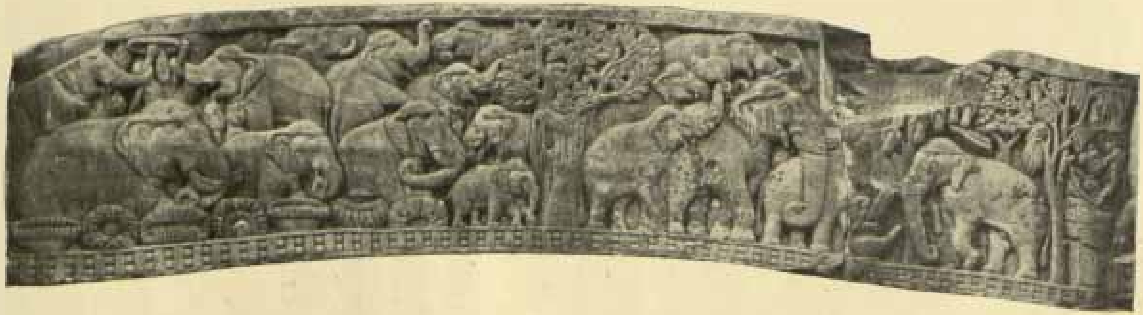

a. SOUTH GATEWAY: BACK: MIDDLE ARCHITRAVE. THE CHHADDANTA JATAKA.

b. SOUTH GATEWAY: BACK: LOWEST ARCHITRAVE. THE "WAR OF THE RELICS".

بہت بڑا تھا - چلا سبھدا اور مہا سبھدا نامي اسکي دو بیویان تھین - چلا سبھدا کو دوسري سے حسد ہوا اور اُس نے دعا کي کہ " مین جب دوبارہ پیدا ہون تو ایسا ہو کہ راجہ بنارس کي راني بنون تاکہ اپنے موجودہ شوہر سے انتقام لے سکون " - اُسکي دعا منظور ہوگئي اور وہ دوسرے جنم مین بنارس کے راجہ کي بڑي راني بن گئي - تب اُسنے اپني سلطنت کے تمام شکاریون کو بلوایا اور اونمین سے ایک شکاري سونترا نامي کو منتخب کرکے اُسکو چھہ دانت والے ہاتھي کے مارنے کے لئے جھیل چھدنتا کي طرف روانہ کیا -

دیکھیئے ' اس مرقع مین بائین جانب بودھي ستوا کنول کے پھولون سے کھیل رہا ہی ' ایک ہاتھي اُسکے سر پر چھتر لگائے کھڑا ہی اور دوسرا چوري ہلا رہا ہی جس سے اُسکے شاہي رتبے کا اظہار ہوتا ہی - دائین جانب بھي تصویرین دوبارہ بنائي گئي ہین - یہان بودھي ستوا مع چند اور ہاتھیون کے درختون کے سایے مین ٹہل رہا ہی ' اور سونترا چٹانون کي آڑ مین چھپا ہوا تیر کمان طیار کر رہا ہی (Plate V, a) •

نیچے کا شہتیر - " آثار " یا " تبرکات " کی جنگ

یہ جنگ سات دیگر قبیلوں نے شہر کوسی نارا کے ملاؤں کے خلاف بدھ کے تبرکات پر قبضہ کرنے کے لئے کی تھی - شہتیر کے وسطی حصے میں شہر کوسی نارا کا محاصرہ دکھایا گیا ھی - دائیں اور بائیں جانب (اوپر کے حصے میں) فتحمند سردار ' جو ھاتھیوں پر یا گاڑیوں میں سوار ھیں ' " تبرکات " کو ھاتھیوں کے سروں پر رکھے ھوے اپنے اپنے علاقے میں لے جارھے ھیں (۱) - قصے کا سلسلہ شہتیر کے سروں تک چلا گیا ھی اور درمیانی ابھرواں مربعوں پر جو ھاتھی بنے ھوے ھیں وہ بھی صریحاً اسی قصے سے تعلق رکھتے ھیں (Plate V,b) *

بائیں جانب کا ستون - سامنے کا رخ -

بائیں جانب کا ستون

بالائی لوح :— جمشیدی وضع کا ایک ستون ' پایہ‌دار کرسی پر قائم ھی - ستون کے اوپر بتیس ڈنڈوں

(۱) اس لڑائی کے بعد " تبرکات " کو دفن کرنیکے لئے ' راجگیر ' ویشالی ' کپل وستو ' رامگرام ' الاّ کپا ' وتھا دویپ ' پاوا ' اور کوسی نارا میں سترپے بنائے گئے -

تھي (۱) - درخت کي عظمت کا اظہار چھتریوں اور ھاروں سے کیا گیا ھی اور مندر کے اندر ایک چوکي رکھي ھی جس پر تین ترشول بنے ھوئے ھیں -

اندروني رخ - لوح زیریں :— بودھي ستوا (۲) کے بالوں کي پرستش - تریستر اشا یعني تینتیس دیوتاؤں کي بہشت میں '

---

(۱) اس مندر کے اوپر چھت نہ تھي - مقابلہ کرو آتھینا دیبي کے زیتون کے درخت سے جو قلعہ ایتھنز (یونان) میں مندر آرک‌تھیں کے اندر ھی -

(۲) بودھي ستوا کے لفظي معني ایسي ھستي کے ھیں جس کا فطري میلان اور مقصد حصول معرفت ھو - گوتم اپنے تمام پہلے جنموں میں نیز اپني تاریخي زندگي میں بھي حصول معرفت سے قبل تک بودھي ستوا تھا - اس جگہ اور اور جہاں کہیں اس کتاب میں بودھي ستوا کا ذکر آیا ھی اس سے گوتم ھي مراد ھی مگر بودھ مذھب کے شمالي یا مہایاني فریق کے عقاید کے مطابق گوتم کے علاوہ اور بھي بے شمار انساني اور ملکوتي بودھي ستوا گذرے ھیں جن میں سے مشہور یہ ھیں :— اوالوکي تیشورا ' منجوشري ' مارییچي ' سمنت بھدر ' وجراپاني اور میتریا ' - انمیں میتریا دنیا کا آخري بدھ سمجھا جاتا ھی اور ابھي ظاھر نہیں ھوا ھی -

کا پہیا ہی جسکے محیط پر بتیس ہی ترشول بنے ہوئے ہین - پہیے سے دھرم چکر مراد ہی جو بدھہ کے پہلے وعظ کا نشان ہی - پہیے کے دونون طرف آسمانی ہستیان ہاتھون مین ہار لئے کھڑي ہین - نیچے کي جانب جاتریون کے چار گروہ ہین اور آنکے نیچے چند ہرن ہین - ہرنون کي تصویر ذہن کو مرغزار آہو کي طرف منتقل کرتي ہی جہان بدھہ نے اپنا پہلا وعظ کہا تہا - پرستش کرنے والون کے ہر گروہ مین ایک راجہ اور چند عورتین ہین - یہ غالباً راجہ اشوک اور آسکي رانیان ہین جو مرغزار آہو کي زیارت کرنے آئي ہین -

سامنے کا رخ - دوسري لوح - شہنشاہ اشوک اپنے حشم و خدم کے ساتھ گاڑي مین بیٹھا ہوا آرہا ہی -

اندروني رخ - لوح اول و دوم :-

وکار کي پہلي لوح کے جواب مین جو لوح ستون کے اندروني رخ پر ہی آسمین ہم دوبارہ راجہ اشوک کو مع دونون رانیون کے بودھ گیا کے مندر کے قریب دیکھتے ہین جو اوپر والي لوح مین بنا ہوا ہی - اس مندر کو خود راجہ اشوک نے اُس مقدس پیپل کے گرد تعمیر کروایا تہا جسکے نیچے گوتم بدھہ کو معرفت حاصل ہوئي

اور تصاویر کی دلکش ساخت اور ترتیب نے عجب مکانی کیفیت پیدا کردی ہے - ان خوبیوں سے ہم خود سمجھ سکتے ہیں (جیسا کہ اس لوح کے کتبے (۱) سے بھی ظاہر ہے) کہ یہ تصاویر بھیلسہ کے ہاتھی دانت کا کام کرنے والوں کی بنائی ہوئی ہیں -

پُشت :— پشت کی جانب صرف ایک لوح ہے - اس میں بائیں طرف ایک شخص شاہانہ انداز سے' اپنے ہاتھ میں ایک عورت کا ہاتھ لئے ہوئے' شامیانے کے نیچے بیٹھا ہے - وسط میں ایک اور عورت ایک پست چوکی پر بیٹھی ہے - دائیں طرف دو شخص کھڑے ہیں اور انکے پیچھے ایک بچہ ہے جسکے ہاتھ میں شاید گلدستہ (؟) ہے - عقب میں ایک کیلے کا پیڑ ہے اور اوپر چیتیا مندر کی کھڑکی ہے جسکے دونوں طرف ایک ایک چھتری ہے - اس تصویر کا مطلب ٹھیک طور سے معلوم نہیں ہوا -

---

شمالی پھاٹک

روکار - بالائی شہتیر - آخری سات بدھ :— سنگی اس شہتیر کے روکار پر پانچ ستوپے اور دو درخت بنے ہوئے

---

(۱) ودیشا کے ہی دنتاکارے ہی روپ کم کتم -
वेदिसकेहि दंतकारेहि रुपकंमं कतं

جہان راجہ اندر کي حکومت هی ' بہت سے دیوتا جمع هین - راجہ اندر کو اس بات پر بہت ناز تہا کہ اُسکے پاس بودهي ستوا کے سر کے بال هین اور وہ اُن کي پرستش کیا کرتا - بودہ مذهب کي کتابون مین یہ قصہ اسطرح مذکور هی کہ راهبانہ زندگي اختیار کرنے سے پہلے گوتم نے اپنا شاهانہ لباس فقیرانہ کپڑون سے تبدیل کیا اور اپنے لمبے لمبے بال تلوار سے کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر کی جانب هوا مین پہینک دئے - دیوتاؤن نے ان بالون کو فوراً لپک لیا اور تریسترنشا (یعني ۳۳ دیوتاؤن کے) بہشت مین لے گئے - اور اُنکي پرستش کرنے لگے (دیکھو پلیٹ ۶ شکل ۱ — Plate VI,a) -

سامنے کا رخ - لوح زیرین :—

مذکورہ بالا لوح کے پہلو مین (سامنے کے رخ کي لوح پر) هم دیکھتے هین کہ بہت سے دیوتا پاپیادہ یا گھوڑون اور هاتھیون پر سوار جلد جلد بودهي ستوا کے بالون کي پرستش کرنے جارہے هین - هاتھیون پر غالباً راجہ اندر اور اُسکي دونون رانیان سوار هین -

اندروني یعني ۳۳ دیوتاؤن کے بہشت والي لوح کي منبت کاري مین بے حد نزاکت پائي جاتی هی

دامن عصمت کو آلودہ کرنے کے لئے بہشت سے اَلَمبُوسا نامي ایک پري بھیجی گئي جو اپنے مقصد میں کامیاب هوئي - تین سال تک رِشي کے ساتھ رهنے کے بعد اس پري نے ایک سنگا کو حقیقت حال سے آگاہ کیا مگر رِشي نے اُسکي خطا معاف کردي اور وہ بہشت کو واپس چلي گئي -

دیکھئے ' تصویر میں دائیں طرف نوزائیدہ بچہ ' جسکي پیشاني پر ایک سینگ هی - ' کنول کے پھول میں سے نکل رها هی جو کراماتي پیدائش کي علامت هی - بچے کے پیچھے اُسکي ماں (یعني هرني) کھڑي هی - اور لوح کے وسط میں یہي لڑکا ' جواب جوان هوگیا هی ' اپنے مقدس باپ کے نصایح سُن رها هی - اُسکو نصیحت کي جارهي هی کہ حسین عورتوں کے مکر سے هوشیار رهے -

زیرین شہتیر - درمیاني حصہ - وِسَنتَرا جاتک :—

بیان کیا جاتا هی کہ بُدّھہ هونے سے پہلے ' اپني سابقہ زندگی میں ' بودھي ستوا نے راجۂ بنارس کے هاں شہزادۂ وِسَنتَرا کی شکل میں جنم لیا اور ایثار و سخاوت

هین جو آخري سات بدهون کي علامت هین هر درخت
کے سامنے تخت هی - جاتري مرد اور عورتین ان تختون
کے گرد کهڑي هین اور اوپر گندهرب اڑ رهے هین -

درمیاني شهتیر :— اس شهتیر پر بهي سات درخت
اور آنکے سامنے سات تخت بنے هوئے هین جنکے دونون
طرف یاتري اور اوپر ملکوتي هستیان هین - بالائي شهتیر
کے ستونون اور درختون کي طرح یه بهي سات بدهون
کے قائم مقام هین -

زیرین شهتیر :— دایان سرا - اَلمبوسا جاتک :—

اس جنم مین بودهي ستوا تارک‌الدنیا هوکر جنگل
مین ریاضت کیا کرتا تها - اس حالت مین ایک هرني
اُسپر عاشق هوگئي اور اُس هرني کے بطن سے ایک لڑکا
پیدا هوا جس نے اپني مان سے ایک سینگ ورثے مین
پایا - لڑکے کا نام اِسي سِنگا (رشي سِرِنگا) یا
ایک سنگا رکها گیا - بمرور ایام یه لڑکا بهي اپنے باپ
کي طرح ایسا بزرگ رشي بنا که اُسکي ریاضتون کي
وجه سے دیوتاؤن کے راجه شکرا کو بهي اپنے منصب
کے چهن جانے کا خطره لاحق هوا - چنانچه اُسکے

بچوں سمیت پا پیادہ سفر کرتا نظر آتا ھی - جب راجکماں چیتا کو بودھی ستوا کا حال معلوم ہوتا ھی تو وہ آکر اُس سے درخواست کرتے ھیں کہ اُن کے ملک میں رہے اور اُنپر حکومت کرے لیکن وسنترا انکار کرتا ھی - لوح کے حصہ زیریں میں جو شکلیں (مردوں اور عورتوں کی) بنی ہوئی ھیں اور جن کے ہاتھ التجا کے انداز میں اوپر کو اٹھے ہوئے ھیں وہ انہیں چیتا شہزادوں کی تصویریں ھیں - ان سے ذرا اوپر بودھی ستوا مع اپنے اہل و عیال کے شہر سے باھر ایک جھونپڑی میں نظر آتا ھی جو راجکماں چیتا نے اُسکے رہنے کے لئے بنوائی ھی -

(ج) یہاں سے یہ قصہ شہتیر کی پشت پر چلا گیا ھی - دائیں سرے پر وسنترا جو ' اہل و عیال سمیت کوہ وانکا کی طرف جارہا ھی ' ایک لق و دق جنگل میں نظر آتا ھی -

مین کمال حاصل کیا - رفته رفته آسنے اپني تمام دولت ' اپنا سفید هاتهي ' اپني گاڑي اور گهوڑے ' اپني اولاد اور آخرکار اپني بیوي کو بهي خیرات مین دے ڈالا - اس نقش مین یه قصه نهایت تفصیل کے ساتھ دکهایا گیا هی اور ایک مسلّم شهتیر پر کنده هونے کي تنها مثال هی - قصه شهتیر کے روکار پر وسطي حصے کے دائین پهلو سے شروع هوتا هی اور کئي حصون مین منقسم هی :—

(الف) حصه اول مین شهزاده اپنا سفید هاتهي خیرات دینے کي پاداش مین جلا وطن کیا جاتا هی اور شهر پناه کے باهر اپنے شاهي والدین سے رخصت هو رها هی - اس کے بعد وه اپنے بال بچون سمیت ایک گاڑي مین بیٹها هوا نظر آتا هی جسکو چار سندهي گهوڑے کهینچ رهے هین - ذرا آگے چل کر هم دیکهتے هین که آسنے گاڑي اور گهوڑے بهي ایک برهمن کو دیدئے هین -

(ب) قصے کا دوسرا حصه شهتیر کے بائین سرے پر هی - یهان شهزاده اپني بیوي اور

تصویر بچوں کے دئے جانیسے قبل بنانی چاهئے تھي) - شہزادے کے ایثار کا آخري نظارہ لوح کے بالئین حصے میں دکھایا گیا هی جہاں وہ اپني بیوي بھي بطور خیرات دیتا نظر آتا هی - لیکن بھلا هو راجہ اندر کا جسکے توسط سے رسندترا کے بیوي بچے پھر اسکو واپس دلوادئے جاتے هیں (حُسن اتفاق سے جوجک بچوں کو لے کر انکے دادا کے محل کے پاس جانکلا تھا) - شہزادے کا اپنے بال بچوں سے ملنے کا منظر وسطي لوح کے بالئین سرے پر، بالائي گوشے میں، دکھایا گیا هی -

(٥) اور بچوں کا اپنے دادا کے محل میں پہنچنے کا واقعہ شہتیر کے بالئین سرے پر بتایا گیا هی -

پُشت - درمیاني شہتیر - وسطي حصہ - بدھہ کو بھکانے کي کوشش :—

لوح کے بالئین سرے پر بودھ گیا کا پیپل کا درخت هی جس کے اوپر چھتري اور جھنڈیاں بني هوئي

(د) کوہ رانکا پر پہنچکر شہزادہ ایک جھونپڑي
مین اقامت اختیار کرتا ھی - یہ جھونپڑي
دیوتاؤن کے بادشاہ شکرا نے اُسکے لئے
جلے سے طیار کروا رکھي تھي اور اسکے دروازے
کے سامنے کیلے کے درختون کي دو رویہ قطار
لگوا دي تھي - کچھ آگے چل کر لوح کے
وسط مین ' ہم دیکھتے ھین کہ شہزادہ اپنے
بچون کو بھي جُوجک نامي ایک برھمن
فقیر کو خیرات دے رہا ھی - اوپر کي
طرف تین دیوتا ' شیر ' چیتے ' اور شیر ببر
کا روپ بھر کر ' بچون کي والدہ مَدّي کو
جھونپڑي تک پہنچنے سے باز رکھتے ھین -
مَدّي کي بائین جانب ایک تیرانداز
(جسکو راجگان چیتا نے وسنترا کي حفاظت
کیلئے مقرر کیا تھا) جُوجک برھمن کو
تیر کا نشانہ بنانے کي دھمکي دے رہا ھی -
اور ذرا نیچے کي طرف جُوجک چھڑي
ھاتھ مین لئے بچون کو " ھانکے " لئے جارہا
ھی - (اصل قصے کي رُو سے تیرانداز کي

کے دائین نصف مین ' مارا کي شیطاني فوج پڑا باندھے کھڑي هی اور نوع انساني کے عیوب و جذبات اور بیم و هراس کو استعارۃً انساني شکلون مین پیش کر رهي هی - ان خیالي تصویرون کے خط و خال کي ساخت مین انتہا کا زور تخیل دکھایا گیا هی اور انهین اسدرجه مضحک بنایا هی که صناعان قندهار ' اسي طرز مین اس خوبي اور زور کي ایک چیز بهي پیدا نهین کرسکے -

بالائي شهتیر - چهدنتا جاتک :—

یه مرقع اُس تصویر سے بهت مشابه هی جو جنوبي پهاٹک کے درمیاني شهتیر (کي پشت) پر بني هوئي هی (دیکھو صفحات ۱۰۵ و ۱۰۶) مگر اسمین سونترا شکاري نهین دکھایا گیا - منبت کاري کے لحاظ سے یه تصویر جنوبي پهاٹک والي تصویر کي نسبت ادنیٰ درجے کي هی اور اُسکي بهدي سي نقل معلوم هوتي هی (۱) -

دایان ستون

دایان ستون - روکار - بالائي لوح :—

بدھه کا ۳۳ دیوتاؤن کي بهشت سے زمین پر اُترنا -

---

(۱) ان تصویرون کي اصطلاحي اور صنعتي خوبیون کے متعلق صفحات ۱۵۶ تا ۱۶۲ پر بحث کي گئي هی -

هین - درخت کے نیچے بدهه کا "الماس کا تخت" رکها هی (۱) جسپر وہ اُسوقت بیٹها هوا تها جب اُسنے (بودهه مذهب کے شیطان) مارا کي ترغیبات اور دهمکیون کے مقابلے مین ضبط اور استقلال سے کام لے کر بدهه یعني "عارف کامل" کا درجه حاصل کیا - انساني اور ملکوتي هستیان تخت کي پرستش کر رهي هین - بائین طرف غالباً سجاتا گوتم کے واسطے وہ کهانا لا رهي هی جو اُس نے حصول معرفت کے لئے اپنا آخري دهیان شروع کرنے سے پہلے تناول کیا تها - لوح کے درمیان مارا ایک تخت پر بیٹها هی اور اُسکے همراهي شیاطین اُسکے ارد گرد جمع هین - مارا کے قریب سے چند عورتین گوتم کے تخت کي طرف جا رهي هین - یه غالباً مارا کي بیٹیان هین جو اپنے ناز و غمزے دکها دکها کر گوتم کو اُسکے مقصد سے باز رکهنے کي کوشش کر رهي هین - دوسري طرف، یعني لوح

(۱) اسوقت بدهه چند منهي گهاس پر بیٹها تها - اس گهاس کے فرش کو تخت الماس غالباً اس لئے کہا جاتا هی که اس آزمائش کے موقع پر گوتم نے نهایت ثابت قدمي اور غایت درجے کے استقلال کا ثبوت دیا (مترجم) -

لوح دوم :— ایک راجہ گاڑي مین سوار ہوکر کسي شہر کے دروازے سے باہر نکل رہا ھی اور اُسکے آگے آگے ایک کوتل گھوڑا ھی -

یہ منظر مشرقي پھاٹک کي اُس تصویر سے بہت مشابہ ھی جسمین کپل وست سے بدھہ کي روانگي کا نظارہ دکھایا گیا ھی - فرق صرف اسقدر ھی کہ اُس تصویر مین گاڑي نہین بنائي گئي اور اِس مرقع مین گھوڑے پر چھتر نہین دکھایا گیا جس سے بدھہ کي موجودگي کا اظہار ھوتا - برخلاف اس کے ھم دیکھتے ھین کہ ایک شخص پاني کا کوزہ یا بدھنا(۱) ھاتھ مین لئے گھوڑے کے قریب کھڑا ھی جس سے ظاھر ھوتا ھی کہ کوئي چیز کسی شخص کو بطور عطیہ دي جارھي ھی - غالباً یہ اُسوقت کي تصویر ھی جب راجہ شُدھودن اپنے لختِ جگر گوتم بدھہ سے ملنے کے لئے کپل وست سے روانہ ھوتا ھی اور ملاقات کے بعد اُسکو ایک باغ عطا کرتا ھی -

لوح سوم - کپل وست والي کرامت کا منظر :—

اس لوح کا مطلب پوري طرح ذھن نشین کرنیکے لئے

(۱) سنسکرت بھرنگر- भृंगार

اس بهشت مين بدهه کی والده مایا نے دوباره جنم لیا تها اور بدهه آنکو اپنے دین کي تلقین کرنے کے لئے وهان گیا تها - کهتے هين که بهشت سے زمین پر اترنے کا یه واقعه صوبجات متحده کے قصبه سنکسیه یا سنکیسه (۱) مین وقوع پذیر هوا تها -

دیکهئے ، لوح کے وسط مین وه کراماتي زینه بنا هوا هی جسکے ذریعے سے بدهه ، اندر اور برهما کو ساته لئے هوئے ، بهشت سے زمین پر آیا - زینے کے اوپر والے سرے کے قریب بدهه کا درخت اور تخت مین جلکے دونون طرف چند دیوتا پرستش کي وضع مین هاته باندهے کهڑے هين - جون جون بدهه نیچے اترتا هی اور اور دیوتا اس کي خدمت مین حاضر هوتے جاتے هین - انمین جو دیوتا چوري اور کنول کا پهول هاته مین لئے زینے کے دائین جانب کهڑا هی وه غالباً برهما هي - زینے کے نیچے کے سرے پر تخت اور درخت دوباره بنائے گئے هین اور آنکے دونون طرف تین تین پرستش کرنے والے کهڑے هین - ان سے اس امر کا اظهار مقصود هی که بدهه زمین پر واپس آگیا -

(۱) ضلع فرخ آباد (مترجم) -

درخت(۱) اس واقعہ کي طرف اشارہ کرتا هی کہ راجہ شدھودن نے اپنے بیٹے کي واپسي پر اُسکو ایک باغ بطور انعام دیا تھا جس مین بڑے بہت سے درخت لگے ہوئے تھے - اس طرح یہ درخت مذکورہ بالا کرامت کا محل وقوع بتلاتا هی - مقابل والي تصویر مین جو سامنے کے رخ پر هی ، غالباً بدّھہ کو اسي باغ کے اندر اپنے مریدون اور معتقدون کے حلقے مین بیٹھا ہوا دکھایا هی -

اندروني رخ - بالائي لوح :— اس تصویر مین غالباً کسي ستوپے کے موسوم کرنیکي رسم کا منظر دکھایا گیا هی اور یہ بھي بعید از قیاس نہین کہ اس سے بدّھہ کي وفات کے واقعہ کا اظہار مقصود هو -

دیکھئے اس تقریب کے جشن مین بہت سے اشخاص رقص و سرود مین مصروف هین - انمین سے بعض گرم لباس مین ملبوس اور اونچے اونچے جوتے یا بُوٹ پہنے ہوئے هین جس سے ظاهر هوتا هی کہ یہ کسي سرد ملک کے رهنے والے هین - ان لوگون کے خط و خال اور انکے حقیقت نما چہرے بالخصوص دیکھنے کے قابل هین -

(۱) اسکو سنسکرت مین نیگرودھہ (न्यग्रोध) کہتے هین -

برابر والي لوح کا معاينه بهي ضروري هی جو اسي ستون کے اندروني رخ پر کنده هی - واقعه يه هی که جب بدهه حصول معرفت کے بعد اپنے وطن مالوف کپل وست کو لوٹا اور اُسکا باپ راجه شُدهودَن اپنے حشم و خدم کو لے کر اُسکے استقبال کے لئے شہر سے باهر گيا تو (دونون کے روبرو هونيکے وقت) يه سوال پيدا هوا که آيا باپ بيٹے کو پہلے سلام کرے يا بيٹا باپ کو - باپ تو صاحب تاج و تخت هونے کي وجه سے بلند مرتبه تها ' اور بيٹے کو يه شرف تها که وه بدّهه يعني "عارف کامل" کا رتبه حاصل کرچکا تها بدهه نے اس سوال کو ايک کرامت دکها کر حل کرديا يعني وه هوا مين معلّق هوکر چلنے لگا -

ديکهئے ' اندر والي لوح مين برگد کا درخت اور اُسکے سامنے تخت بنا هوا هی جو بدّهه کي علامت هی - درخت کے اوپر جو چيز هوا مين معلّق دکهائي هی وه وه چبوتره (چَنکرَم - चङ्क्रम) هی جسپر بدّهه چہل قدمي کيا کرتا - يہان اس چبوترے سے يه ظاهر کرنا مقصود هی که بدهه هوا مين چل رها هی - چبوترے کے اوپر چند گندهرب هاتهون مين هار لئے اُڑ رهے هين - برگد کا

a. SOUTH GATEWAY: LEFT PILLAR: INNER FACE. WORSHIP OF THE HAIR OF BODHISATTVA.

b. NORTH GATEWAY: RIGHT PILLAR: INNER FACE. THE OFFERING OF THE MONKEY.

c. EAST GATEWAY: LEFT PILLAR: FRONT FACE. THE MIRACLE OF BUDDHA WALKING ON THE WATERS.

d. WEST GATEWAY: RIGHT PILLAR: FRONT FACE. THE MAHAKAPI JATAKA.

لوح دوم :— بندر کا بدهه کي خدمت مین شهد کا پیاله پیش کرنا -

اس لوح مین بدهه کو پیپل اور تخت سے ظاهر کیا هی جنکے گرد بهت سے معتقد پرستش کي وضع مین کهڑے هین (دیکهو تصویر پلیٹ ۲ - ب - Plate VI, b) بندر کي تصویر دو مرتبه بنالي گئي هی ' پہلے شهد کا پیاله هاته مین لئے هوئے اور پهر خالي هاته جبکه وه نذر پیش کرچکا هی - قندهاري تصاویر مین بهی اس واقعه کو قریب قریب اسي طرح دکهایا گیا هی (۱) -

لوح سوم - اس نقش کي تشریح صفحات ۱۲۱ تا ۱۲۳ پر روکار کي تیسري لوح کے بیان مین هوچکي هی -

پشت - پشت کي جانب صرف ایک هي لوح هی - اسکے وسط مین بدهه کا تخت اور درخت هی اور کچه یاتري نذرانے لا رهے هین - اس تصویر کے واقعه کي شناخت نهین هوسکي -

---

(۱) اس قصے کا محل وقوع عموماً ویشا لي خیال کیا جاتا هی مگر بعض مصنفین نے متهرا اور بعض نے شراوستي بهی لکها هی (دیکهو موسیو فوشے کي تالیف " لارٹ گریکو بدهیک " صفحه ۵۱۲)

بایان ستون - روکار — اس رخ کي اکثر تصویرین شہر شراوستي سے تعلق رکھتي ھین - بایان ستون

بالائي لوح :— وسط مین آم کا درخت ھی جسکے سامنے بدّھہ کا تخت رکھا ھوا ھی - بدھہ کے گرد اُسکے مریدون یا چیلون کا حلقہ ھی جنمین سے کچھ تو درخت پر لٹکانے کے لئے ھار لا رھے ھین اور کچھ پرستش کے انداز مین ھاتھ باندھے کھڑے ھین - بودھہ مذھب کي جو کتابین پالي زبان مین لکھي ھوئي ھین اُنکے مطابق شراوستي کي وہ مشہور کرامت جبکہ بدّھہ ھوا پر چلا ، اُسکے پاؤن سے آگ کے شعلے نکلے اور سر سے پاني کي ندیان بہنے لگین ، آم کے ھي ایک درخت کے نیچے دکھائي گئي تھي ، لیکن مرقع مین اس کرامت کي کوئي خاص علامت نظر نہین آتی -

لوح دوم :— شراوستي کا جیتاون باغ -

اس باغ مین بدھہ کي سکونت کے تین مکان ، گندھہ کٹي ، کشمبہہ کٹي اور کروري کٹي ، دکھائے گئے ھین جو بدھہ کو نہایت مرغوب تھے - ھر مکان کے سامنے

ممکن ھی کہ یہ راجہ اِندر کي بہشت نندن ھو جسکي تصویر ستوپہ نمبر ۳ کے پھاٹک پر بھي دکھائي گئی ھی - اِس بہشت میں عیش و عشرت کي چہل پہل اور نفساني خواھشات کي گرم بازاري ھی -

اندروني رخ - اِس رخ پر جو ابھرواں تصویریں بني ھوئي ھیں وہ سب شہر راجگیر سے تعلق رکھتي ھیں -

بالائي لوح :— راجگیر کے قریب غار اِندر شال میں اندر دیوتا کا بدھہ کي زیارت کو آنا :—

لوح کے بالائي حصے میں ایک مصنوعي غار ھی جس کا روکار بودھ مذھب کي اُن قدیم عبادتگاھوں کے روکارے مشابہ ھی جو مغربي اور وسطی ھند کے پہاڑوں میں تراشي ھوئي ھیں - غار کے دروازے کے سامنے ایک تخت بدھہ کي موجودگي کا اظہار کر رھا ھی - اوپر چٹانوں میں چند درندے جانور نظر آتے ھیں ' اُنسے یہ ظاھر کرنا مقصود ھی کہ یہ غار کسي وحشت خیز جنگل میں واقع ھی - ذرا نیچے راجہ اِندر اور اُسکے رفقاء پرستش کي وضع میں کھڑے ھیں لیکن یہ تمیز کرنا

بدّهه کا تخت بنا هوا هی - یه باغ آنانه پِنڈِک نامي ایک ساهوکار نے آتني هي اشرفیون کے عوض خرید کر بدّهه کي خدمت مین پیش کیا تها جتني که باغ کي سطح زمین کو ڈهانپ سکي تهین - یهي وجه هی که لوح کے حصه زیرین پر قدیم هندي سکّے (کار شاپن - काषापण) بچهے هوئے دکهائے هین - اس واقعه کي ایک تصویر بهرهوت (واقعه ریاست ناگود - وسط هند) مین بهي بني هوئي هی جس مین سکون کي جزئیات زیاده واضح هین -

لوح سوم :— اس لوح مین جو طویل اور کشاده منڈپ بنا هوا هی وه شراوستي کے اُس منڈپ (मण्डप) کو یاد دلاتا هی جسکي تصویر بهرهوت کي ایک لوح مین دکهائي گئي هی -

لوح چهارم :— ایک شاهي جلوس کا دروازه شهر سے نکلنا - یه غالبا راجه پُرسنجیت والئي کوشله هی جو بُدّهه کا استقبال کرنیکے لئے شراوستي سے باهر آ رها هی -

لوح پنجم :— یه تصویر پهاٹکون کي چند اور تصویرون سے بهت مشابه هی لیکن اسکا مطلب واضح نهین هوتا -

مشرقي پھاٹک

سنگي شہتير

روکار – بالائي شہتير - آخري سات بدّھ :—

اس لوح مين پہلے اور آخري بدّھ کو آنکے اشجار معرفت کے سامنے تخت بناکر اور باقي پانچ کو ستوپون کے ذریعے ' جنمين آنکے " آثار " دفن کئے گئے تھے ' ظاھر کیا ھی - ستوپون اور درختون کے گرد حسب معمول انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کھڑے ھین -

درمیاني شہتير :— کپل وست سے بدّھ کي روانگي (بہ عزم ترک دُنیا) :—

دیکھئے ' (پلیٹ ۷ ' الف - Plate, VII, a) ' لوح کے بائين حصے مين کپل وست کا شہر ھی جسکے گرد نصیل اور خندق بني ھوئي ھی - بدّھ کا گھوڑا کنتھک شہر کے دروازے سے باھر آرھا ھی ' اُس کے سمون کو چند دیوتا ھتھیلیون پر سنبھالے ھوئے ھین ' چنذک سائیس کے ھاتھ مین چھتر ھی جس سے اُسکے آقا کي موجودگي کا اظہار ھوتا ھی ' اور بہت سے دیوتا بدّھ کي خدمت کے لئے اُسکے ھمراہ ھین - اس مجموعہ تصاویر کو متواتر چار دفعہ بناکر اور دائین جانب جاتا ھوا

ناممکن هی که ان میں خود راجه اِندر کونسا هی اور اُس کا گویا پنچاشکهه ' جو اس موقعه پر اسکے همراه تها ' کونسا هی -

لوح دوم :— ایک بادشاه کا اپنے جلوس سمیت دروازه شہر سے باهر آنا - چونکه ستون کے اس رخ کي تصویرین راجگیر کے ساتھ بالخصوص تعلق رکھتي هیں اس لئے اغلب یه هی که یه بادشاه یا تو بمبي سارا هی یا آجات شترو جو بدهه سے ملنے کے لئے کوہ گدهه کوٹ پر جا رها هی اور شہر راجگیر هی -

لوح سوم :— بانس باري (وِینُو بَن - वेणुवन)

واقع راجگیر :— لوح کے وسط میں بدهه کا تخت هی جس کے گرد اُسکے معتقد دست بسته کهڑے هیں - اس مقام کي تعیین بانس کے درختوں سے هوتي هی جو لوح کے دونوں طرف بنے هوئے هیں -

پشت — بدهه کي وفات یا نروان :— اس واقعه کا اظہار ایک ستوپه بناکر کیا گیا هی جسکے گرد پرستش کرنے والے جمع هیں -

ہی جسکو بودھی ستوا نے بعد ازاں اپنا مسلک بنایا -
ناظرین کو معلوم ہوگا کہ سدھارتھ نے اپنا پہلا دھیان
جامن کے درخت کے نیچے کیا تھا جس کا سایہ '
جبتک کہ بودھی ستوا اُسکے نیچے بیٹھا رہا ' مطلقاً نہ
کھسکا تھا - (دیکھو پلیٹ ۷ - الف - Plate VII, a)

زیرین شہتیر — اشوک کا بودھی درخت کی زیارت
کو آنا :—

وسط میں بودھ گیا کا پیپل اور مندر ہی ' بائیں
طرف بہت سے گوئیے اور جاتری ہاتھوں میں پانی کے
برتن لئے کھڑے ہیں اور داہنے جانب ایک شاہی جلوس
ہی جس میں ایک راجہ اور رانی ہاتھی سے اُتر کر
درخت کی پرستش کرتے نظر آتے ہیں (دیکھو پلیٹ
۷ ب - Plate VII, b) • یہ راجہ اشوک اور اُسکی
رانی تشیا رکھشیتا ہیں جو بودھی درخت کو پانی دینے
اور اُسکی قدیم سرسبزی اور خوبصورتی کو بحال کرنے
کی غرض سے آئے ہیں ' کیونکہ رانی نے حسد کے جوش
میں درخت پر جادو کردیا تھا - شہتیر کے سروں پر موروں
کے جوڑے بنے ہوئے ہیں - ممکن ہی کہ ' انسم اشوک

دکھاکر شہزادے کے سفر کا اظہار کیا گیا ہی- تراھے پر پہنچ کر بدھہ اپنا گھوڑا اور سائیس کپل وست کو واپس بھیجدیتا ہی(۱) اور بقیہ سفر پا پیادہ طے کرتا ہی اس پیدل سفر کو بدھہ کے متبرک نقش پا بناکر ظاہر کیا ہی جن کے اوپر ایک چھتر سایہ افگن ہی - وہ تین غمزدہ تصویرین جو نقش کے دائین سرے پر، زیرین گوشے مین، گھوڑے کے پیچھے بنی ہوئی ہین اُن یکشاؤن کی معلوم ہوتی ہین جو سدھارتھ کی روانگی پر افسوس کرتے ہوئے شہر سے اسکے ہمراہ آئے تہے (قندھاری تصاویر مین شہر کی دیبی کو بہی، جسکی طرز ساخت یونانی ہی، گوتم کی روانگی پر افسوس کرتے ہوئے دکھایا ہی) - لیکن ممکن ہی کہ یہ لوگ یکشا نہ ہون بلکہ وہ قاصد ہون جنکو راجہ شدھودن نے شہزادے کو واپس لانے کی غرض سے بھیجا تھا -

لوح کے بیچ مین سنگتراش نے جامن کا درخت بنایا ہی جسکی علت غائی بظاہر بودھی ستوا کے پہلے مراقبے یا دھیان کو یاد دلانا اور اس طریق کا اظہار کرنا

(۱) " ندان کتھا " کی رو سے گھوڑے نے اسی جگہ دم دیدیا تھا جہان گوتم نے اسکو چھوڑا تھا -

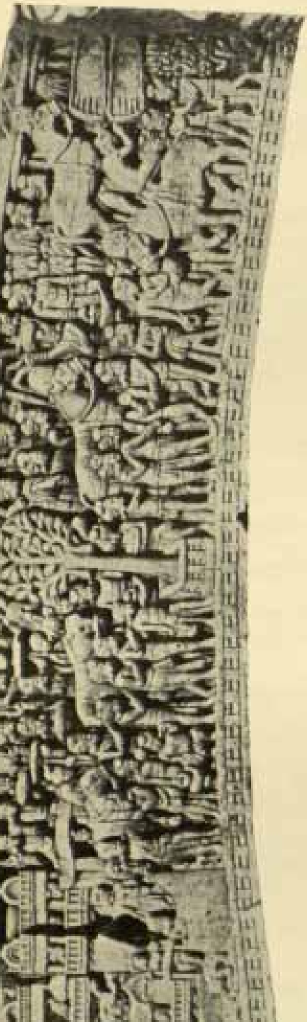

a. EAST GATEWAY: FRONT: MIDDLE ARCHITRAVE. THE DEPARTURE OF BUDDHA FROM KAPILAVASTU.

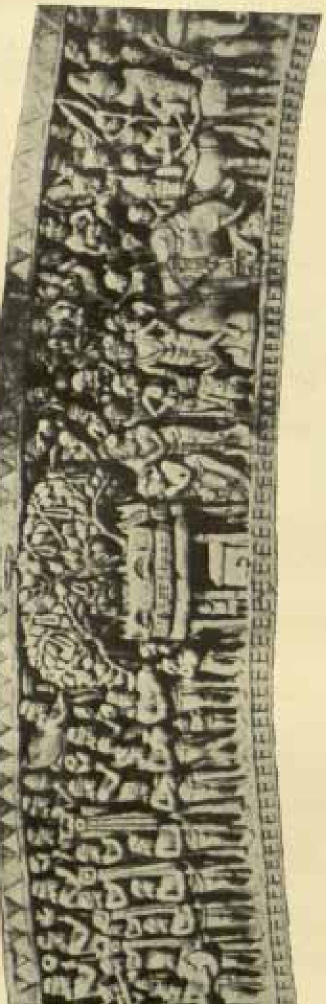

b. EAST GATEWAY: FRONT: LOWEST ARCHITRAVE. THE VISIT OF ASOKA AND HIS QUEEN TO THE BODHI TREE.

کي طرف اشارہ مقصود هو کیونکہ یہ خوبصورت پرند(۱) خاندان موریا کا خاص نشان تها -

پُشت :— بالائی شهتیر- آخري سات بدھ - ان کو حسب معمول چوکیوں اور اُن درختوں سے ظاهر کیا گیا هی جنکے نیچے اُنهیں معرفت حاصل هوئي تهي - انساني اور ملکوتي هستیاں درختوں کي پرستش کر رهي هیں -

درمیاني شهتیر- واقعہ حصول معرفت (سمبودهي - सम्बोधी) - شهتیر کے وسط میں بدھ کا تخت اور اُسکے پیچھے بودھ گیا کا پیپل هی جسکے نیچے بدھ کو معرفت حاصل هوئي تهي - چپ و راست ' اصلي اور خیالي حیوان و طیور اور ناگا قوم کے افراد هیں جن سے اس خیال کا اظہار مقصود هی کہ بدھ کي نئي (روحاني) بادشاهت هر قسم کي مخلوق پر جاري هی - ناگوں کي موجودگي مُچلندا کے افسانے کو یاد دلاتي هی جس نے واقعہ حصول معرفت کے بعد بدھ کے اوپر اپنے پھن کا سایہ

(۱) پالي زبان میں مور یعني طاؤس کو مور اور سنسکرت میں مَیُور (मयूर) کہتے هیں -

کرکے بارش سے اُسکی حفاظت کی تھی - مچلندا ایک جھیل کا محافظ (ناگ) دیوتا تھا جو شہر گیا کے قریب واقع تھی -

زیرین شہتیر :— وسط میں ایک ستوپہ ہے جسپر چڑھاوا چڑھانے کے لئے بہت سے ہاتھی پھولوں اور پھلوں کی پیشکش لا رہے ہیں - ممکن ہے کہ یہ ستوپہ رامگرام کا ستوپہ ہو اور اُس کے (ناگا) محافظ ، جنہوں نے اشوک کو بدھ کے آثار پر قبضہ کرنے سے باز رکھا تھا ، یہاں ہاتھیوں کی شکل میں دکھائے گئے ہوں (دیکھو صفحہ ۱۰۲)

دایاں ستون - روکار— دیوتاؤں کے چھ ادنیٰ بہشت(۱) جن میں نفسانی جذبات ابھی تک مغلوب نہیں ہوئے - نیچے سے شروع کرکے یہ بہشت حسب ذیل ہیں :— دائیں جانب کا ستون

۱ — لوکپال یا چتر مہاراجیکا(۲) یعنی چار

---

(۱) دیولوک (देवलोक یا) کامارچار

(۲) लोकपाल: चतुर महाराजिक

دوسرے اشخاص انکے لئے پیدا کرتے ھین
مارا (یعني شیطان) ان کا بادشاہ ھی -

مذکورہ بالا بہشتون کو ایک شش منزلہ محل کي ایک ایک منزل سے ظاھر کیا گیا ھی - ھر منزل کا رو کار ستونون کے ذریعہ تین حصون مین منقسم ھی جو یا تو نقش و نگار سے بالکل معرا ھین یا جمشیدي طرز کے خوبصورت تاجون سے آراستہ ھین - ھر لوح کے وسط مین ایک دیوتا بیٹھا ھی جس کا انداز نشست ھندي راجاؤن کے انداز سے مشابہ ھی - اسکے داہنے ھاتھ مین وجر (वज्र) اور بائین مین امرت (अमृत) کي صراحي ھی اور پیچھے خادمہ عورتین شاھي چھتر اور چوري لئے کھڑي ھین - دیوتا کي داہنی جانب ، کسي قدر پست چوکي پر ، اس کا نائب السلطنت (اُپراجہ - उपराज) بیٹھا ھی اور بائین طرف دربار کي ناچنے گانے والي عورتین مصروف رقص و سرود ھین - ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ یہي تصویرین سب بہشتون مین پائي جاتي ھین اور ان ھم شکل تصاویر کي بار بار تکرار سے اھل بودھ کي بہشتون کے سامان عیش و آسائش کي یکرنگي اور بے مزگي کا بہترین اندازہ ھوسکتا ھی -

عظیم‌الشان بادشاہوں کی بہشت جو چار
گوشۂ عالم کے مدارالمہام ہیں -

۲ — تریسترنشا(۱) یعنی تینتیس دیوتاؤں کی
بہشت جس کا صدر شکرا ہے

۳ — وہ بہشت جسپر موت کا دیوتا (یاما) حکمران
ہے اور جہاں دن اور رات کا تغیر نہیں
پایا جاتا -

۴ — تشیتا بہشت - تمام بودھی ستوا ' نوع انسانی
کے نجات دہندہ بنکر روئے زمین پر آنیسے
پہلے اسی بہشت میں پیدا ہوتے ہیں -
متیریا بودھی ستوا بھی آجکل اسی میں
اقامت گزین ہے -

۵ — نرمانرتیوں کی بہشت جو اپنے عیش و عشرت
کے سامان خود ہی پیدا کرلیتے ہیں -

۶ — پرنرمیت وشورتن دیوتاؤں کی بہشت - ان
دیوتاؤں کے عیش و عشرت اور تفریح طبع کے سامان

(۱) त्रयस्त्रिंश

لوح دوم :— اس لوح کے بالائی حصے میں بدھ کی والدہ " مایا کا خواب " یا " بودھی ستوا کے حمل میں آنے کا واقعہ " دکھایا گیا ہی - رانی مایا محل کے ایک بالاخانے میں محو خواب ہیں ' - اوپر بودھی ستوا ایک چھوٹے سے سفید ہاتھی کی شکل میں آسمان سے اتر رہا ہی (۱) - اس نظارے سے بودھ مذہب کے پیرو بہت اچھی طرح واقف تھے اور (چونکہ یہ واقعہ کپل وست کا ہی اس لئے) مرقع میں جو شہر دکھایا گیا ہی اسکی شناخت میں اس نظارے سے بہت مدد ملتی ہی - ذرا نیچے کو ایک شاہی جلوس شہر کے بازاروں میں سے ہوتا ہوا دروازہ شہر سے باہر نکل رہا ہی یہ راجہ شدھودن کا جلوس ہی - جو اپنے بیٹے کی مراجعت پر اُس سے ملنے کے لئے جارہا ہی - حصہ زیرین میں بدھ کی ہوا میں چلنے کی کرامت دکھائی گئی ہی (دیکھو - شمالی دروازے کے بیان میں اس کرامت کی تفصیل ' صفحہ ۱۲۲) - سب سے نیچے بائیں کونے میں برگد کا درخت اُس باغ کی طرف اشارہ کرتا ہی جو راجہ شدھودن نے اس موقع پر بدھ کو نذر دیا تھا - شمالی پھاٹک کی طرح اس لوح میں

(۱) دیکھو فٹ نوٹ (۲) صفحہ ۱۰۹ اور ضمیمہ صفحہ ۲۸۱

ستون کے اس رخ کي سب سے بالائي لوح نيچے والي بہشتون سے مختلف ھی - اس مين دو شخص ايک چبوترے پر بيٹھے ھوئے ھين اور انکے پيچھے خدام کھڑے ھين - يه شايد برھما لوک کي زيرين بہشت ھی - اھل بودھ کے عقايد کے بموجب برھما لوک مذکورہ بالا ادنی بہشتون سے ارفع و اعلی ھی -

دايان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر گوتم بدھه کي جائے پيدائش يعني شہر کپل وست کے واقعات دکھائے گئے ھين :—

بالائي لوح - راجه شدھودن کا بدھه کي تعظيم بجا لانا :—

وسط لوح مين بدھه کا شجر معرفت اور تخت ھی - انکے گرد پرستش کرنے والون کا مجمع ھی جس مين بدھه کا باپ راجه شدھودن بھي تخت کے سامنے کھڑا ھوا نظر آتا ھی - راجه کے سر پر ويسا ھي تاج ھی جيسا اس سے نيچے والي لوح مين ھی - اس موقع مين گوتم بدھه کي مراجعت کپل وست کے وقت راجه شدھودن کا اپنے بیٹے کو تعظيم دينے کا واقعه دکھايا ھی -

اوپر کي لوح مین بہت سے دیوتاؤن کي دو صفین نظر آتي ھین جو اپني آسماني بہشتون سے نیچے کي طرف دیکھ رہے ھین (۱) -

لوح سوم :— بدھہ کي پاني پر چلنے کي کرامت (پلیٹ ۶ ج - Plate VI, c) دیکھئے ' دریاے نیرنجنا طغیانیون پر ھی اور کاشپ اپنے ایك چیلے اور ایک ملاح کو ھمراہ لئے کشتي مین سوار ھوکر بدھہ کو بچانے کي غرض سے لپکا ھوا جارھا ھی - ذرا نیچے بدھہ ' جسکو مجازاً اُس کے چنکرم یا چہل قدمي کرنیکے چبوترے سے ظاھر کیا ھی ' پاني پر چلتا ھوا نظر آتا ھی - اور لوح کے حصہ زیرین مین کاشپ اور اُس کا چیلہ ' جنکي تصویرین دو مرتبہ بنائي گئي ھین ' پرستش کی وضع مین ھاتھ باندھے بدھہ کے سامنے خشک زمین پر کھڑے ھین (یا شاید ڈنڈوت کر رہے ھین) اس موقع پر بدھہ کا قائم مقام اُس کا تخت ھی جو نقش کے حصہ زیرین مین دائین ھاتھ کو رکھا ھوا ھی -

---

(۱) اس لوح کا مفہوم واضح نہین ھی - ممکن ھی کہ اس مین شراوستي والي کرامت کا منظر دکھایا گیا ھو -

بھی بدھہ کے ہوا مین چلنے کو چنکرم (चंक्रम) یا چبوترے سے ظاهر کیا هی - راجه اور اسکے همراهیون کا ہوا مین چلتے ہوے بدھہ کی طرف اوپر کو منه اٹھا اٹھا کر دیکھنا نہایت دلچسپ هی -

پشت — واقعه حصول معرفت :— وسط لوح مین پیپل کا درخت هی جسکے چارون طرف مربع کٹھرہ بنا ہوا هی - درخت کے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتی شکلین هین -

روکار — لوح اول و دوم - بدھہ کا معرفت حاصل کرنا - اوپر سے دوسری لوح مین بودھ گیا کا مندر هی جسکو راجه اشوک نے "شجر معرفت" کے گرد تعمیر کروایا تھا - مندر مین بدھہ کا تخت رکھا هی اور اسکے بالائی دریچون سے مقدس درخت کی شاخین نکل کر باہر کو پھیلی ہوئی هین یه درخت اور تخت بدھہ کے حصول عرفان کا اظہار کرتے هین - مندر کے دائین بائین چار شخص پرستش کی وضع مین کھڑے هین - یه غالباً لوکپال یعنی چہار اطراف عالم کے محافظ بادشاہ هین - بائین جانب کا ستون

پیس رہی هی اور ایک مرد آسکے پاس کھڑا هی - ان کے قریب هي دائین طرف ایک دوسري عورت کھڑي هوئي میز پر کچھ کام کررهي هی تیسري مُوسل لئے اوکھلي مین دهان کوٹ رهي هی اور چوتھي چھاج مین چاول لے کر سنوار رهي هی - حصہ زیرین مین دریائے نیرنجنا دکھایا گیا هی جسکے کنارے پر بہت سے مویشي جمع هین اور ایک عورت دریا سے ایک گھڑا پاني لے رهي هی - یہ بات قابل توجہ هی کہ شہر بھر مین صرف ایک شخص کے هاتھ دعا کي حالت مین هین -

لوح دوم - اُرولوا کے آتشین مندر مین بدّهه کا اژدهے کو مغلوب کرنا :— یہ قصہ اسطرح بیان کیا جاتا هی کہ کاشپ کي خانقاہ کے قریب ایک آتشین مندر تھا (۱) جس مین ایک خوفناک اژدها رها کرتا - بدّهه نے کاشپ سے اس مندر مین ایک رات بسر کرنے کي اجازت حاصل کي - رات کو اس اژدهے نے آگ اور دهوئین کے ساتھ بدّهه پر حملہ کیا مگر بدّهه نے بھي

(۱) اهل برما کي کتابون مین کاشپ کا باورچي خانہ لکھا هی -

لوح زیرین :— راجه بمبي سارا شهر راجگیر سے اپنے شاهي حشم و خدم کے ساته بدهه کي ملاقات کو جارها هي - بدهه کو اُسکے تخت سے ظاهر کیا گیا هی - یه واقعه کاشپ کے بدهه مذهب اختیار کرلینے کے بعد کا هی - کاشپ کو اپنے پیروون مین شامل کرنے کے لئے بدهه کو بهت سي کرامتین دکهاني پڑیں آنهین جنمین سے ایک اوپر کي لوح مین منبت هی -

باَیان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر اُن کرامتون کے منظر کنده هین جنکے ذریعے بدهه نے کاشپ برهمن اور اُسکے چیلون کو اپنا معتقد بنایا تها :—

بالائي لوح - اندر اور برهما کا شهر اُرولوا مین بدهه کي زیارت کو آنا ' لوح کے وسط مین تخت رکها هی جو بدهه کي موجودگي کا اظهار کرتا هی - تخت کے اوپر چهتر هی اور پیچهے کي طرف اندر اور برهما پرستش کي وضع مین کهڑے هین -

لوح کے بالائي حصے مین اُرولوا کے مکانات نظر آتے هین اور باشندگان شهر اپنے روزمرہ کے کام کاج مین مشغول هین - بائین طرف ایک عورت سِل پر مصالحه

لوح سوم - لکڑی ، آگ اور قربانی والی کرامت :—

کاشپ کے تبدیل مذھب کے قصے میں مذکور ھی که آتشین مندر والی کرامت کے بعد برھمنوں نے ایک قربانی کی طیاریاں کیں - لیکن نه تو وہ آگ جلانے کیلئے لکڑیاں چیر سکے ، نه آگ جلا سکے اور نه نذر ھی چڑھا سکے جب تک که ھر ایک کام کے لئے بدھه نے خاص طور پر منظوری نه دی -

اس سه گانه کرامت کو سنگتراش نے نہایت دلنشین طریق پر دکھایا ھی - صدر میں ، دائیں جانب ، ایک برھمن جوگی لکڑی چیرنے کیلئے کلھاڑی اٹھاتا ھی لیکن کلھاڑی (اوپر ھی رھتی ھی اور) اُس وقت تک نیچے نہیں آتی جبتک که بدھه اجازت نه دے - بدھه کی اجازت ملجانے کے بعد ھم دیکھتے ھیں که کلھاڑی لکڑی کے جگر میں گھس گئی ھی - علیٰ ھذالقیاس ایک برھمن قربانگاہ میں پنکھے کی ھوا سے آگ جلانے کی کوشش کر رھا ھی لیکن آگ اُسوقت تک روشن نہیں ھوتی جب تک که بدھه اجازت نہیں دیتا - قریب ھی قربانگاہ کی تصویر دوبارہ دکھائی گئی ھی جس میں آگ کے شعلے بلند ھو رھے ھیں - کرامت کے

اسکا ترکی به ترکی جواب دیا اور آخرکار اژدھے نے مغلوب هوکر بُدھ کے کشکول میں پناہ لی -

دیکھئے ' لوح کے وسط میں مندر اور اسکے سامنے قربانگاہ هی - پیچھے بدھ کی موجودگی کو ظاهر کرنیکے لئے تخت بنا هوا هی جسکے عقب میں پانچ پھن والا سانپ هی اور آگ کے شعلے چھت کے روشندانوں میں سے نکل رهے هیں - مندر کے دونوں طرف چند برهمن جوگی ادب و احترام سے کھڑے هیں - نیچے ' دائیں جانب ' ایک پھونس کی جھونپڑی (पर्णशाला - پرنشالا) کے دروازے پر ایک جوگی چٹائی پر بیٹھا هی - اسکے گھٹنے ایک پٹکے سے بندھے هیں اور لمبے لمبے بال پگڑی کی وضع میں سر کے گرد لپٹے هوے هیں - ظاهرا یه کوئی برهمن یوگ کر رها هی - اسکے سامنے ایک اور برهمن کھڑا هوا غالباً بُدھ کی اس کرامت کا حال اسکو سنا رها هی - قریب هی ایک چھوٹی سی آتشیں قربانگاہ هی اور ویدوں کے مطابق قربانی کے لئے جو آلات ضروری هیں وہ بھی قریب هی رکھے هیں - بائیں طرف دریائے نیرنجنا بہ رها هی جس میں ایک جوگی غسل کر رها هی اور تین نوجوان مبتدی پانی بھر رهے هیں -

درمیاني شہتیر - سارناتھ کے مرغزار میں بدھہ کا پہلا وعظ (دیکھو صفحہ ۹۳ گذشتہ -)

وسط لوح میں ایک تخت کے اوپر دھرم چکر بنا ہوا ہی جسکے گرد بہت سے ہرن ہیں - ہرنوں سے وعظ اول کي جاے وقوع یعني مرغزار آہو (मृगदाव) کا اظہار مقصود ہی - چکر کے دونوں طرف چند آدمي کھڑے ہیں لیکن یقین کے ساتھ یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ ان میں کونڈنیا اور اسکے چار ساتھي (۱) بھي موجود ہیں یا نہیں - شہتیر کے سروں پر ایک ایک درخت اور تخت ہی جنکے گرد چند اشخاص پرستش کي وضع میں کھڑے ہیں - دائین سرے کے نقش میں نذرانوں کي ٹوکریاں قابل دید ہیں -

زیریں شہتیر - چھہ دنتا جاتک - اس لوح کا اُس مرقع سے مقابلہ کرو جو جنوبي پھاٹک کے درمیاني شہتیر اور شمالي پھاٹک کے بالائي شہتیر کي پشت پر کندہ ہی - شمالي دروازے کي طرح اس لوح میں بھي سونترا شکاري کي تصویر نہیں دکھائي گئي -

(۱) بدھہ کے سب سے پہلے پانچ مرید (دیکھو صفحہ ۲۹۴ (مترجم) -

تیسرے جزو کو، جو نذر کے متعلق هی، اسطرح دکھایا
هی کہ قربانگاہ کے قریب ایک برهمن هاتھ مین بڑا
چمچہ لئے کھڑا هی جسکو آسنے آگ کے اوپر بڑھا رکھا هی -
آن دو مبتدیون کي تصویرین جو بہنگیون مین ایندھن
اور سامان رسد لارهے هین محض مددگاري هین - لوح
کے بالائي حصے مین ایک ستوپہ هی جس کا گنبد
سیپیون سے مزین هی اور آسکے گرد مربع کٹهرہ هی - اس
ستوپے کي موجودگي سے تمام نظارے مین مذهبي
رنگ جھلک مار گیا هی ۔

پشت — بدھہ کي نروان یا وفات کا واقعہ :—

وسط لوح مین ایک ستوپہ هی جسکے دونون
طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتي هستیان هین -

مغربي پھاٹک

شہتیر روکار - بالائي شہتیر :— آخري سات بدھہ :—

انمین سے چار بدھہ مختلف سمبودھي درختون
اور چوکیون سے اور تین بدھہ ستوپون سے تعبیر کئے گئے
هین - انساني اور ملکوتي هستیان آنکي پرستش
کر رهي هین ۔

a. WEST GATEWAY: FRONT: LOWEST ARCHITRAVE. THE CHHADDANTA JATAKA.

b. WEST GATEWAY: BACK: MIDDLE ARCHITRAVE. THE "WAR OF THE RELICS".

شہتیر کے دونوں سرون پر دو ستوپے اور اُنکے گرد چند اشخاص پرستش کي وضع مین کھڑے ھین (دیکھو صفحات ۱۰۵ - ۱۰۶ و ۱۱۹ گذشتہ اور پلیٹ ۸ - الف) -

پُشت - بالائي شہتیر - شہر کوشانگر (قدیم نام - کوسي نارا) مین بدھہ کے " آثار " کا منظر :—

بدھہ کي وفات کے بعد اُسکے " آثار " (یعني راکھہ اور جلي ہوئي ہڈیون) پر کوسي نارا کے مَلّاؤن نے قبضہ کر لیا تھا - چنانچہ اس لوح مین ہم دیکھتے ھین کہ قوم مُلّا کا سردار ھاتھي پر سوار ھی اور " آثار متبرکہ " کو اپنے سر پر رکھے ہوئے شہر مین داخل ھو رہا ھی - دروازۂ شہر کے سامنے ایک تخت اور اُسکے پیچھے درخت ھی جو بظاہر سال کا درخت معلوم ھوتا ھی - اس سے غالباً اس حقیقت کا اظہار مقصود ھی کہ بدھہ کي وفات سال کے درختون ھي کے ایک جُھنڈ مین واقع ہوئي تھي -

شہتیر کے سرون پر دو اور مرقعے بنے ھین جن مین بہت سے آدمي جھنڈیان اور نذرانے لئے ہوئے نظر آتے ھین - یہ بھي غالباً وسطي مرقع سے ھی تعلق رکھتے ھین

اور مَلّاؤں نے " آثار " حاصل کرنے کے بعد جو جشن منائے انکا اظہار کرتے ھین -

درمیانی شہتیر - جنگ تبرکات - اس لوح کا مقابلہ اُس مرقع سے کرو جو جنوبی پھاٹک کے زیرین شہتیر پر کندہ ھی (دیکھو صفحہ ۱۰۷) - سات حریف دعویدار جنکے سروں پر چتر شاھی سایہ افگن ھین ' اپنی اپنی فوجین لئے شہر کوسی نارا کی جانب بڑھے چلے آرھے ھین جسکا محاصرہ ابھی شروع نہین ھوا - شہتیر کے بائین سرے پر شہر کوسی نارا دکھایا گیا ھی - اس مین جو شخص شاھانہ انداز مین بیٹھا ھوا نظر آتا ھی وہ غالباً مَلّاؤں کا سردار ھی - دائین سرے پر غالباً بعض حریف دعویداروں کی تصویرین دوبارہ بنائی گئی ھین - (دیکھو پلیٹ ۸ - ب - (Plate VIII, b

زیرین شہتیر - بدھ کو بھکانے کی کوشش :—

یہ منظر شہتیر کے تینوں حصوں پر کندہ ھی - وسط مین بودھ گیا کا مندر ھی جسکے اندر پیپل کا درخت اور بدھ کا تخت نظر آتا ھی - ' دائین جانب مارا کی فوجین شکست کھا کر بھاگی جارھی ھین - ' بائین

بدھہ کے حاسد اور بد باطن رشتہ‌دار دیودت نے ، کہ وہ
بھی اس جنم میں بندر اور بودھی ستوا کی رعایا میں
شامل تھا ، سوچا کہ اس وقت دشمن کو تباہ کرنے کا
اچھا موقع ہے - ، چنانچہ وہ بودھی ستوا کی پیٹھ پر
اس زور سے کودا کہ اسکے دل پر سخت صدمہ پہنچا -
بودھی ستوا کی اس جوانمردی کو دیکھ کر راجۂ
بنارس اسکے قتل کی کوشش پر پشیمان ہوا اور
بودھی ستوا کے آخری لمحوں میں نہایت توجہ اور
اعتناء سے اسکی تیمارداری کی اور مرنے کے بعد
شاہی اعزاز کے ساتھ اسکی تجہیز و تکفین کی -

دیکھئے ، لوح کے وسط میں اوپر سے نیچے کو گنگا
بہ رہی ہے - اوپر ، بائیں جانب ، آم کا درخت ہے
جسکی شاخوں میں دو بندر چھپے ہوئے ہیں - بندروں کے
بادشاہ نے ایک ہاتھ سے آم کی ایک ڈال پکڑ کر
پچھلی ٹانگیں دریا کے دوسرے پار پھیلائی ہیں
اور اس زندہ پُل کے ذریعہ سے کچھ بندر دریا کو عبور
کرکے دوسری طرف جنگل اور پہاڑ کی چٹانوں
میں جا چھپے ہیں - لوح کے حصہ زیریں میں راجہ
برہمدت ، گھوڑے پر سوار ، اپنے سپاہی لئے کھڑا ہے

طرف دیوتا بدھہ کي فتح اور شیطان کی ہزیمت پر خوشیاں منا رہے ہیں اور بدھہ کے شاندار کارناموں کے ترانے گا رہے ہیں -

بودھ گیا کا مندر جو شجر معرفت (پیپل) کے گرد بنا ہوا ہی ' اشوک نے تعمیر کرایا تہا اس لئے اس تصویر میں اسکو دکہانا تاریخي لحاظ سے غلط ہی -

دایاں ستون

دایاں ستون - سامنے کا رخ - بالائي لوح -

مہاکپي جاتک - (دیکھو تصویر پلیٹ نمبر ۶ - د - (Plate VI,d) بیان کیا جاتا ہی کہ ایک جنم میں بودھي ستوا بندر کي شکل میں پیدا ہوا تہا - وہ آسّي ہزار (۸۰۰۰۰) بندروں کا بادشاہ تہا جو دریائے گنگا کے کنارے رہتے اور ایک عظیم‌الشان آم کے درخت کے پہل کہایا کرتے تہے - ایکدن راجہ برہمدت والئے بنارس نے اس درخت پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا اور بندروں کو مارنے کي غرض سے کچھ سپاہیوں سے درخت کا محاصرہ کرلیا ' لیکن بودھي ستوا ' یعني بندروں کے بادشاہ ' نے اپنے جسم سے دریا کے اوپر پُل بنا دیا اور تمام بندر صحیح و سلامت دریا پار چلے گئے -

لوح سوم :— بدھ (جسکو یہاں تخت سے ظاہر کیا گیا هی) جنگل میں ایک پھولدار درخت کے نیچے بیٹھا هی جو ممکن هی کہ بودھ گیا کا راجایتن درخت هو جسکے نیچے بدھ حصول معرفت کے بعد چند روز بیٹھا تھا - نیچے ' بدھ کے سامنے ' چند اشخاص پرستش کی وضع میں کھڑے ھیں جو اپنی وضع قطع سے دیوتا معلوم ہوتے ھیں -

لوح زیریں :— اس لوح میں پھول پتی کا کام هی جس پر تین آزمائی شیر ببر کھڑے ھیں - پھول پتیوں کی طرز ساخت رسمی هی مگر اوپر والے پتوں کے عجیب و غریب شکل دیکھنے سے تعلق رکھتے ھیں - پتوں کے موڑنے کا یہ دلکش طریقہ ابتدائی ھندی صنعت کی خصوصیت هی جو زمانۂ مابعد کی صنعت میں کہیں نظر نہیں آتی - لوح کے اوپر ایک کتبہ بھی کندہ هی جسمیں لکھا هی کہ یہ ستون آیاچوڑ (آریہ کشدر) کے شاگرد بالا مترنے بنوایا تھا -

آندر کا رخ - لوح اول - واقعۂ حصول معرفت (سمبودھی) :—

لوح کے بالائی حصے میں پیپل کا درخت اور بدھ کا

جنمین سے ایک سپاهی کمان مین تیر جوڑے بودھی ستوا کو نشانہ بنانا چاهتا هی - اوپر کے بالائی حصے مین راجہ کو دوبارہ آم کے نیچے بیٹھا اور قریب المرگ بودھی ستوا سے باتین کرتا هوا دکھایا گیا هی - کتب "جاتکا" مین لکھا هی کہ بودھی ستوا نے اس وقت راجہ کو فرائض سلطنت کے متعلق مفید نصیحتین کین -

لوح دوم - تُشیتا بهشت مین بودھی ستوا کا وعظ :—

لوح کے وسط مین بدھہ کا درخت اور تخت هی اور تخت کے گرد بهت سے دیوتا بوضع پرستش بادلون مین کھڑے هین - اوپر کے حصے مین گندھرب پھولون کے هار لا رهے هین اور انکے نیچے درخت کے دونون طرف اندر اور برهما کسی شیر جیسے جانور پر سوار آرهے هین - اوپر کی تصویرون مین ' اور نیز دیوتاؤن کے قدمون کے نیچے ' جو بادل دکھائے گئے هین انکی رسمی طرز ساخت کو غور سے دیکھئے - معلوم هوتا هی کہ یہ گویا پهاڑ کی چٹانین هین جن سے آگ کے شعلے نکل رهے هین -

یاد دلانا اور اُس مسلک کا اظہار کرنا ہی جو بودھی ستوا نے اُس دھیان کی بدولت بعد مین اختیار کیا - ممکن ہی کہ یہان بھی یہ تین شکلین (جو مشرقی پھاٹک والے نقش کے تین یکشاؤن کی عمودہ تصویرون سے بے حد مشابہت رکھتی ہین اور غالباً ایک ہی کاریگر کی بنائی ہوئی ہین)، مہا بھنش کرمن کا واقعہ یاد دلانے کے لئے بنائی گئی ہون جس کا نتیجہ آخرکار حصول معرفت کی صورت مین رُونما ہوا -، اور وہ دروازہ جو ان تصویرون کے عقب مین ہی شہر کپل وست کے دروازے کو یاد دلانے کے لئے بنایا گیا ہو -

لوح دوم - دیوتاؤن کا بدھہ سے سلسلہ وعظ و تبلیغ شروع کرنے کی درخواست کرنا -

بودھ مذہب کی کتابون مین لکھا ہی کہ معرفت حاصل کرنیکے بعد بدھہ نے اُس حقیقت کی عام اشاعت کرنیکے بارے مین تامل کیا جو اُسپر آشکار ہوئی تھی اُسوقت برھما، اندر، لوکپال (یعنی چار اطراف عالم کے مدارالمہام)، اور ملائکہ اعلی نے اُسکی خدمت مین

تخت میں جن کے گرد بہت سے مرد ' عورتیں ' جانور اور دیوتا پرستش کي وضع مین کهڑے هین - یه منظر مارا اور اسکي شیطاني فوج کي هزیمت کے بعد کا هی جبکه " ناگ " پردار مخلوق ' فرشتے ' اور دیوتا ایکدوسرے کو آگے بڑهنے کي ترغیب دیتے هوئے " شجر معرفت " کے نیچے هستي معظم کي خدمت مین حاضر هوئے تهے اور جون جون آگے بڑهتے خوشي مین آکر یه نعرے لگاتے تهے که " آخرش رشي فتحیاب هوا......اور شیطان مغلوب هوگیا " - وه بڑے سر والا دیوتا ' جو لوح کے دائین جانب هاتهي یا شیر پر سوار هی ' غالباً اندر یا شاید برهما هی -

وسط لوح مین تین شخص جنکے چهرے مغموم و متفکر معلوم هوتے هین تخت کے تین طرف کهڑے هین - لیکن یه سوال اب تک حل نهین هوا که ان تصویرون سے کیا مراد هی - اس سے قبل هم مشرقي پهاٹک پر مها بهنش کرمن یعني " ترک دنیا " والے نقش مین دیکه چکے هین که سنگتراش نے لوح کے وسط مین ایک جامن کا درخت بنایا هی جس سے اسکا مقصد بودهي ستوا کے سب سے پہلے " دهیان " کو

بیوی ' جو اپنی تمام ضروریات کے لئے اچھے اکلوتے بیٹے شیام کے محتاج تھے ' بنارس کے جنگلوں میں رہا کرتے - ایکدن راجۂ بنارس جنگل میں شکار کھیل رہا تھا کہ شیام بھی دریا پر پانی بھرنے گیا اور اتفاقیہ راجہ کے تیر سے زخمی ہوگیا - راجہ کی ندامت اور پشیمانی اور شیام کے والدین کی گریہ وزاری سے متاثر ہوکر اندر دیوتا بیچ میں پڑا اور حکم دیا کہ شیام کے زخم اچھے ہو جائیں اور اسکے والدین کی قوت بینائی بحال ہو جائے -

دیکھئے ' اوپر لوح کے دائیں کونے میں ' دو جھونپڑیاں بنی ہوئی ہیں - ایک کے سامنے شیام کا باپ اور دوسرے کے دروازے پر اسکی ماں بیٹھی ہے - نیچے شیام دریا سے پانی لیئے آرہا ہے - بائیں جانب راجۂ بنارس کی تصویر تین دفعہ بنائی گئی ہے ' پہلے وہ شیام کی طرف (جو پانی میں کھڑا ہے) تیر چلاتا نظر آتا ہے ' اس سے ذرا نیچے کمان ہاتھ میں لئے آرہا ہے اور تیسری جگہ تیر کمان ہاتھ سے پھینک کر افسوس اور پشیمانی کی حالت میں کھڑا ہے - بائیں طرف بالائی گوشے میں ' شیام اور اسکے والدین

حاضر هو کر درخواست کي که وه دهرم کے چکر کو حرکت دے - اس درخواست کے وقت بدهه برگد کے درخت کے نیچے بیٹها هوا تها اور غالباً یهي وجه هی که اس لوح مین اس واقعه کو صرف بڑ کا درخت اور اسي کے نیچے بدهه کا تخت رکه کر ظاهر کیا گیا هی - سامنے جو چار شخص پهلو به پهلو کهڑے هین وه چار لوکپال معلوم هوتے هین -

پُشت :— بدهه کي وفات کا واقعه حسب معمول ایک ستوپے اور اُسکے گرد چند خدام کي تصویرین بنا کر ظاهر کیا گیا هی -

بایان ستون

بایان ستون - سامنے کا رخ - بالائي لوح :—

اس لوح مین غالباً اِندر کي بهشت دکهائی گئي هی جسکے سامنے دریائے منداکني بهه رها هی - شمالی پهاٹک پر اور ستوپه نمبر ۳ کے منقش پهاٹک پر بهی اس سے ملتي جلتي تصویرین بنی هوئی هین (دیکهو صفحات ۱۲۷ و ۱۷۴) -

آندر کا رخ - بالائي لوح - شیام جاتک :—

کهتے هین که ایک نابینا زاهد اور اُسکي اندهي

کي تکمیل کے لئے کثیرالتعداد کاریگر بیسیون برس تک کام کرتے رہے ہونگے - اِن میں بہترین مرقعے وہ ہیں جو جنوبي پھاٹک کو مزین کرتے ہیں ، اور سب سے ادنی درجے کے وہ جو شمالي پھاٹک پر بنے ہوئے ہیں ، لیکن عملي دستکاري کے لحاظ سے شاید سب سے زیادہ فرق جنوبي اور مغربي پھاٹکون کي منبت‌کاري میں پایا جاتا ہی - مثال کے طور پر جنوبي پھاٹک کے درمیاني شہتیر کے اندر والے رخ پر چھہ دنتا جانگ کي جو تصویر ہی (پلیٹ نمبر ۵ - الف - Plate V, a) ، اُس کا مقابلہ مغربي پھاٹک کے زیرین شہتیر کے روکار والے مرقع (پلیٹ نمبر ۸ - الف - Plate VIII, a) سے کرو جس پر یہي منظر دکھایا گیا ہی :—

جنوبي پھاٹک کے نقش میں تمام تصویرین نہایت پابندي کے ساتھ ایک ہي سطح میں رکھي گئي ہیں کہ دیکھنے والون کو سب یکسان نظر آئیں ، اور زیادہ اونچي یا ابھري ہوئي نہین بنائي گئیں کہ اُنکے لمبے لمبے سائے منظر کي خوبیون کو چھپا نہ لیں - نتیجہ یہ ہی کہ اس مرقع کو دیکھنے سے سنگتراشي کي بجائے زردوزي کے کام کا خیال پیدا ہوتا ہی - اور دیکھئے ، ہاتھیون کي تصویرین عریض اور مسطح

بالکل تندرست اور صحیح و سلامت موجود هین اور آنکے پہلو مین راجۂ بنارس اور اندر دیوتا کھڑے هین -

لوح دوم - واقعۂ حصول معرفت (سمبودهي) :—

وسط لوح مین پیپل کے درخت کے نیچے بدهه کا تخت رکھا هی - درخت پر گندهرب پھولون کے هار چڑھا رهے هین - ارد گرد ناگا قوم کے مرد و زن شیطان پر بدهه کی فتحیابي کي خوشي مین جشن منا رهے هین (دیکھو صفحه ۱۵۲) -

لوح سوم :— اس لوح کا صرف بالائي حصه رہ گیا هی لیکن معلوم هوتا هی که اس مین بدهه کے (راجگیر سے شهر ویشالي کو جاتے هوئے) دریائے گنگا کو عبور کرنے کي کرامت دکھائي گئي هی (۱) -

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت

ان مرقعون کي بے شمار تصاویر اور پرتکلف جزئیات

(۱) معلوم هوتا هی که اس لوح کے نیچے کا حصه اُسوقت کاٹ دیا گیا جب میجر کول نے سنه ۱۸۸۲ع مین پھاٹک کو دوبارہ نصب کیا - میسي کي کتاب مین (پلیٹ ۲۱ پر) یه لوح مکمل دکھائي گئي هی -

مُو قلم کے کام مین (یعنی رنگین تصاویر کے بنانے مین) زیادہ مہارت تھی ' لیکن ساتھ ہی پیکرون کے خط و خال کی نفیس ساخت اور مرقعون کی موزون اور خوشنما ترتیب کا نازک احساس بھی قدرت کی طرف سے اُسکو ودیعت ہوا تھا -

برخلاف اسکے مغربی پھاٹک والا مرقع دستکاری کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہی اور اگر اسکی تصویرون کو فرداً فرداً دیکھا جائے تو یقیناً زیادہ موثر اور دلکش پائی جائینگی ' لیکن بحیثیت مجموعی یہ مرقع کچھ بھلا نہین معلوم ہوتا اسلئے کہ تصویرین اس کثرت کے ساتھ بنی ہوئی ہین کہ واقعہ کی تفصیل کے سمجھنے مین الجھن سی ہوتی ہی اور دوسرے اُن کی ترتیب مین حد سے زیادہ تصنع اور باقاعدگی ہی -

اب اگر جنوبی اور مغربی دروازون کے اُن مرقعون کا آپس مین مقابلہ کیا جائے جن مین " جنگ تبرکات " کا منظر دکھایا گیا ہی تو بھی اسی خیال کی تائید ہوگی (دیکھو پلیٹ ۵ ب اور پلیٹ ۸ ب - Plate V, b اور Plate VIII, b) - دونون مرقعون مین تخیل کی افراط ہی اور واقعیت کا اظہار ' - لیکن دونون کے تخیل اور اظہار واقعیت مین باہم اختلاف ہی -

بنائي هين كه أنكے غير معمولي ڈيل ڈول كي حقيقت بخوبي ذهن نشين هو جائے ' - درختون كو حسب قاعده أبهرا هوا بنانے كي بجائے أنكا صرف خاكا سا بنا ديا گيا هى ' - اور تالاب مين كنول كے پهول ' جنكي طرز ساخت رسمي هى ' أن هاتهيون كے قد و قامت سے بالكل غير متناسب هين جو تالاب مين چل رهے هين -

ثاني الذكر ' يعني مغربي پهاٹك كے ' نقش مين پهول پتيون كي جسامت اصلي معلوم هوتي هى ' - پاني كو لهردار لكيرون سے ظاهر كيا گيا هى ' - بڑ كا درخت سراسر مطابق اصل هى ' - هاتهيون كي ساخت زياده زوردار اور مكمل هى ' - اور اگرچه تمام تصويرين ايك هي سطح پر بني هوئى هين ليكن كهين كهين پتهر كو گهرا كهود كر عمق اور سائے اور روشني كے اختلاف كا منظر دكهايا گيا هى -

اپني اپني جگه دونون مرقع قابل تعريف هين ' ليكن اس بارے مين هرگز اختلاف رائے نهين هو سكتا كه دونون مين زياده استادانه كونسا هى -

جنوبي پهاٹك والا مرقع كسي ايسے ذهين كاريگر كا بنايا هوا معلوم هوتا هى جس كو سنگتراشي كي نسبت

مختلف جہات میں حرکت کرتی نظر آتی ہیں جس سے ترتیب میں ایک خاص خوبصورتی پیدا ہوگئی ہی - دوسرے مرقع میں اگرچہ تصویروں کے انداز مختلف ہیں لیکن حرکت بحیثیت مجموعی یکساں ہی -

اس میں شک نہیں کہ ان تصویروں کی طرز ساخت کا یہ اختلاف ایک حد تک مختلف صناعوں کی انفرادی مہارت اور قابلیت کا نتیجہ ہی لیکن علاوہ اسکے وہ تغیرات بھی اسکے اسباب میں ضرور شامل ہیں جو اس وقت نہایت سرعت کے ساتھ ہندوستان کے فن سنگتراشی میں پیدا ہو رہے تھے ' یعنی غیر ملکی صنعت کا ملکی صنعت پر اثر اور اُسکا استقرار ' عملی دستکاری کی ترقی اور اصول مقررہ کی پابندی کی طرف روز افزوں میلان —

بیرونی اثر جسکی طرف میںنے ابھی اشارہ کیا ہی اُسکی شہادت ایرانی طرز کے جرس نما پرکالوں ' اشوری گلکاریوں ' اور مغربی ایشیا کے خیالی پردار جانوروں یا اسی طرح کی دیگر غیر ملکی تصویروں سے ملتی ہی جو دروازوں پر جابجا نظر آتی اور بآسانی تمیز

جنوبي پھاٹک والے منظر میں زندگي اور واقعیت کا رنگ پایا جاتا هے اسلئے که سنگتراش نے پہلے اپنے ذهن میں تمام واقعه کا تصور نہایت اچھی طرح جما لیا هے اور پھر اپنے خیال کو دلکش سادگی کے ساتھ ادا کردیا هے - دوسرے یعني مغربي پھاٹک والے مرقع میں مکانات اور نیز وہ تصویرین جو جھروکون میں بني هوئي هین محض رسمي اور بے جان معلوم هوتي هین ' اور حمله آور افواج جو سیلاب کي طرح شہر کي جانب بڑھي چلي آ رهي هین ' اُنکي حرکت اور هَل چَل بھي نسبتاً کم موثر هے - وجه یه هے که سنگتراش نے اپنے تخیل اور ذاتي استعداد سے کام لینے کي بجائے اس قسم کے مناظر کي رسمي طرز ساخت پر زیاده بھروسه کیا هے - پہلے نقش میں جسمون کے ابھار اور تصویرون کے درمیاني فاصلے یکسان نہین هین ' اسلئے اُن کے سایے بھي کہین هلکے اور کہین گہرے هین - دوسرے مرقع میں پیکرون کے درمیاني فاصلے بہت کم هین ' اور تھوڑي جگه میں بہت سي تصویرین بنادي گئي هین جس کا نتیجه یه هے که درمیاني سایے زیاده گہرے هو گئے هین اور نقش میں " رنگین تصویر " کی سي مشابهت پیدا هوگئي هے - پہلے نقش میں تصویرین

کیا گیا ہی (دیکھو صفحہ ۷۹) - چاروں مرقعوں میں بدھہ کو دھیان مُدرا یعني حالت استغراق میں بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہی - بدھہ کے دونوں طرف ایک ایک خادم کھڑا ہی اور سر کے پیچھے ایک منقش ہالہ سا بنا ہی جسکے اندر دونوں طرف دو گندھرب آ رہے میں (۱) - تصویروں کي ترتیب اور خصوصاً خدام کي وضع و هیئت میں جزوي اختلافات پائے جاتے ہیں اور شمالي مجسمے کي کرسي پر تین چھوٹي چھوٹي مورتین بني ہوئي ہیں لیکن یہ اختلافات ایسے نہیں کہ انکي مدد سے ہم اس امر کا فیصلہ کرسکیں کہ آیا یہ مورتین خاص خاص دھیاني (۲) بدھوں کي قائم

(۱) برجس (Burgess) صاحب کا یہ بیان کہ جنوبي مرقع میں بدھہ کي کھڑي مورت دکھائي گئي ہی بالکل بے بنیاد ہی - جس تصویر کا برجس صاحب نے حوالہ دیا ہی وہ ساتویں صدي عیسوي کي بني ہوئي ہی اور گو جنوبي دروازے کے قریب ہي دستیاب ہوئي تھي لیکن جنوبي دروازے والے مجسمے کي کرسي سے اسکو ہرگز کوئي تعلق نہیں - اس تصویر میں بدھہ کا شہر راجگیر میں مست ہاتھي کو مطیع کرنے کا واقعہ دکھایا گیا ہی - (دیکھو میسي کي تالیف - سانچي اینڈ اٹس ریمینز' پلیٹ ۱۳ شکل اول)

(۲) بودھہ مذہب کے شمالي یا مہایاني فریق کا عقیدہ ہی کہ ہر دنیاوي بدھہ کا ایک مخفي ہمزاد (- دھیاني بدھہ) بھي ہوتا ہی جو کسي دھیاني بہشت میں رہتا ہی - اس طرح کاشپ

هوسكتي هين - اس قسم كي تصويرين عموماً سلجوقي اور زمانهٔ مابعد كي مغربي سلطنتون كي اُس عالمگير صنعت مين پائي جاتي هين جو بهت سے تمدنون كے مختلف عناصر كے اختلاط سے پيدا هوئي تهي - علاوه ازين بهت سے پيكرون (مثلاً مشرقي پهاٹك كے كوهستاني سوارون) كي عجيب و غريب وضع ' كهين كهين كيفيت مكاني كے اظهار كي كوشش ' جيسي كه عاج كاران ودیشا والي لوح مين نظر آتي هى (۱) ' نيز بعض مجموعون كا خوشنما توازن ' اور سايے اور روشني كے اختلاف سے مصورانه رنگ پيدا كرنا ' جو اس زمانے مين يوناني شامي صنعت كي ممتاز خصوصيت تهي ' ان سب باتون سے بهي بيروني اثر كي زبردست شهادت ملتي هى -

بدهه كے چار مجسمے جو پردكهنا مين دروازون كے سامنے ركهے هين

ستوپهٔ كلان كے چارون دروازون كے سامنے ' چبوترے كے سهارے ' بدهه كي چار مورتين ركهي هين جنكے اوپر كسي زمانے مين (پتهر كے) منقش سائبان بهي قائم تهے - يه وهي چار مورتين هين جنكا ذكر عهد گپتا كے سنه ۱۳۱ (مطابق سنه ۴۵۰ - ۴۵۱ ع) والے كتبه مين

(۱) ديكهو صفحه ۱۱۱

انکے طرز نشست سے ہو سکتی ہی نہ کسي اور علامت سے (۱) ۔

صنعتي نکتهٔ خیال سے جنوبي دروازے والي مورت سب سے عمدہ ہی اور اس کے خادمون کي خوبصورت تصویرین بالخصوص بھلي معلوم ہوتی ہین ۔ جنوبي دروازہ چونکہ سب سے اہم دروازہ تھا اس لئے اسطرف کي مورت بھی سب سے قابل اور ہوشیار صناع کے سپرد کي گئي ہوگي ۔ اس مورت کي طرز ساخت اور صنعت کي خوبي کو دیکھ کر اسي زمانے کي وہ تصاویر یاد آتی ہین جو سانچي سے چار میل کے فصل پر کوہ اودے گری کے غارون کے سائبانون مین منبت ہین ۔

ستوپهٔ کلان کي مرمت

ستوپهٔ کلان کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہی کہ اسکي عمارت پہاڑي کي برہنه چوٹي پر واقع ہونے کے باوجود دو ہزار سال تلک امتداد ایام اور تغیرات موسم کے تباہ کن اثر کا ایسي کامیابي کے ساتھ مقابلہ کرتي رہي ہی ۔ عمارت مذکور اسوقت بھي بہت اچھي حالت مین ہی ۔ پھاٹکون اور کٹہرون کے مرقعے اور

(۱) میسي (Maisey) کا خیال تھا کہ پتھر کا وہ سر جسکے اوپر ایک بلند مکٹ یا تاج ہی اور تاج مین ایک بدھمه بیٹھا ہی ، شمالي دروازے والي مورت سے تعلق رکھتا ہی ۔ لیکن یہ خیال درست نہین ہی ۔

مقام میں یا نہیں - عہد وسطی میں ستوپوں کی کرسیوں کے گرد دھیانی بدھوں کی تصویریں رکھنے کا عام رواج تھا - یہ مورتیں ستوپوں کے چاروں طرف طاقچوں میں رکھی جاتی تھیں اور عام ترتیب یہ ہوا کرتی کہ آکشوبھیا کی مورت مشرق میں، رتن سمبھو کی جنوب میں، امی تابھہ کی مغرب اور اموگھ سدھہ کی شمال میں رکھتے تھے - ممکن ہے کہ یہ چاروں مورتیں بھی انہیں چار دھیانی بدھوں کی ہوں لیکن ان کی صحیح صحیح شناخت نہ تو

[فوٹ نوٹ بسلسلہ صفحہ گذشتہ]

بدھہ کا دھیانی رتن سمبھو ہے، گوتم کا امی تابھہ اور آنے والے بدھہ یعنی میتریا کا دھیانی اموگھ سدھہ ہے - یہ عقیدہ بظاہر زرتشتی عقیدۂ "فروشی" پر مبنی معلوم ہوتا ہے جسکے مطابق ہر شخص کا ایک فروشی یا ہمزاد ہوتا ہے جو پیدائش کے وقت انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے اور موت کے بعد اسکی شفاعت کرتا ہے - اصل میں ان دھیانی بدھوں کو بدھہ کہنا خلاف قاعدہ ہے کیونکہ یہ کبھی بودھی ستوا نہیں رہے -

پھاٹک اور فرشي کٹہرے کے وہ حصے جو ان پھاٹکون کے قریب تھے کمزور ہو کر گرپڑے تو کچھ تعجب کي بات نہين ' بلکہ تعجب تو اس بات کا ھی کہ ایسے کمزور اصول کے مطابق بنے ہوئے پھاٹک اب تلک صحیح و سالم کھڑے رہے -

جنوبي اور مغربي پھاٹک میجر کرل نے سنہ ۱۸۸۲ع مین دوبارہ قائم کئے تھے - اور اُس کام کے دوران مین جو گذشتہ چند سال مین مصنف کے زیر نگراني ہوا ھی ' ستونے کے گرد و پیش سے تمام ملبہ صاف کرکے قدیم سنگي فرش کے بقیہ حصون کو از سرنو ' قدرے ڈھلوان لگا دیا ھی جس سے عمارت مذکور گرد و نواح کي زمین سے کسي قدر بلند ہوگئي ھی اور اُسکے قریب پاني جمع نہین ہوسکتا - علاوہ برین گنبد کا جنوب مغربي حصہ (جسکي مرمت سنہ ۱۸۸۳ع مین محض گارے اور چھوٹے چھوٹے پتھرون سے کي گئي تھي اور جو بوجہ کمزوري کے کھسک کر گرا آتا تھا) از سرنو بنایا جارہا ھی - اس ترمیم کے بعد جب یہ عمارت دوبارہ مستحکم ہوجائیگي تو چبوترے ' زینے اور چوٹي کے کٹہرے اور اور اجزاء جو اپني اصلي جگہ سے گر گئے ھین ' دوبارہ قائم کردئے جائینگے

خصوصاً وہ نقش جو مغربي پہاڑك پر بنے ہوئے ہین ·
اُن مین آج بھي وهي تازگي هی جو تکمیل تعمیر کے
وقت تھي اور بعض تصاویر کو جو تھوڑا بہت نقصان پہنچا
هی وہ زیادہ تر موجودہ زمانے مین بعض بُت شکنون کے
هاتھون پہنچا هی اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا هی
کہ اب بھي بعض جاهل اشخاص ان عمارتون کے
خوبصورت نقش و نگار کو خراب کرنے مین ایک قسم
کي مسرّت محسوس کرتے هین - لیکن ستوپے کي
اصل عمارت کی خستگي کے دو بڑے سبب هین
ایک تو اُسکے گرد آب باران کا اجتماع اور دوسرے وہ شدید
نقصان جو سنہ ۱۸۲۲ع مین بعض ناتجربہ کار شائقین
حفریات نے گنبد کے جنوب مغربی حصے مین کھدائی
کرکے پہنچایا - ستوپے کي بنیاد کا اکثر حصہ چٹان پر
قائم هی اسلئے اسکے گرد آب باران کا اجتماع اسکي
بنیاد کے دھس جانے سے نہین ہوا بلکہ اُس ملبے کی
وجہ سے ہوا جو عہد وسطي سے (لے کر موجودہ زمانے تک)
ستوپے کے گرد جمع ہوتا رہا تھا - رفتہ رفتہ یہ ملبہ کئي
فیٹ اونچا هو گیا اور هر سال برسات مین ستوپے کے
گرد پانی جمع رهنے لگا (کیونکہ اُسکے نکلنے کا کوئي
رستہ نتھا) - پس ان حالات مین اگر جنوبي اور مغربي

نیچے سولہ فیٹ گہرائي پر نہایت اچھي حالت میں موجود ھی -

سطح مرتفع کے مشرقي حصے میں جوں جوں قدیم عمارتیں شکستہ ھوکر گرتي گئیں ' نئي عمارتیں انکے افتادہ ملبے پر تعمیر ھوتي گئیں اور تباھي اور تعمیر کا یہ سلسلہ صدھا سال تک اسي طرح جاري رھا یہاں تک کہ عہد وسطي میں اس حصے کي سطح خاصی بلند ھوگئي اور ایک پختہ سڑک اسکے وسط میں بنائي گئي جس کا ایک سرا عمارت نمبر ۱۹ (دیکھو سطحي نقشہ پلیٹ ۱۵ - Plate XV) کے شمال میں اسوقت بھي نظر آتا ھی - اسکے بعد بارھویں صدي عیسوي کے قریب جبکہ ان عمارتوں کا ملبہ جمع ھو ھو کر قریباً چودہ فیٹ بلند ھوگیا تو اسکے سامنے شمالاً جنوباً ایک بڑي دیوار (۱) تعمیر کر دي گئي کہ وہ اس مجتمع ملبے کو اسی حالت پر قائم رکھ سکے -

---

(۱) دیکھو صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱

که یه بے نظیر عمارت اپنے تمام ضروري خط و خال کے لحاظ سے مکمل هوجائے (۱) -

ستوپے کے گرد سنگي فرش اور مشرقي محافظ دیوار

جس سنگي فرش کا ذکر اوپر آیا هی وہ ستوپۂ کلان کے سنگي غلاف اور فرشي کٹھرے کا هم عصر یعنی سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسیح کا بنا هوا هی - ابتداءً اسمین پتھر کي چھه سے آٹھ فیٹ تک لمبي اور تین سے چار فیٹ تک چوڑي سلین لگي هوئی تھین مگر اسوقت یه فرش بہت شکسته حالت مین هی - اسکے نیچے چار اور فرش چونے اور کنکر کے یا اور مصالح کے بنے هوے ملتے هین - سب سے قدیم فرش جو سنگي فرش کی سطح سے قریباً چار فیٹ نیچے هی شہنشاہ اشوک کے زمانے کا هی اور اسکي مفصل کیفیت اشوک کي لاٹھ کے حال مین لکھی جائیگی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ هی - بالائي فرش ' جو اسوقت ستوپے کے گرد نظر آتا هی ' ابتداءً تمام وسطي رقبے پر ' بلکه مشرقي جانب جو محافظ دیوار هی اُس سے بھي بہت پرے تک لگا هوا تھا - چنانچه اس کا ایک حصه عمارت نمبر ۴۳ کے

---

(۱) اب یه کٹھرے وغیرہ دوبارہ نصب کئے جاچکے هین اور عمارت هر لحاظ سے مکمل هوگئي هی (مترجم)

تحریر تھا (۱) - صندوقچیان ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ مکعب تھین اور انکے ڈھکنے چھہ چھہ انچ موٹے تھے - ساري پُترا والي صندوقچي مین سفید سنگ صابون کي ایک گول مسطح ڈبیا تھي جسپر مٹي کي ایک نازک سي سیاہ رنگ کي طشتري ڈھکي ہوئي تھي - اور صندل کي لکڑي کے دو ٹکڑے ڈبیا کے پہلو مین رکھے ہوے تھے (۲) - ڈبیا کے اندر ہڈي کے ایک ذرا سے ٹکڑے کے علاوہ موتي ' یاقوت ' بلور' لاجورد اور نیلم کے چند سوراخدار دانے بھي تھے - مہاموگلانہ والي صندوقچي مین بھي سنگ صابون کي ایک ڈبیا تھي جس مین ہڈي کے دو ذرا سے ٹکڑے محفوظ تھے -

جسامت کے علاوہ جن باتون مین یہ ستوپہ بڑے ستوپے سے اختلاف رکھتا تھا وہ یہ ہین :— اس کے فرشي کٹھرے پر ابھرے ہوئے نقش تھے ' بجاے چار کے صرف ایک منقش پھاٹک تھا اور گنبد (جو

(۱) ان الفاظ کے معني یہ ہین :— ساري پترا کے (تبرکات) اور مہاموگلانہ کے (تبرکات) - سہ حرف اضافت ہی -

(۲) کننگھم صاحب کا خیال ہی کہ صندل کي لکڑي کے یہ ٹکڑے ساري پترا کي چتا سے لئے گئے ہونگے -

باب ٥

وسطی رقبے کے اور ستوپے

ستوپہ کلاں سے قریباً پچاس گز جانب شمالمشرق اس سے چھوٹا مگر اسی نمونے اور نقشے کا ایک اور ستوپہ ہی (دیکھو تصویر پلیٹ ۹ - Plate IX) (۱) - اس میں جنرل کننگھم کو ساری پتّرا اور مہا موگلانہ نامی بدّھ کے دو مشہور چیلوں کے " تبرکات " دستیاب ہوئے تھے ' جس سے معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانے میں یہ ستوپہ نہایت متبرک سمجھا جاتا تھا - " آثار " یا " تبرکات " کا خانہ عمارت کے عین وسط میں کرسی کی سطح کے برابر تھا - اسکے اوپر پتھر کی پانچ فیٹ لمبی سل ڈھکی ہوئی تھی اور اندر پتھر کی دو صندوقچیاں تھیں جنکے ڈھکنوں پر مختصر سے کتبے بھی کندہ تھے یعنی جو صندوقچی جنوب کی طرف رکھی ہوئی تھی اسپر ساری پتّرا سہ اور شمال والی پر مہاموگلانہ سہ ستوپہ نمبر ۳

(۱) اس ستوپے کا قطر انچاس فیٹ چھ انچ اور بلندی تخمیناً ۲۷ فیٹ تھی -

PLATE IX.

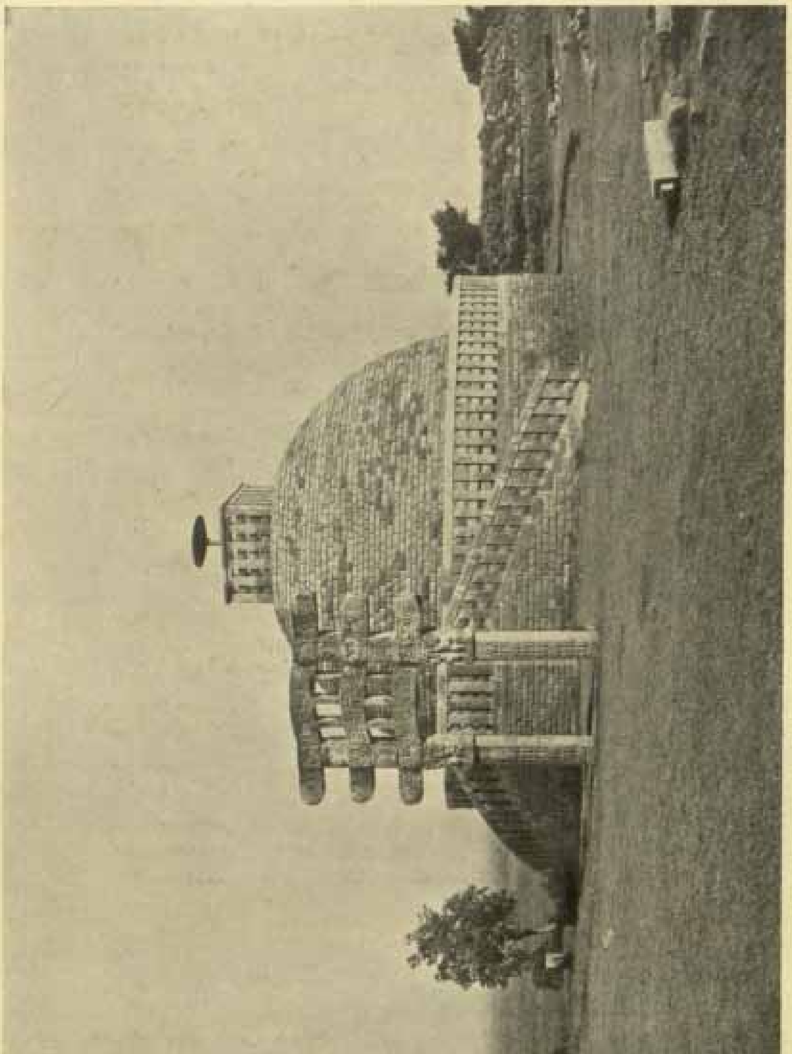

STUPA 3 FROM S.S.E.

ستوپہ کلاں کے گنبد سے کچھ زمانہ بعد تعمیر ہوا تھا) زیادہ ترقی یافتہ نمونے کا اور قریباً نیم کُرّوی شکل کا تھا ۔

فرشی کٹھرے کو قدیم زمانے میں ہی توڑ پھوڑ کر دوسری عمارات میں استعمال کر لیا گیا تھا اور بعض چند شکستہ ستونوں کے جو اس وقت اپنی اصلی جگہ پر قائم ہیں یا باستثنا اُن چند ٹکڑوں کے جو مندر نمبر ۴۵ کی بنیادوں کے قریب دستیاب ہوئے ہیں باقی تمام کٹھرہ ضائع ہوچکا ہے ۔ تاہم ان شکستہ ستونوں سے اتنا تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کٹھرہ قریباً آٹھ فیٹ بلند اور کنول کی خوبصورت ابھری‌ہوئی گلکاریوں سے مزین تھا ۔ ان گلکاریوں کی طرز ساخت رسمی مگر زوردار ہے اور پھول پتوں کے نقشے ، سنگتراش کے تخیل کے مطابق ہر ستون پر مختلف ہیں ۔

چبوترے اور زینے کے کٹھرے بھی اپنے عام نقشے اور طرز ساخت کے لحاظ سے بڑے ستوپے کے کٹھروں سے مشابہ ہیں ۔ زینے کی چوٹی پر ، جہاں دونوں طرف کی سیڑھیاں آکر ختم ہوتی ہیں ، منقش پھاٹک کے مقابل ، ایک کشادہ جگہ (یعنی چاندا) ہے ۔ اسکے کونے والے ستون پر ایک نہایت دلچسپ تصویر منبت ہے جس میں غالباً اس ستوپے کا ارتفاعی

نقشہ دکھایا گیا ھی - اس تصویر سے ستوپے کے بالائی کٹھرے اور چھتری کا نقشہ اور انکی ترتیب بخوبی معلوم ھوسکتی ھی -

یہ ستوپہ اور اسکے کٹھرے غالباً پہلی صدی قبل مسیح مین تعمیر ھوے تھے مگر منقش پھاٹک، جو سانچی کے پھاٹکون مین سب سے آخری معلوم ھوتا ھی، غالباً پہلی صدی عیسوی کے نصف اول مین اضافہ کیا گیا تھا - اس دروازے کے نصب ھونے سے پیشتر پردکھنا کے اوپر اور اسکے چارونطرف کچھ ملبہ جمع ھوگیا تھا جس سے اس کی سطح ڈیڑھ فٹ کے قریب بلند ھوگئی تھی اور طواف‌گاہ کا اصلی فرش اور زینے کی زیرین سیڑھیان ملبہ مین چھپ گئی تھین - سیڑھیون کو آشکار کرنے کے لئے ملبے کو صاف کیا گیا مگر انکے حصہ پائین تک پہنچنے کے بعد کھدائی بند کردی گئی کہ پھاٹک کی بنیاد کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچے -

ستوپہ نمبر ۳ کا منقش پھاٹک

یہ پھاٹک ۱۷ فیٹ بلند ھی اور اسکے منبت نقوش کی صنعت بڑے پھاٹکون کے کام سے ملتی جلتی ھی انمین سے اکثر نقش انھین مضامین و مناظر کا اعادہ کرتے ھین جو بڑے پھاٹکون پر دکھائے گئے ھین، اس

ستوپہ نمبر ۴ — ستوپہ نمبر ۳ کے پس پشت ' جانب شمالمشرق ' ایک اور ستوپہ هی جو پیمائش میں اُس سے کسي قدر چهوٹا هی - یہ ستوپہ اب قریب قریب منہدم هو چکا هی لیکن جو حصہ تباهي سے بچ گیا هی اُسکي طرز تعمیر سراسر ستوپہ نمبر ۳ سے مشابہ هی اور اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں ستوپے قریب قریب ایک هي زمانے کے بنے هوئے هیں - پردکهنا یعني طواف کے رستے پر پتهر کي سلوں کا فرش لگا هوا تها جسکے بعض حصے اسوقت بهي موجود هیں - فرشي کٹهرے یا چبوترے اور زینے کے کٹهروں کا کوئي نشان نہیں ملا جس سے خیال هوتا هی کہ شاید اس ستوپے میں یہ کٹهرے بنائے هي نہیں گئے تهے - مگر برخلاف اسکے بالائي کٹهرے کي منقیر کا ایک پتهر جسپر نہایت خوبصورت نقش و نگار بنے هوئے هیں ' اس ستوپے کے قریب هي (جانب جنوب) دستیاب هوا هی اور عجب نہیں کہ اسي ستوپے سے تعلق رکهتا هو - یہ پتهر پانچ فیٹ سات انچ لمبا هی (مگر اس کا ایک سرا ٹوٹا هوا هی) ' اور اس کا بیروني رُخ کنول کے پهول پتوں کي لہردار آرائش سے مزین هی جن کے درمیان جابجا پرند بیٹهے هوئے نظر آتے هیں -

لئے اُنکا مفصل حال قلمبند کرنا محض تحصیل حاصل هی - لیکن ایک مرقع ' جو اس پھاڑک کے نیچے والے شهتیر کے روکار پر کنده هی ' بڑے پھاٹکون کے مرقعون سے مختلف هی - اس مین غالباً اِندر دیوتا کي بهشت نَندن دکھائي گئي هی - وسط مین ایک شامیانے کے نیچے اِندر دیوتا تخت پر جلوه افروز هی ' چارون طرف پریون کا جھرمٹ هی ' سامنے دریاے مندا کنی به رها هی جو نندن کو گھیرے هوے هی ' - شامیانے کے دائین بائین پہاڑ اور جنگل دیوتاؤن کي تفرجگاه کا اظهار کرتے هین جو اسمین آرام کر رهے هین - تاج ستون کے اوپر والی مربع تھونیون کے قریب ' کونون مین ' دو ناگ راجه اور اُنکے خادم سات پھنون والے سانپون کے اوپر بیٹھے هین - سنگتراش نے ان سانپون کے پیچ و خم دریا کے پاني کے ساتھ ملاکر شهتیر کے سرون تک پہنچاے هین اور وهان اُن چکرون مین ملا دئے هین جو سرون پر بنے هوے هین - مربع تھونیون پر پهلوان اور گھڑیال کشتي لڑ رهے هین ' - یه تصویرین نهایت هي مناسب موقع اور موثر معلوم هوتي هین خصوصاً اسلئے که گھڑیالون اور سانپون کي دُمون کے پیچ و خم باهم بہت خوبي کے ساتھ ملائے گئے هین -

یہ حصے عہد گپتا کے چھوٹے سے مندر نمبر ۱۷ کے فرش سے (جو قریب ہی واقع ہی) کئي فیٹ نیچے جاتے ہین اور انکي تعمیر مین بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے ہین - عہد وسطي مین ان دیوارون کے وہ حصے جو موجودہ سطح زمین سے اوپر تھے ' چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ہوئے پتھرون سے دوبارہ بنائے گئے تھے -

ستوپہ ہائے ۵ نمبر و ۷ وغیرہ

مذکورہ بالا ستوپون کو چھوڑ کر اور جس قدر ستوپے اس میدان پر واقع ہین وہ سب عہد وسطي کے بنے ہوئے ہین - ان مین سب سے بڑا ستوپہ نمبر ۵ ہی جو غالباً چھٹي صدي عیسوي کے قریب کي تعمیر ہی - اسکے جنوب مین اودے گوري کے پتھر کي بني ہوئي کسي مجسمے کي ایک کُرسي رکھي ہی جو اپني ظاہري وضع قطع اور طرز ساخت سے ساتوین صدي کي بني ہوئي معلوم ہوتي ہی بُدھہ کے اُس مجسمے کے متعلق جو اس کرسي پر رکھا ہی وثوق کے ساتھ نہین کہہ سکتے کہ آیا اصل مین اسي کرسي پر رکھا گیا تھا یا نہین -

ستوپہ نمبر ۷ ' جو میدان کے جنوب مغربي کوٹے مین ہی اور نیز ستوپہائے نشان ۱۲ تا ۱۶ جو مندر

ستوپہ نمبر ۶

اس رقبے مین زمانۂ قدیم کا بنا ہوا صرف ایک اور ستوپہ ھی جو مندر نمبر ۱۸ کے مشرق مین واقع ھی - اس کے بھراؤ مین مذکورہ بالا ستوپون کی طرح بڑے بڑے پتھر دلے ہوئے ھین جنکے درمیانی فاصلون مین چھوٹی چھوٹی کھپلین بھر دی گئی ھین - یہ بھرتی یقیناً مذکورہ بالا ستوپون کی ھم عصر ھی مگر روکار کی موجودہ چنائی مابعد کی ھی اور بظاھر ساتوین یا آٹھوین صدی عیسوی مین اسوقت اضافہ کی گئی تھی جبکہ قدیم روکار بوسیدہ ھوکر گرچکا تھا - موجودہ چنائی مین چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ھوئے پتھر لگے ھوئے ھین اور مزید استحکام کی غرض سے کرسی اور بالائی عمارت کی تعمیر مین حاشیے بھی چھوڑے ھوئے ھین جو قدیم عمارات مین کہین نظر نہین آتے - عہد وسطی کے اکثر ستوپون کی طرح اسکی کرسی بھی مربع ھی اور کچھ زیادہ بلند نہین ھی - ستوپے کے بھراؤ کے قدیم ھونے کا ایک ثبوت یہ بھی ھی کہ جس چوک مین یہ ستوپہ واقع ھی اسکی شمالی اور مغربی دیوارون کے زیرین حصے (۱) بھی بہت قدیم زمانے کے ھین -

(۱) اب یہ حصے نظر نہین آتے کیونکہ کھدائی کو دوبارہ بھر دیا گیا ھی -

کرسي دستیاب هوئي جو عهد کشان کي ساخت هی - اسکے روکار پر ایک تین سطر کا کتبه اور کچھ ابھروان نقش کنده هیں مگر افسوس که یه کرسي ٹوٹي هوئي هی اور کتبے اور تصویرون کا قریباً نصف حصه ضائع هوچکا هی (۱) - نقش کے موجوده حصے میں بُدّهه کي ایک تصویر بني هوئي هی جو چار زانو بیٹھا هی اور اسکے بائیں طرف دو عورتیں هاتھوں میں هار لئے کھڑي هیں - کتبے کا موجوده حصه حسب ذیل هی (۲) :—

سطر ۱ — [بودهي] ستواسیا میتریاسیا پرتما پرتشٹت [پتا]

سطر ۲ — سیا کٹبنیے وِش کُلاسے دِهتو رشي

سطر ۳ — تنوہت سکھارتھم بھواتو

---

(۱) اس کرسي کي عکسي تصویر محکمه آرکیالوجیکل سروے کي سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۳ - ۱۹۱۲ع حصه اول (پلیٹ ۸ شکل ب) میں شائع هوچکي هی -

(۲)
1. [बोधी] सत्त्वस मैत्रेयस्य प्रतिमा प्रतिष्ठ [पिता].
2. स्य कुटुम्बिनिये विषकुलसे पितु विष-
3. तन [मु] खि [त] सुख [1] र्थं [मु] भवतु।

نمبر ۱۷ کے قریب دو قطارون مین واقع هین سب
قریب قریب ستوپه نمبر ۵ هي کے هم عصر هین ،
سب کي کرسیان مربع شکل کي هین اور انکے بھراؤ
مین مٹي اور ناتراشیده پتھر بھرے هوئے هین - مگر روکار
پر صاف ترشے هوئے پتھر لگے هین اور استحکام کي غرض
سے چارون طرف کسکے چھوڑے گئے هین - انمین سے
اکثر ستوپے تو بالکل ٹھوس هین مگر بعض کے اندر
" تبرکات " رکھنے کے چوکور خانے بھي بنے هوئے هین -
ستوپه نمبر ۷ مین کننگھم صاحب نے کھدائي کروائي
تھي مگر اسمین " تبرکات " نهین ملے - اس وقت
یه ستوپه پانچ فیت بلند هی اور اسکے چارون طرف
ایک شکسته چبوتره هی جسکو شامل کرنیسے ستوپے کي
کرسي ۲۹ فیت مربع هو جاتي هی - یه چبوتره
مابعد کا اضافه معلوم هوتا هی اور اسکے شمالی پہلو پر
ایک " چنکرم " یا روش کے آثار نظر آتے هین جو غالباً
چبوترے هي کي هم عصر هی - " چنکرم " کے مغربي
سرے پر دو گول ستوپے تھے ٭

ستوپه نمبر ۱۲ — اس ستوپے کا " تبرکات کا خانه " کھدائي سے
قبل هي تباه هوچکا تھا ، لیکن اسکی دیوارون کے ملبه
مین متھرا کے سرخ پتھر سے بنے هوئے ایک مجسمے کي

بنا پر بھی کہا جاسکتا ہی کہ یہ ستوپہ ساتوین صدی عیسوی کے قریب طیار ہوا ہوگا - اس ستوپے کی تعمیر کے وقت اوائل عہد گپتا کے کثیرالتعداد ستوپے شکست و ریخت کی حالت مین تھے اور معلوم ہوتا ہی کہ مجسمہ مذکور کو آنہین مین سے کسی ایک ستوپے سے لے کر اور قابل احترام سمجھکر اس ستوپے مین رکھہ دیا گیا - عہد وسطی مین قدیم مذہبی مجسمون کو (خواہ وہ سالم ہون یا شکستہ) نئے ستوپون مین دفن کرنے کا عام رواج تھا کیونکہ سانچی کے علاوہ سارناتھہ سہیت مہیت اور اور قدیم مقامات مین بھی اس قسم کی مثالین ملی ہین -

کسی زمانے مین اہل بودھہ کے دیگر مشہور ستوپون کی طرح سانچی کے ستوپۂ کلان کے گرد بھی مختلف جسامت کے بے شمار ستوپے بنے ہوئے تھہ مگر معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۸۳ - ۱۸۸۱ع مین جب ستوپہ کلان کی ملحقہ زمین فرشی کٹھہرے کے چارونطرف قریبا ساٹھہ ساٹھہ فیٹ صاف کی گئی اس وقت بہت سے ستوپے تلف ہوگئے * - چنانچہ جن ستوپون کا مفصل حال اوپر بیان ہوچکا ہی ان کے علاوہ صرف

اس کتبہ سے معلوم هوتا هی کہ یہ کرسی میتریا بودهي ستوا کے کسي مجسمے کي هی - ستوپه نمبر ۱۴ کے اندر ایک مجسمه ملا جو (مذکورہ بالا کرسي کي طرح ملبے مین پڑا هوا نهین بلکه) "تبرکات" کے خانے کي مغربي دیوار سے لگا هوا رکها تها اور اُسکے سامنے ایک اور دیوار حفاظت کی غرض سے بني هوئي تهي - یہ مجسمه بُدهه کا هی جسکو دهیان (استغراق) کي حالت مین بیٹها هوا دکهایا هی - مذکورہ بالا کرسي کي طرح یہ مجسمه بهي سرخ پتهر کا بنا هوا اور متهرا کي صنعت کا نمونه هی مگر چہرے کے خط وخال خصوصاً لب اور آنکهون کي ساخت' بالون کے بنانے کا رسمي طریقه اور لباس کي ترتیب اور اُسکے شکن وغیرہ دکهانے مین جو قواعد ترسیم کي حد سے زیادہ پابندي کي گئي هی' یہ سب باتین صاف ظاهر کر رهي هین کہ یہ مجسمه عہد کشان کا بنا هوا نهین بلکه اوائل عہد گپتا کي یادگار هی - ستوپه نمبر ۱۴ مین رکهے جانیسے پیشتر هي یہ مجسمه زمانے کي دستبرد سے بہت کچهہ خستہ هوچکا تها جس سے ثابت هوتا هی کہ ستوپۂ مذکور نسبةً بعد کے زمانے کي تعمیر هی اور بعض دیگر وجوہ کي

ستوپه نمبر ۱۴

تھی - پیالیوں کی اس سادہ ڈبیا میں ذرا سی یادگاری ھڈی اور مٹی کے برتن کے چند شکستہ ٹکڑے ملے جن کی مجلی سطح اور عمدہ اور سبک ساخت عہد موریا اور عہد شنگا کے برتنوں سے ملتی جلتی ھی - اس قدیم اور شکستہ برتن کا ایک ایسی ڈبیا میں ملنا جو خود بالکل صحیح و سالم ھی، نیز ان اینٹوں کی کھنگی جن سے ستوپے کا وسطی حصہ تعمیر ہوا ھی، اس خیال میں شک و شبہ کی مطلقاً گنجائش نہیں چھوڑتے کہ یہ یادگاری ھڈی ابتداءً کسی اور قدیم ستوپے میں رکھی گئی تھی اور اوائل عہد گپتا میں، جب وہ ستوپہ خراب و خستہ ہوگیا، تو اس چھوٹے ستوپے میں منتقل کردی گئی جسکے اندر سے راقم الحروف کو دستیاب ہوئی - تبرکات (یعنی ھڈی کے ٹکڑوں) کو اس چھوٹے ستوپے میں رکھتے وقت اُس شکستہ برتن کے چند ٹکڑے جس میں وہ پہلے محفوظ تھے اور نیز قدیم عمارت کی چند اینٹیں بھی اس ستوپے میں رکھ دی گئیں - ان اینٹوں کی جسامت اور طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ھی کہ قدیم ستوپہ عہد موریا میں تعمیر ہوا تھا اگرچہ اب اُس کی صحیح جائے وقوع معلوم نہیں ہوسکتی -

چند اور ستوپے اس وقت موجود ہیں - انمیں سے کچھ تو ستوپہ نمبر ۷ کے قریب واقع ہیں اور کچھ مندر نمبر ۳۱ کے سامنے ' جہاں ملبے کے وسیع انباروں نے ' جو انکے اوپر جمع ہو گئے تھے ' انکو محفوظ و مصون رکھا -

مندر نمبر ۳۱ کے قریب جو ستوپے ہیں انمیں دو چھوٹے چھوٹے ستوپے (نمبر ۲۸ و ۲۹) ' جو اس مندر کی سیڑھیوں کے دونوں طرف واقع ہیں ' بالخصوص قابل ذکر ہیں - یہ دونوں ستوپے عہد گپتا کے بنے ہوے ہیں ' - ان کی کرسیاں بلند اور مربع شکل کی ہیں اور چنائی میں کسکے اور کارنس بنائے گئے ہیں جو اوائل عہد گپتا کی خصوصیات ہیں - دونوں ستوپوں کی ظاہری وضع قطع ایک سی ہی مگر اندرونی بناوٹ مختلف ہی - جو ستوپہ زینے کے مغرب کی طرف واقع ہی وہ سراسر پتھر کا بنا ہوا ہی مگر مشرقی ستوپے کی اندرونی بھرائی میں بڑی بڑی اینٹیں دبی ہوئی ہیں جو یقیناً کسی قدیم عمارت سے لی گئی تھیں - اینٹوں کی اس بھرتی کے وسط میں ' سطح زمین سے تین فٹ بلند " تبرکات " رکھنے کا خانہ تھا جس میں مٹی کی ایک معمولی سی پیالی نیچے رکھی تھی اور ویسی ہی ایک اور پیالی اس کے اوپر ڈھکی ہوئی

ستوپہ ہائے نمبر ۲۸ و ۲۹

غرض سے ' اسکے عمود کو کاٹنا چاھا تھا - مگر لاٹھ کا زیرین حصہ ابھي تک اپني اصلي جگہ پر قائم ھی ' عمود کے بڑے بڑے ٹکڑے اس کے قریب ھي پڑے ھین ' اور شیرون کي تصویر جو لاٹھ کے اوپر قائم تھي مقدر نمبر ۱۷ کے سامنے رکھي ھی (۱) - مکمل حالت مین یہ لاٹھ بیالیس فیٹ بلند تھي - عمود شکل مین گول اسطوانہ نما ' کسي قدر مخروطي اور ایک ڈال پتھر کا بنا ھوا تھا - تاج ستون یا پرکالہ شکل مین جرس نما تھا ' اسکے اوپر ایک گول کرسي تھي جسپر چار شیر ببر پشت بہ پشت کھڑے تھے ' - اور اوپر سے نیچے تک تمام ستون کو نہایت عمدگي اور صفائي سے مکمل و مجلّے کیا گیا تھا - تاج کي کرسي پر ھني سکل (۲) کے چار پھول بنے ھوے ھین اور پھولون کے درمیان ایک ایک جوڑا راج ھنس کا بنا ھوا ھی جن سے شاید اھل بودہ کي جماعت مُراد ھی -

شیرون کي تصویرین بہت کچھ خستہ ھوگئي ھین مگر اس حالت مین بھي فن پیکر سازي کي بھترین

(۱) اب یہ شیر عجائب خانے مین رکھ دئے گئے ھین (مترجم)

(۲) Honey-suckle (زھر العسل)

باب ٦

وسطي رقبہ کے ستون اور لاٹھین

ستوپون کے علاوہ جو اور آثار ستوپہ کلان کے آس پاس ملتے ھین وہ ستونون اور مندرون کی شکل مین ھین - ستونون کي تعداد کسي زمانے مین بہت زیادہ ھوگي کیونکہ ستونون کے تاج اور عمودون کے بہت سے شکستہ ٹکڑے ملبے مین دستیاب ھوے ھین - لیکن ان مین سے اکثر ستون عہد گپتا کے بنے ھوے ' چھوٹے چھوٹے اور نہایت معمولي حیثیت کے ھین اور صرف پانچ ستون ایسے ھین جو قابل ذکر ھین :—

اشوک کي لاٹھ

ان ستونون مین سب سے قدیم اشوک کي وہ لاٹھ ھی جو ستوپہ کلان کے جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ ھی - یہ خاصکر اس لئے دلچسپ ھی کہ اول تو اسکي ساخت نہایت اعلی ھی ' (۲) اسکے عمود پر چند شاھي منادات کندہ ھین اور (۳) یہ کہ ستوپۂ کلان کے زمانہ تعمیر کے تعین پر قابل قدر روشني ڈالتي ھی - کہتے ھین کہ زمانہ ھوا ایک مقامي زمیندار نے اس لاٹھ کو گرا کر ' ایکھ کے کولھو مین استعمال کرنے کی

PLATE X.

a. LIONS FROM THE SUMMIT OF ASOKA'S PILLAR.

b. STATUE FROM THE SUMMIT OF PILLAR 35.

مثال هین (پلیت ۱۰ - الف — Plate X, a) دیکھئے ' ان کے جوش قوت کا اظہار کس خوبی سے کیا هی اور آرائشی جزئیات کی ساخت مین ایک حد تک قواعد تعمیر کی پابندی کی هی کہ ستون کی عمارتی حیثیت کے ساتھ ایک قسم کی مناسبت پیدا هوجائے - علاوہ برین شیرون کے پٹھون کی مضبوط نشو و نما اور انکی ابھری هوئی رگون ' فولادی پنجون اور چھوٹی چھوٹی گھونگریالی ایالون کا پرزور طریق ساخت بھی کچھ کم دلچسپ نہین هی - ؛

اب اگر ان شیرون کا ستوپۂ کلان کے جنوبی پھاٹک کے شیرون سے مقابلہ کیا جاے تو زمین آسمان کا فرق نظر آئیگا اور ایک هی نگاہ مین ان کی فوقیت ظاهر هو جائیگی - یہان یہ سوال پیدا هوتا هی کہ باوجودیکہ اس دو سو سال کے عرصے مین ' جو ان شیرون اور جنوبی دروازے کے شیرون کی ساخت کے مابین حائل هی ' هندی صنعت نے نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کی هی پھر بھی لاٹھ کے شیرون کو اس قدر فوقیت کیون حاصل هی - اس کا جواب یہ هی کہ جنوبی پھاٹک تو خالص هندی صنعت کی یادگار هی جس نے ابھی بمشکل ابتدائی منزلین هی طے کی تھین اور اشوک

کی لاٹھ ایرانی یونانی صناعون کی دستکاری کا نمونہ
هی جنکی بے شمار نسلین صنعتی جد و جہد مین
سرگرم رهی تهین - فی الحقیقت لاٹھ کے هر خط و خال
مین یہان تک که اُس کتبہ مدن بهی جو اُسپر کندہ
هی ، یونانی یا ایرانی اثر صاف عیان هی -

یه بات تو زمانه دراز سے معلوم هی که اشوک کے
منادات مین ایران کے اخمینی بادشاهون کے اُن منادات
کو پیش نظر رکھا گیا هی جو کوہ بیستون کی چٹانون
پر یا دیگر مقامات پر کندہ هین - لیکن ایران هی مین
جرس نما تاج بهی ایجاد هوا - ایرانی نمونون هی سے
جو مرغاب کے میدانون ، اصطخر ، نقش رستم اور
پرسی پولیس وغیرہ مین اب تک موجود هین ، موریائی
ستونون کے صاف اور سادہ عمود بهی نقل کئے گئے - اور
ایران هی سے ، جہان اس فن کی بہت سی مثالین
پرسی پولیس وغیرہ مین پائی جاتی هین ، اشوک کے
کاریگرون نے پتھر کو ایسی نفیس جلا دینا بهی سیکھا -
علاوہ برین سانچی کے اس ستون پر ، اور نیز اشوک کی
دوسری لاٹھ (واقع سارناتھ) پر جو اس سے بهی زیادہ
شاندار اور خوبصورت هی ، بعض حیوانی تصویرین بنی
هوئی هین جنکا ذمہ دار تاریخ عالم کے اُس زمانے مین
صرف یونانی صنعت کا اثر هوسکتا تها اور یه معلوم کرنا

بظاهر اس مین بهی وهي احکام لکہے هوے معلوم هوتے مین جو سارناتھ اور کوشامبھي کے منادات مین هین - یہ فرمان مذهب مین تفرقه اندازي کي سزا کے متعلق هی اور اس کا ترجمه حسب ذیل هی -

" بهکشوؤن اور بهکنیون کے لئے ایک طریق عمل مقرر کر دیا گیا هی - جب تک میرے بیٹے اور میرے بیٹون کے پوتے بر سر حکومت مین اور جب تک چاند اور سورج قائم هین ، هر اس راهب اور راهبة کو جو شنگها مین تفرقه ڈالے مجبور کیا جائیگا که وہ سفید لباس پہنے اور شنگها سے علیحدہ رهے - کیونکه میري خواهش کیا هی ؟ بس یهي که شنگها مین اتفاق رهے اور وہ زمانۂ دراز تک قائم رهے " -

جس ریتیلے پتھر کا یہ ستون بنا هوا هی وہ چنار (۱) کے پہاڑ سے لایا گیا تھا جو سانچي سے کئي سو میل کے فاصلے پر واقع هی - اور اشوک کے انجنیرون کي قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا هی جو چالیس فیٹ سے زیادہ طویل پتھر کو ، جس کا وزن قریباً انتیس تن (یعني ۱۱۰۰ من کے قریب) هوگا ، اسقدر دور و دراز فاصلے سے یہان تک صحیح و سالم لے آئے - اس مین شک نہین که انہون

(۱) ضلع اعظم گڑھ - صوبجات متحدہ (E. I. Ry) - مترجم

خالي از دلچسپي نه هوگا كه يه يوناني اثر بهي ايران هي كي راه سے ' يا شايد يه كهنا زياده مناسب هے كه ايران كے اُس حصے سے هندوستان پهنچا جو كسي زمانے مين صوبهٔ باختر كهلاتا تها اور اُسوقت شاهان سلجوق كي حكومت سے آزاد هونے كي كوشش كر رها تها (۱) -

وه شاهي فرمان جو اس ستون پر براهمي رسم خط مين كنده هے اُس كا بيشتر حصه ضايع هوچكا هے - ليكن

---

(۱) ان ستونون كي تعمير كے وقت يونانيون كي اُس طاقتور نو آبادي كو قائم هوئے ' جو سكندر اعظم نے باختر مين آباد كي تهي ' دو نسل سے كچه هي زياده عرصه گزرا هوگا - يه يوناني ايك ايسے حصه ملك مين آباد تهے جو سلطنت موريا كي عين دهليز پر واقع تها اور جهان هندوستان ' ايران ' اور وسط ايشيا كي تجارتي شاهراهين آكر ملتي تهين - اور چونكه يه لوگ مغربي ايشيا كي تهذيب كے بڑے بڑے مركزون سے باخبر اور خلط ملط ركهتے تهے اسلئے ضرور هے كه يوناني صنعت اور تهذيب كو هندوستان تك پهنچانے مين انهون نے معتدبه حصه ليا هو - في الحقيقت تمام شهادتون سے ' خواه وه جغرافيائي حالات پر مبني هون ' يا اُن سياسي اور تجارتي تعلقات پر جو هندوستان اور مغربي ايشيا كے درميان قائم تهے ' يا ايراني اور يوناني صنعتون كي خوش آيند آميزش پر جو ان آثار مين نظر آتي هے ' غرض سب سے يهي ثابت هوتا هے كه جن صناعون نے يه يادگارين تعمير كي تهين وه غالباً باختر هي سے مستفيض هوے تهے -

گرد اُس مقام پر بنا هوا هی جهان عمود کا مصفی حصہ
ختم اور کهردرا حصہ شروع هوتا هی - ستون کے قیام کے
وقت یہ فرش سطح زمین کے برابر تها لیکن آجکل پتهر
کے اُس شکستہ فرش سے ' جو موجودہ سطح زمین پر
لاٹه کے آس پاس نظر آتا هی ' قریباً چار فیت نیچے
هی - ان دونون فرشون کے درمیان تین اور فرش ملے
هین جنکے درمیانی فاصلون مین ملبے کی مختلف
مقدار ملتی هی - اب جو شخص هندوستان کے قدیم
مقامات کی کهدائی سے کماحقہ ' واقفیت رکهتا هی
وہ بخوبی سمجه سکتا هی کہ ملبے کا یہ انبار (جو چار
فیت گهرا هی اور جسمین تین فرش بهی بنے هوے
هین) ایک صدی سے کم عرصے مین جمع نہین هوا هوگا
بلکہ اغلب یہ هی کہ اس عمل کی تکمیل مین اس
سے بهی زیادہ وقت صرف هوا هو - پس پتهر کا فرش
(جو موجودہ سطح زمین پر نظر آتا هی کسی طرح
بهی) دوسری صدی قبل مسیح کے نصف ثانی سے
پیشتر کا نہین هوسکتا اور چونکہ یہ فرش ستوپہ کلان کے
سنگی ووکار اور فرشی کٹهرے کا هم عصر هی اسلئے ظاهر
هی کہ اس ووکار کی چنائی بهی دوسری صدی قبل
مسیح کے نصف ثانی هی مین عمل پذیر هوئی
هوگی -

نے دریائي رسائل باربرداري سے فائده اٹهایا هوگا اور
برسات میں دریاۓ گنگا ، جمنا ، اور بیتوا میں ستون کو
کشتیوں پر لاۓ هونگے - پهر بهي اسقدر وزني پتهر کو
کشتیوں پر منتقل کرنا ، اور پهر سانچي کي بلند
اور ڈهلوان پهاڑي کي چوٹي پر پهنچانا ، ایسا دشوار
کام هے که قابل سے قابل انجنیر بهي اسکي تکمیل پر
بڑا فخر کرسکتا هے -

اب رهي وه شهادت جو یه لاٹه ستوپه کلاں کے
سنگي روکار اور اسکے فرشي کٹهرے کي تاریخ تعمیر کے
متعلق مهیا کرتي هے ، سو وه ان قدیم فرشوں پر مبني
هے جو دوران حفریات میں اس لاٹه کے اور ستوپه کلاں
کے گرد آشکار هوۓ تهے - خود لاٹه کي بنیاد موجوده
سطح زمین سے باره فیٹ نیچے چٹان پر قائم هے - پہلے
اٹه فیٹ تک اسکا عمود قریباً مدور اور نیم تراشیده اور
بڑے بڑے پتهروں کي مضبوط بهرتي میں جمایا هوا
هے - ان پتهروں کو اپني جگه پر قائم رکهنے کي غرض
سے بنیاد کے چاروں طرف بهاري بهاري دیواریں بنائي
گئي تهیں جنکا سطحي نقشه قریب قریب مستطیل
شکل کا هے اور دیواروں اور بهرائي کے پتهروں کے اوپر
" بهري " اور چونے کا چهه انچ موٹا فرش ستون کے

تاج کو شامل کرکے ستون کي اونچائي پندرہ فیٹ ایک انچ (۱) اور بنیاد کے قریب اس کا قطر ایک فٹ چار انچ هی - نیچے سے ساڑھے چار فیٹ تک ستون هشت پہلو شکل کا هی اور اس سے اوپر سولہ پہلو - هشت پہلو حصے کے تمام ضلعے مسطح هین لیکن بالائي حصے کے زائد آٹھ پہلو مثمن کے کونون کو مجوف تراش کر بنائے گئے هین جس سے هر تیسرا پہلو مقعّر یعني کسي قدر گہرا هوگیا هی - ستون کے پہلوون کي یہ مقعّر ساخت ' اور دو مختلف الشکل حصون کے مقام اتصال پر گوشون کي مخصوص تراش ' اور اُنکي تکمیل کا دلنشین طریق ' دوسري اور پہلي صدي قبل مسیح کے طرز کي خصوصیات سے هین اور جہان تک همین علم هی بعد کي سنگتراشي مین نہین پائي جاتین -

ستون کے عمود کا مغربي حصہ ضائع هو چکا هی مگر اسکي چوٹي پر وہ چول اب تک موجود هی جس پر تاج یا پرکالہ قائم کیا گیا تھا - یہ پرکالہ حسب معمول

جمشیدي طرز کا بنا هوا هی ' اسکے " فرش " سے کنول کي پتیان لٹک رهي هین ' - " گردن " پر پہلے " ڈوري نما "

---

(۱) یعني اگر قدیم سطح زمین سے ناپا جائے -

ستون نمبر ۲۵

تاریخي ترتیب کے لحاظ سے اب هم اُس ستون کا تذکرہ کرتے هین جس کو نقشے مین نشان (25) سے ظاهر کیا گیا هی - یه ستون دوسري صدي قبل مسیح مین اُس زمانے کے قریب طیار هوا تها جس وقت بیس نگر کا ستون " کهام بابا " نصب کیا گیا اور میسي اور دیگر مصنفین کا یه خیال محض غلط هی که یه عهد گپتا کي یادگار هی -

ستون کے جنوبي پہلو پر ' سطح زمین سے چهه فیٹ بلند ' عهد وسطي کے ایک کتبے کے چند حروف نظر آتے هین اور جنوب مغربي پہلو پر ' کرسي کے قریب ' سنکه (۱) کے نمونے کي کچهه مٹي هوئي سي عبارت کنده هی - یه دونو کتبے ستون کے نصب هونے سے بہت بعد اُس پر لکهے گئے تهے ' اسلئے ان سے اُسکے زمانۂ تعمیر کا کچهه پته نهین چلتا - لیکن ستون کی طرز ساخت اور اُسکي سطح کی تراش و تکمیل وغیره سے صاف پایا جاتا هی که وه عهد شُنگا کے قریب طیار هوا تها -

(۱) Shell characters - ایک قسم کا رسم خط جو آج تک کسي سے پڑها نهین گیا - اسکے حروف بہت پیچ در پیچ اور کسي قدر سنکه سے مشابه هوتے هین - ان کتبون کي زبان غالباً سنسکرت هی اور کننگهم صاحب کا خیال هی که یه خط غالباً ساتوین یا آٹهوین صدي عیسوي کے قریب رائج تها ' (مترجم)

اور یہ ٹکڑے ایسی بری طرح ٹوٹے ھیں کہ انکے جوڑ ملا کر ستون کو پھر سے درست کرنا ممکن نہیں - عمود کے حصۂ زیرین پر، جو ابھی تک اپنی اصلی جگہ قائم ھی، شمالمغربی جانب ایک شکستہ سی تحریر عہد گپتا کے حروف میں کندہ ھی جس میں لکھا ھی کہ یہ ستون کسی "وِہار سُوامی" (یعنی خانقاہ کے سردار) نے بنوایا تھا جو "گوشور سنہابَل" کا بیٹا تھا - عہد گپتا کے دوسرے ستونوں کی طرح اس ستون کی کرسی بھی شکل میں مربع اور سطح زمین سے ایک فٹ دو انچ اوپر نکلی ھوئی تھی اور اسکے گرد ایک چھوٹا سا چوکور چبوترہ بنا ھوا تھا -

اس ستون کا شیر والا تاج، اُس تاج کی کمزور اور بھدی سی نقل ھی جو اشوک کی لاٹھ پر قائم تھا - صرف جزئیات میں کسی قدر اختلاف ھی اور شیرونکے اوپر ایک چکر بڑھا دیا گیا ھی - جزئیات کا اختلاف ایک تو "قوربی" کی اُس آرائش میں نظر آتا ھی جو "گردنہ" پر بنی ھوئی ھی اور جس کو خلاف معمول چند اکہری رسیون کے گرد ایک چوڑا فیتہ لپیٹ کر ظاھر کیا گیا ھی - اور دوسرے اُن تصویروں

آرائش اور اوپر "دانه ولوز" كي كنده كاري هي ' - گردن كے اوپر ايک مربع كرسي هي جسكے چارون طرف كٹهرے كا نقشه منبت هي ' - اور كرسي پر غالباً شير كا مجسمه قائم تها جواب ضائع هو چكا هي -

ستون نمبر ۲٦

تيسرا ستون (نشان 26) مذكوره بالا ستون سے كسي قدر شمال كو واقع هي اور آغاز عهد گپتا كا بنا هوا هي - يه ستون طرز ساخت كے علاوه اپنے پتهر كي غير معمولي نفاست اور رنگ كے باعث بهي اس مقام كے دوسرے ستونون سے امتياز ركهتا هي - اودے گري كے پهاڑ سے جو پتهر عموماً نكلتا هي اُس كي به نسبت يه زياده سخت هي اور رنگ بهي قدرے بهورا زردي مائل هي جس مين كهين كهين فالسي رنگ كے دهبے اور دهاريان بهي هين - سانچي مين اس قسم كا پتهر صرف عهد گپتا كے آثار مين پايا جاتا هي -

يه ستون بائيس فيٹ چه انچ بلند اور صرف دو پتهرون كا بنا هوا تها ' - ايک سے مربع كرسي اور اسطوانه نما عمود تراشا گيا تها اور دوسرے سے گهنٹه نما تاج ستون ' گردنه ' اور ' شير اور اُنكے اوپر كا چكر - ليكن افسوس هي كه ستون كا عمود ٹوٹ كر تين ٹكڑے هوگيا

طریق تکمیل ، الغرض تمام خط و خال عہد گپتا کي صنعت کا صحیح نمونہ پیش کرتے ہین -

ستون کے عمود کا اکثر حصہ ضائع ہوچکا ہی مگر حصہ زیرین ابھي تک اپني اصلي جگہ پر قائم ہی ، - بنیاد بالکل صحیح و سالم ہی ، ستون کے گرد جو چبوترہ بنا ہوا تھا اُسکا نقشہ صاف نظر آتا ہی ، اور تاج اور وہ مجسمہ جو اسکے اوپر قائم تھا دونون نسبۃً اچھي حالت مین محفوظ ہین - عمود کا موجودہ حصہ نُو فیت بلند ہی جس مین سے اوپر کا تین فیت دس انچ کا ٹکڑا مدوّر اور صاف سُتھرا بنا ہوا ہی - باقي حصہ جو اصل مین ستون کي کرسي کا کام دیتا تھا شکل مین مربع ہی اور نیم تراشیدہ سا ہی - عہد گپتا مین دستور تھا کہ ایسے ایک ڈال پتھر کے ستونون کي کرسیان مربع رکھتے تھے اور عہد موریا مین ، (جہان تک صحیح علم ہی) ، ہمیشہ گول بنایا کرتے - علاوہ برین عہد موریا کے جتنے ستون اسوقت تک دریافت ہوئے ہین اُنکي امتیازي خصوصیت یہ ہی کہ اُنکي سطح نہایت صاف اور ہموار از از آسپر نہایت چمکدار جلا ہوتي ہی ، حالانکہ ستون زیر بحث کي سطح اس قسم کي جلا سے بالکل معرّا ہی -

میں جو تاج کی مدور کرسی کے رُخ پر بنی ہوئی ہیں - ان تصویروں میں مختلف قد و قامت کے پرند اور کنول کے پھول نہایت بے ترتیبی کے ساتھ بنے ہوئے ہیں اور ان کی ساخت میں اُس توازن اور تناسب کا لحاظ نہیں کیا گیا جو قدیم ہندی صنعت کی خصوصیت تھی - جنوبی پھاٹک کے بھدّے مضحکہ انگیز شیروں کی مانند ان شیروں کے بھی ہر پنجے میں پانچ پانچ ناخن بنے ہوئے ہیں اور دیگر امور میں بھی ان کی بناوٹ میں مشابہت بالاصل اور صنعتی مراعات کا بہت ہی کم لحاظ رکھا گیا ہی -

ستون نمبر ۳۵

ستوپۂ کلاں کے شمالی پھاٹک کے قریب جو ستون استادہ ہی ، وہ بھی عہد گپتا ہی میں تعمیر ہوا تھا - اس ستون کی نسبت (زمانۂ حال کی تصنیفات میں) اکثر بیان کیا گیا ہی کہ اشوک کی لاٹھ کا جواب اور اُسکا ہم عصر ہی - لیکن اسکے سرسری معاینے سے ہی واضح ہو جائیگا کہ اسکو عہد موریا سے منسوب کرنا سخت غلطی ہی - حقیقت یہ ہی کہ اس ستون کی طرز ساخت ، اسکے اجزاء کی ترتیب ، اور اُن کا اصطلاحی

ستون کا جمشيدي تاج اور اُسکے اوپر کي مربع کرسي جو کٹهرے کے ابهروان نقش سے آراستہ هی ' دونون ایک پتهر سے تراش کر بنائے گئے هين - يهي کیفيت اُس مجسمے کي هی جو کننگهم اور ميسي کو اس تاج کے قریب پڑا هوا ملا تها اور اصل مين غالباً اس ستون کے اوپر قائم تها (دیکهو پلیٹ ۱۰ - ب - Plate X,b) - یہ مجسمہ (وجرا پاني) بودهي ستوا کا هی جو ایک سادہ دهوتي باندهے کهڑا هی - اسکے هاتهون مين کنگن ' کانون مين مرکیان ' گلے مين جڑاؤ هيکل اور سر پر مرصع پگڑي هی - پُشت اور شانون پر گهونگریالے بال اور بالون کے نیچے پیٹه پر دو فیتون کے سرے لٹک رهے هين - تصویر کي ایک دلچسپ خصوصیت وہ هالہ هی جس کے کنارے کے گرد مساوي فاصلون پر بارہ چهوٹے

[فوٹ نوٹ بسلسلہ صفحہ گذشتہ]

ان اعداد کے ساته چندرا کي لوهے کي لاٹه (واقع قطب ' دهلي) کے تجزیہ کا مقابلہ کرنا خالي از دلچسپي نہ هوگا جو ذیل مين درج هی :—

کاربن	سلفر	سیلیکن	فاسفورس	میگنیز	لوها
.08	.006	.046	.111	ندارد	99.72

اب رهي اس ستون کي بنياد (جو ايک مضبوط چار ديواري کے بيچ مين بهاري بهاري پتهر جماکر بنالي گئي هی) ' سو همارے پاس ابهي اور مقامات سے اتنا کافي مصالحه جمع نهين هوا هی که اسکو زمانهٔ تعمير کے تعين کا صحيح اور معتبر معيار قرار دے سکين ' تاهم اتنا ضرور هی که اشوک کی لاٹھ کي نسبت اس ستون کی بنياد کا نقشه زياده صاف اور باقاعده هی - علاوہ برين اس ستون کي کرسي کے گرد جو پتهر کا چبوتره بنا هوا تها اس کا نقشه اور طرز تعمير عهد گپتا کے مخصوص طرز کے مطابق هی اور وہ لوہے کے فانے جو ستون مذکور کو صحيح عمودي حالت مين قائم رکهنے کي غرض سے اسکے نيچے دئے هوئے هين ان کے کيمياوي امتحان سے بجنسه وهی اجزاء برآمد هوئے هين جو عهد گپتا کي ديگر آهني اشياء کے تجزيه سے (۱) -

---

(۱) اس تجزيه کے لئے مين سر رابرٹ هيڈ فيلڈ (Sir Robert Hadfield.) کا ممنون هون - اسکے اعداد حسب ذيل هين :—

کاربن	سلفر	سليکن	فاسفورس	مينگنيز
.05	.09	.009	.303	.09

انمين سے ايک ٹکڑے مين جرس نما تاج بنا هوا هی جسکے اوپر (گردن پر) ڈوري نما آرائش اور نيچے عمود کا ايک قليل حصہ هی - دوسرے ٹکڑے مين ايک گول کرسي بني هوئی هی جسکے اوپر شير کا مجسمہ قائم هی - ان چيزون کی صنعت سے صاف ظاهر هی کہ وہ عہد گپتا کی بني هوئي هين ليکن اگر ان کا اسي زمانے کي اور يادگارون سے مقابلہ کيا جائے تو معلوم هوگا کہ انکي ساخت بہت بهدي اور ناتراشيدہ هی اور دوهرا تاج تو بالکل هی ناموزون اور نہايت هي ادنیٰ درجے کی صنعت کا نمونہ هی -

سوراخ بنے ہوئے ہیں ۔ ظاہر ہی کہ اپني موجودہ حالت میں یہ ہالہ مجسمے کے قد و قامت کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہی ' - اور معلوم ہوتا ہی کہ کنارے کے سوراخ ' ہالے کے گرد شعاعیں لگانے کے لئے بنائے گئے تھے جو غالباً ملمّع شدہ تانبے کي تھیں اور باقي تمام تصویر پر شاید سنہري یا کوئی دوسرا رنگ کیا گیا تھا - کنگھم اور میسي کے اس بیان میں کہ یہ مجسمہ اس ستون کے اوپر استادہ تھا ' مجھے شک و شبہ کي قطعي گنجائش نظر نہیں آتي اور جو شخص ہندي سنگتراشي کي تاریخ سے واقفیت رکھتا ہی وہ بغیر کسي مزید دلیل کے تسلیم کریگا کہ مجسمۂ مذکور عہد گپتا کي یادگار ہی -

ستون نمبر ۳۴ پانچواں اور آخري ستون نمبر ۳۴ ہی جو کسي وقت ستوپہ اعظم کے مشرقي پھاٹک کے (جنوبي) پہلو میں قائم تھا - جنرل میسي نے اپني کتاب میں اس ستون کي ایک تصویر اُس وقت کي دي ہی جب وہ سنہ ۱۸۵۱ع میں بالکل صحیح و سالم کھڑا تھا - اب اسوقت اصلي جگہ پر تو اس ستون کا کوئي نشان نہیں ملتا مگر اُس ملبے میں جو ستوپۂ کلاں کے گرد جمع ہو گیا تھا اسکے دو ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں -

اب ہمارے پاس اس امر کی تحقیق کا کوئی ذریعہ نہین کہ کھڑکیان کس طرح ترتیب دی گئی تھین، انکی پیمائش کیا تھی اور وہ تعداد مین کتنی تھین -
لیکن یہ قیاس کچھ زیادہ غلط نہ ہوگا کہ پہلو کی ہر دیوار مین آٹھ آٹھ اور پشت کی دیوار مین شاید چار کھڑکیان تھین جو ایک دوسرے سے مساوی فاصلون پر بنی ہوئی تھین - قوس کی اندرونی اور بیرونی دیوارین حسب معمول پتھر کی ہین، انکی چنائی خشک اور عہد وسطی کے ان ستونون سے ملتی جلتی ہی جن کا ذکر پہلے آچکا ہی - وسطی کمرے کے قدیم ستون اور نیم ستون سب سترہ سترہ فیٹ لمبے اور چوکور مگر اوپر کی جانب کو ذرا گاؤدم ہین اور ہر ستون ایک ڈال پتھر کا بنا ہوا ہی - انکے زیرین حصے زمین مین گڑے ہوئے نہین ہین بلکہ اوپر ہی پتھر کی سلون پر قائم کئے گئے ہین جو خود بھی کچھ ایسی مضبوط اور پایدار نہین ہین - معلوم ہوتا ہی کہ اس عمارت کے مہندس کو اعتماد تھا کہ چھت کے چوبی شہتیر ان ستونون کو ایک دوسرے کے ساتھ اسطرح مربوط کر دینگے کہ یہ اپنی جگہ پر بخوبی قائم رہ سکینگے - اسمین شک نہین کہ جب تک

باب ۷

وسطي رقبے کے مندر

مندر نمبر ۱۸ وسطي رقبہ پر جو چند مندر بنے ہوئے ہیں انمیں دلچسپي اور شان و شوکت کے لحاظ سے مندر نمبر ۱۸، جو ستوپہ کلاں کے جنوبي پھاٹک کے سامنے ایک پست سی کرسي پر واقع هی، سب سے اہم هی (دیکھو پلیٹ ۱۱ - الف - Plate XI,a) - اس مندر کا سطحي نقشہ، جو کھدائي کرنیسے آشکار ہوا هی، ان چیتیا مندروں کے نقشے سے مشابہ هی جو کارلي اور دیگر مقامات کے پہاڑوں میں چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے تھے - فرق صرف یہ هی کہ پہاڑوں میں ترشے ہوئے مندروں کے قوسي ضلع کے گرد ستون ہوتے ہیں اور اس مندر میں ستونوں کي بجائے ایک دیوار بني ہوئي هی - اس اختلاف کي وجہ یہ هی کہ یہ عمارت چاروں طرف سے کھلي تھي اور اس لئے اس کے اندر روشني پہنچانے کا انتظام بیروني دیوار میں کھڑکیاں بنا کر کیا جاسکتا تھا - اس دیوار کا موجودہ حصہ اندروني فرش کي سطح سے کچھ کم دو فیٹ بلند هی اس لئے

کئے گئے نیز آن قدیم عمارات کے کھنڈروں سے جو موجودہ مندر سے قبل اس مقام پر تعمیر ہوئی تھیں ' اس تاریخ کی بخوبی تائید و تصدیق ہوتی ہی - ما بعد کے اضافوں میں ایک تو پتھروںکی وہ بھرائی ہی جو گول کمرے کے اندر ملی ہی اور دوسرے اندرونی دروازے کی سنگی چوکھٹ جس کا شرقی بازو چند سال قبل تک اپنی جگہ قائم تھا مگر اب زمین پر پڑا ہوا ہی - چوکھٹ کے اس بازو کی ساخت میں جو پتھر استعمال ہوا ہی وہ اندرونی ستونوں کے پتھر سے بالکل مختلف ہی اور اسپر کچھ ابھروان تصویرین بنی ہوئی ہیں جنکی طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ بازو دسویں یا گیارھویں صدی عیسوی میں طیار ہوا تھا -

کسی زمانے میں گول کمرے کے اندر ایک ستوپہ بنا ہوا تھا جس کے کھنڈر سنہ ۱۸۵۱ع میں جنرل میسی نے دریافت کئے تھے - اس کھنڈر میں سنگ صابون کی ایک شکستہ ڈبیا ملی تھی اور قیاس یہ ہی کہ اس ڈبیا میں کبھی تبرکات رکھے ہوئے تھے - معلوم ہوتا ہی کہ یہ ستوپہ گول کمرے میں عقبی دیوار کے بالکل قریب بنا ہوا تھا اور مندر کی دیواروں کی طرح

شہتیر موجود رہے یہ ستون بھي اپني جگہ پر قائم رہے لیکن شہتیرون کي شکست و ریخت کے بعد مغربي جانب کا نیم ستون اور شمالمغربي کونے کے تین ستون تو بالکل گرگئے اور باقي خطرناک طور پر مختلف اطراف مین جھک گئے اور اگر ان کے اوپر پتھر کي بھاري بھاري سردلین نہ ھوتین تو کب کے گرگئے ھوتے -

وہ دلچسپ اور عجیب و غریب نقش جو ان ستونون کے چارون پہلوؤن پر کندہ ھی اور بظاھر نامکمل حالت مین چھوڑا ھوا معلوم ھوتا ھی ساتوین صدي عیسوي مین سانچی کے صناعون کا منظور نظر تھا اور اس زمانے کی اور عمارات مین بھی پایا جاتا ھی جو سانچي سے نہایت دور دراز مسافت پر واقع ھین ' مثلاً دکن مین بمقام الورا اور احاطہ بمبئي مین بمقام آیہولی (ضلع دھارواڑ) ' لیکن جہانتک مجھے علم ھی ساتوین صدي سے بعد کی کسي عمارت مین یہ نقش نظر نہین آتا - پس ان ستونون سے صاف ظاھر ھوتا ھی کہ یہ مندر تخمیناً سنہ ۶۵۰ ع کے قریب تعمیر ھوا تھا ' - اور بعض دیگر شواھد سے بھي ' خصوصاً دیوارون کي طرز تعمیر سے ' اور اُن اضافون سے جو اس عمارت پر بعد مین

ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي کے حروف مین بودھ مذھب کا کلمہ منقوش ھی - اوپر والي مہر یا تو گول ھی یا بیضوي شکل کي ھی اور اُس مین بھي یہ کلمہ لکھا ھوا ھی -

اس مقام کی قدیم عمارات

اس مندر یا چیتیا ھال کي تاریخ تعمیر کا ذکر کرتے ھوئے مین نے اشارہ کیا تھا کہ اسکي تعمیر سے قبل اس مقام پر کچھ قدیم عمارات بني ھوئي تھین - ان عمارات کے بقیہ آثار مین حسب ذیل چیزین ملتي ھین :— (۱) گول کمرے کے موجودہ فرش کے نیچے چند اور قدیم فرش جنکو ملبہ کي تہین ایک دوسرے سے جدا کرتي ھین (۲) اُن دیوارون کے نیچے جو گول کمرے اور بغلي رستون کے عقب مین ھین چند قدیم دیوارون کي بنیادین اور (۳) چار دیواري کے گرد مضبوط پشتے کي دیوارین جو عہد موریا کي بني ھوئي ھین -

قدیم فرش تعداد مین تین ھین اور اگر سانچي کے دیگر آثار کے حالات سے اندازہ کیا جائے تو سب سے اوپر والا فرش (جو چونے اور کنکر کا بنا ھوا ھی)

اسکي بنياد بهي کچه ايسي گهري نه تهي کيونکه اب اس کا کهين نشان بهي نهين ملتا -

چهوٹي چهوٹي قديم اشياء جو اس چيتيا مندر سے برآمد هوئين آنمين صرف (پخته) مٹي کي چند چهوٹي چهوٹي تختيان قابل ذکر هين جو ساتوين يا آٹهوين صدي عيسوي کي بني هوئي هين اور گول کمرے کے مشرق مين جو بغلي رسته هی آسکے فرش پر انتهي ايک هي جگه پڑي هوئي ملي تهين - يه تختيان مختلف ناپ کي هين مگر نمونه قريب قريب ايک هي هی يعني هر تختي پر دو مُهرين ثبت هين اور کنارے صدف نما آرائش سے مزين هين - نيچے والي مهر ذرا بڑي اور شکل مين پيپل کے پتّے سے مشابه هی اس مين بدهه کي ايک تصوير بني هوئي هی جو بُهومي سپرسا (۱) وضع مين کنول کے تخت پر بيٹها هی - بدهه کے سر کے قريب دونون طرف دو ستوپے هين اور نيچے جسم کے دونون طرف

(۱) (भूमि स्पर्श मुद्रा) يعني بدهه چار زانو بيٹها هی اور دائين هاته سے زمين کي طرف اشاره کر رها هی (مترجم)

دور تک بنی ہوئی ہی - بات یہ ہی کہ میدان
مرتفع کے اس پہلو پر پہاڑی کی سطح یکایک جنوب کی
طرف ڈھالو ہو گئی ہی اسلئے عہد موریا کے معماروں کو
اپنی عمارتوں کے لئے ایک ہموار کرسی حاصل کرنے
کی غرض سے بھاری بھاری پشتے کی دیواریں بنانی پڑیں
جنکے درمیانی خلا کو بعد میں مٹی اور بڑے بڑے
پتھر بھر کر مسطح کرلیا گیا - یہ دیواریں دو اور تین
فیٹ کے درمیان موٹی ' بارہ تیرہ فیٹ اونچی اور
اسی قسم کے نیم تراشیدہ پتھروں کی بنی ہوئی ہیں
جیسے بعد کے زمانے میں ستوپۂ کلاں کی توسیع کے
وقت استعمال کئے گئے - معلوم ہوتا ہی کہ پشتے کی
وہ دیوار ' جو اس ہال کے پاس جنوب میں واقع ہی '
دباؤ کے مقابلے کے لئے ناکافی ثابت ہوئی کیونکہ اسکی
بیرونی جانب تھوڑے ہی زمانے کے بعد ایک اور
دیوار تعمیر کی گئی اور دونوں کے درمیانی خلا کو اکھڑ
پتھروں سے بھر دیا گیا - اس دوسری دیوار کی بنیاد بھی
چٹان ہی پر رکھی گئی ہی ' موٹائی چار فیٹ سے
کچھ زیادہ ہی اور بیرونی جانب کگر چھوڑے ہوئے
ہیں - اس دیوار کا بالائی حصہ ضائع ہوچکا ہی اس لئے

پانچوین یا شاید چھٹي صدي عیسوي سے تعلق رکھتا هی ' اس سے نیچے والا پہلي یا دوسري صدي قبل مسیح سے اور تیسرا یعني سب سے نیچے والا فرش عہد موریا سے منسوب کیا جاسکتا هی (۱) - بجري کے اُس قدیم فرش کي مانند جو اشوک کي لاٹھ کے گرد بنا ہوا هی ' اس زیرین فرش کے نیچے بھي ٹھیک چٹان کي سطح تک گول گول پتھر جمائے گئے ھین جو گویا اسکي بنیاد کا کام دیتے ھین ' - لیکن چونکه یه فرش ایک مسقف عمارت کے اندروني حصے مین بنایا گیا تھا اس لئے ان پتھرون کے اوپر موٹي موٹي بجري بچھانے کي بجائے صرف تھوڑي سي مٹي ڈال کر خوب کوٹ دي گئي اور اسکے اوپر چونے کا صندله کردیا گیا - جس زمانے سے اس زیرین فرش کا تعلق هی اُسي زمانے کي وه پشتے کي دیوارین بھي ھین جو اس چیتیا کے مشرق ' جنوب ' اور مغرب مین نظر آتي ھین اور نیز وه دیوار جو اسکے مغرب مین وسطي سطح مرتفع کے جنوبي کنارے کے ساتھ ساتھ

---

(۱) جس کھدائي مین یه فرش آشکار ہوئے تھے اُس کو دوبارہ بھروا دیا گیا هی -

اگلے حصے کے نیچے واقع ھی ' لیکن اصل مین مصنف هذا سے پہلے کسي اور محقق نے اسکو آشکار کیا تھا اور چونکہ اسکے متعلق کوئي تحریر نہین ملتي اس لئے اس کا تصفیہ مشکل ھی کہ جس جگہ یہ چوکا همین ملا وهي اسکي اصلي جگہ بھي تھي یا نہین - علاوہ برین اسکي ظاهري وضع قطع سے یہ پتا لگانا بھي دشوار ھی کہ اس سے کیا کام لیا جاتا تھا ' لیکن پتھر کي خاص قسم اور چوکے کي طرز ساخت سے ایسا پایا جاتا ھی کہ وہ غالباً عہد وسطي کا بنا ہوا ھی -

مندر نمبر ۱۷ دوسرے باب مین ' جہان هندي صنعت کے ارتقاء کا ذکر کیا گیا ھی ' یہ بیان هوچکا ھی کہ گپتالي صنعت کي اصلي خصوصیت اُسکا ذوق سلیم کے موافق هونا ھی جسکو دیکھ کر یونان کي بہترین صنعت کا نقشہ آنکھون مین پھر جاتا ھی - اس خصوصیت کے اظہار کي عمدہ مثال وہ چھوٹا سا مندر ھی جو چیتیا هال نمبر ۱۸ سے چند قدم مشرق کو واقع اور پانچوین صدي عیسوي کے آغاز کا تعمیر شدہ ھی -

یہ مندر نہایت سادہ ھی اور اس میں صرف

اب یه اندازه نهین هو سکتا که آیا اونچائي مین پهلی دیوار کے برابر هي تهي یا کچھ کم و بیش -

جس مقام پر میدان مرتفع کے جنوبي ضلع کی پُشتے کي دیوار اُس محافظ دیوار سے ' جو هال کے مغربي پهلو مین واقع هی ' زاویۂ قائمه بناتي هوئي کر ملي هی ' وهان ملبے کا ایک عظیم انبار جمع تها جس کا اکثر حصه ضرور اُس اوپر والے چبوترے سے گرا هوگا جسپر موجوده هال واقع هی - اس ملبے کے اندر سے ' ته کے قریب ' پخته مٹي کے بهت سے کهپرون کے علاوه پتهر کا ایک شکسته پیاله بهي دستیاب هوا جو قدیم صنعت کی ایک نفیس یادگار هی - یه کهپرے غالباً موریائي عمارت کي چهت سے گرے هونگے جسکي بنائے فوقاني ' اُس زمانے کي دیگر عمارات کي طرح ' غالباً لکڑي کي تهي -

هال یا مندر کے مدوّر حصے کے سامنے ایک بڑا چوکور پتهر رکها هی جو چار فیٹ مربع اور بیچ مین (اوکهلي کي طرح) مجوف بنا هوا هی - یه چوکا کهدائی کے زمانے مین عهد موریا کی اُس سنگي دیوار کي کرسي پر رکها هوا ملا تها جو گول کمرے کے

a. TEMPLE 18.

b. TEMPLE 17.

Photo-engraved & printed at the Offices of the Survey of India, Calcutta, 1923.

ایک کمرہ اور اسکے سامنے ستونون پر ایک سائبان ہی - دونون کي چھتین مسطح ہین - مگر باوجودیکہ یہ عمارت مختصر سي ہی اور اس نفاست اور وضاحت سے ' جو یوناني فن تعمیر کي امتیازي خصوصیات ہین ' معرّا بھي ہی ' تاہم اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ اس عمارت کی طرز ساخت مین ' آرائش کي موزونیت مین ' اور جزئیات کے صحیح تناسب مین یوناني تعمیرات کي سي مشابہت ضرور پائي جاتی ہی (دیکھو پلیت ۱۱ ب - Plate XI, b) -

ایک لمحہ کے لئے اس عمارت کا ستوپۂ کلان کے پھاٹکون سے مقابلہ کیجئے جو عہد اندھرا کے بنے ہوئے ہین اور دیکھئے کہ پھاٹکون کي چوبي طرز تعمیر کي بجائے ' جو بالکل غیر معقول اور ناموزون بلکہ مضحکہ انگیز ہی ' اس مندر مین پتھر کي سب چیزین سنگي طرز تعمیر پر بني ہوئي ہین جو بہت معقول ہی ' - عمارت کا ہر جزؤ خواہ کرسي یا ستون ' پرکالہ یا چھجہ ' ایک معقول فرض ادا کر رہا ہی جو بالکل واضح اور سنگی تعمیر کي ضروریات کے عین مطابق ہی ' - اور آرائش و زیبائش مین بھي نسبۃً اعتدال اور سادگي آگئي ہی -

دوسري طرف اس مندر کا ونگ لس وکٹري (۱) کے مندر واقع قلعہ ایتھنز جیسي کسي یوناني عمارت سے مقابلہ کیجئے - دونون عمارتین ایک دوسرے سے اسقدر مشابہ هین کہ خواہ مخواہ سوال پیدا هوتا هی کہ یہ مندر اور اس زمانے کي دیگر هندي تعمیرات کهین مغربي نمونون سے تو نقل نهین کي گئین ؟ اس سوال کا جواب یقیناً نفي مین هی - گو اس مین کلام نهین کہ عهد گپتا کي صنعت بعض مضامین اور خیالات کے لئے مغربي دنیا ، بالخصوص ایشیائے کوچک اور مصر ، کي شرمندۂ احسان هی ، تاهم اس مندر کي اور اس زمانے کي دیگر عمارات کي مستند وضع کسي اندها دهند تقلید کا نتیجہ نهین هی بلکہ اس کے اسباب کچھ اور هي هین اور ، جیسا کہ پہلے بیان هوچکا هی ، اس واقعہ سے تعلق رکھتے هین کہ عهد گپتا مین اهل هند کي ذکاوت اور خیالات مین قریب قریب ویسي هي همہ گیر اور فوري نشو و نما ظاهر هوئي جیسي پانچوین اور چوتھي صدي قبل مسیح

(۱) "(Wingless Victory)" - بے پر کي فتح (کي دیبي) - مترجم

جگہ پر قائم هی بلکہ اُسکے بھي روکار کے پتھر ضایع هوچکے هین اور صرف اندروني ناتراشیدہ پتھرون کي چنائي باقي رہ گئي هی - لیکن کرسي کے اُوپر جو ملبہ پڑا تھا اُس مین ، اور بہت سے عمارتي اجزا کے علاوہ ، پتھر کے دو بڑے اور دو چھوٹے نیم ستون برآمد هوئے هین جنکي وضع قطع سے پایا جاتا هی کہ یہ عمارت بھی اوائل عہد گپتا کي یادگار هی - ان ستونون کے عمود ، نیچے مربع ، وسط مین هشت پہلو اور اوپر شانزدہ پہلو هین ، - گردنون پر " ڈوري " کے نمونے کي آرائش اور سرون پر " کمرکی گلدان " بنے هوئے هین -

مندر نمبر ۳۱ اس رقبے مین چوتھا مندر نمبر ۳۱ هی جو ستوپہ نشان ۵ کے عین پس پشت ، شمالمشرقي گوشے مین ، واقع هی - اس مین صرف ایک سادہ ، مسطح چھت کا ، ستون‌دار کمرہ هی جو ایک بہت چوڑے چبوترے پر بنا هوا هی - کمرے کے اندر ، دروازے کے بالکل سامنے ، بدھہ کا ایک مجسمہ کرسي پر رکھا هی جو کنول کي گلکاریون سے آراستہ هی -

مندر کا یہ چبوترہ اصل مین کسي اور قدیم مندر کے لئے تعمیر هوا تھا جو اسي مقام پر بنایا گیا تھا

میں یوناني دل و دماغ میں رونما هوئي تهي - پس اگر، هندي تخییل کي طرح، هندي صنعت میں بهي وهي عقل سلیم کا اتباع، حسن کا صحیح امتیاز، اور اظهار و اتمام مقصد کا احساس نظر آئے جو یوناني صنعت میں پایا جاتا هی تو کچه تعجب کا مقام نهین هی - حقیقت یه هی که جس زمانے میں یه مندر تعمیر هوا وه زمانه تقلید کا نهین بلکه ایجاد و اختراع کا زمانه تها اور اس چهوٹي سي عمارت کے ایک ایک پتهر میں اُس زمانے کے مذاق اور اُسکے بنانے والوں کے میلان طبع کا سچّا عکس نظر آتا هی اور اگر هم اس عمارت کو عهد اندهرا کي عمارات سے مقابله کرنے کي تکلیف گوارا کرین تو معلوم هو جائیگا که یه مندر اُس انقلاب کي بهي مکمل فهرست هی جو سنه عیسوي کي پهلي چار صدیوں کے دوران میں هندوستان کے تمدن و تهذیب میں رونما هوا -

مندر نمبر ۹

جس مندر (نمبر ۱۷) کا ابهي ذکر هوچکا هی اُس سے کسي قدر بڑا اور قریباً اُسي زمانے کا ایک اور مندر، چیتیا هال نمبر ۱۸ کے شمالمغرب میں بنا هوا تها - اس وقت اس مندر کي صرف کرسي اپني

اس تصویر کے هاتھ کہنیون تلک ضائع هوچکے هیں '
مگر چونکه سینے پر شکستگي کے دو نشان موجود هین
اسلئے ظاهر هوتا هی که دونون هاتھ سینے کے
سامنے اٹھے هوئے تھے اور اس تصویر مین بدھه کو
دهرم چکر مُدرا یعني تلقین کي وضع مین دکھایا گیا
تھا - یه مجسمه جس قدیم چوکی پر رکھا هوا هی
اُسي کا هم عصر یعني چھٹي ساتوین صدي عیسوي کا
بنا هوا معلوم هوتا هی لیکن چونکه یه اس چوکي پر
ٹھیک نهین بیٹھتا اس لئے ماننا پڑیگا که مندر کے بعض
ستونون کي طرح یه بت بھي کسي دوسرے مندر سے لےکر
اس چوکي پر رکھدیا گیا هی -

ناگي کا مجسمه

ایک دلچسپ یادگار جو کھدائي کے دوران مین
اس مندر کے چبوترے کے قریب هي برآمد هوئي
وہ ناگي کا وہ مجسمه هی جو زینے کي مغربي جانب '
چبوترے اور زینے کے درمیاني گوشے مین قائم هی -
یه مجسمه ' نیچے کي چُول سمیت ' سات فیٹ چھ انچ
بلند هی اور چوتھي یا پانچوین صدي عیسوي کا بنا هوا
هی ' اور چونکه ابھران نهین بلکه چارون طرف سے
مکمل هی اسلئے اصل مین ضرور کسي ایسي کھلي

اور وہ چوکي بھي جسپر بدّھہ کا کنول والا تخت رکھا ہوا ہی سابقہ مندر ھي سے تعلق رکھتی ھی اور موجودہ مندر کي سطح فرش سے کسي قدر نیچے اب تک اپني اصلي جگہ پر موجود ھی -

قدیم مندر کي تعمیر ضرور چھٹي یا ساتوین صدي عیسوي مین عمل پذیر ہوئي ہوگي اس لئے گمان غالب ھی کہ موجودہ عمارت کے ستونون مین سے وہ دو نیم ستون جو وضع قطع مین چیتیا ھال نمبر ۱۸ کے ستونون سے مشابہ اور بوجہ مشابہت اسي زمانے کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ھین، سابقہ مندر سے تعلق رکھتے تھے - باقي ستونون مین سے دو ستون اوائل عہد گپتا کے بنے ہوئے ھین - یہ ضرور کسي دوسري عمارت سے لئے گئے ہونگے اور ممکن ھی کہ جن منہدم شدہ عمارتون کي کرسیان حال ھي مین مشرقي جانب والي پُشتے کي دیوار کے نیچے آشکار ہوئي ھین انھي عمارتون مین سے کسي کے یہ ستون ھون - بدّھہ کا وہ مجسمہ جو اس مندر مین رکھا ھی سرخي مائل بھورے رنگ کے ریتلے پتھر کا بنا ہوا ھی اور اس مین بدّھہ کو کنول کے شگفتہ پھول پر چار زانو بیٹھا ہوا دکھایا ھی - سوء اتفاق سے

اُن عمارات کا جنکے آثار اس دیوار کے نیچے برآمد ہوئے ہیں، کچھ ذکر کردیا جائے -

اُس کشادہ رقبے کے تذکرے میں جو ستوپۂ کلاں کے گرد واقع ہی اور جس میں پتھر کی سلوں کا فرش لگا ہوا ہی، میں بیان کرچکا ہوں کہ وہ سنگی فرش ابتداءً اِس محافظ دیوار کے مشرق میں بہت دور تک پھیلا ہوا تھا - یہ کیفیت پہلی صدی قبل مسیح میں تھی اور غالباً اُسکے بعد بھی تین سو سال یا اس سے کچھ زیادہ زمانے تک اس فرش پر کسی قسم کا ملبہ جمع نہیں ہوا، - لیکن جب مشرقی حصے کی عمارتیں بوسیدہ ہوکر گرنی شروع ہوئیں تو رفتہ رفتہ اُن کا ملبہ اس فرش پر جمع ہونے لگا - ان قدیم منہدمہ) عمارات کے آثار پر اور نئی عمارتیں بنیں اور مرور ایام تباہ ہوگئیں - غرض ساتویں صدی عیسوی کے قریب تک شکست و ریخت کا یہی عالم برابر رہا ور آخر اس ملبے کے اجتماع سے ایک پانچ فیٹ اونچا ٹیلہ سا بن گیا جس کا طول محافظ دیوار کے موجودہ طول کے برابر تھا -

عمارات نمبر ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ اور سڑک نمبر ۲۰

عمارات نشان ۱۹، ۲۱ و ۲۳ اور نیز سڑک نمبر ۲۰ جو عمارت ۱۹ کے شمال کی طرف واقع ہی سب کی سب

جگہ قائم کیا گیا ہوگا کہ ہر طرف سے بخوبی دیکھا جاسکے - اس کے نیچے کی جانب ایک بڑی چول ہے جو ابتداءً کسی سنگی چوکی میں بٹھائی ہوئی تھی - لیکن عہد وسطی کے اواخر میں جب مجسمے کو اس جگہ منتقل کیا گیا جہاں وہ اسوقت قائم ہے تو چوکی کو غیر ضروری سمجھکر وہیں چھوڑ دیا گیا اور مجسمے کی بنیادی کرسی کو پتھر کی خشک چنائی میں چن دیا گیا - بعد میں کسی وقت یہ مجسمہ ٹخنوں کے اوپر سے ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا چنانچہ اس کا زیرین حصہ تو اپنی اصلی جگہ اور بالائی حصہ اسکے قریب ہی ذرا فاصلے پر پڑا ہوا ملا ہے - مندر کے چبوترے کی چنائی میں بعض نشان ایسے پائے جاتے ہیں جن سے گمان ہوتا ہے کہ غالباً اس تصویر کے جواب میں زینے کی مشرقی جانب ناگا یا ناگی کا ایک اور بھی مجسمہ قائم تھا -

وسطی اور مشرقی رقبوں کے درمیان پشتے کی دیوار

وسطی رقبے کا بیان ختم کرنیسے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس طویل پُشتے کی دیوار کا جو وسطی میدان کے مشرقی پہلو پر بنی ہوئی ہے، اور نیز

بلند ہو گیا تھا اور گیارھویں صدی عیسوی سے پہلے کی بنی ہوئی نہیں بلکہ اغلب تو یہ ہی کہ مندر نمبر ۴۵ کی ہم عصر ہو - اس کی تعمیر کے وقت ضرور کچھ ملبہ اسکی مغربی جانب بھی جمع ہوگا کیونکہ اسکی بنیاد مشرقی میدان کی سطح سے نیچے نو فیٹ سے زیادہ نہیں جاتی - دیوار کے وسط میں ایک پختہ زینہ ہی جس کے ذریعہ سے وسطی رقبہ سے مشرقی میدان پر چڑھتے ہیں - کچھ زمانے کے بعد جب اس دیوار کی مرمت کی گئی تو اس کے اُس حصے کے نیچے، جو موجودہ زینے کے شمالی جانب ہی، پتھروںکی خشک چنائی کرکے، اسکے ساتھ مٹی کا پُشتہ بنا دینا کافی سمجھا گیا لیکن باقی دیوار کو توڑ کر، اور اُسکی بنیاد کو اور سات فیٹ نیچے لے جاکر، از سرنو بنایا گیا -

غالباً ساتوين صدي عيسوي کي بني هوئي هين - سڑک صرف نو فيٹ چوڑي هی اور قريباً ½ کي نسبت (رفتار) سے مشرق کي جانب بلند هوتي چلي گئي هی - اس کے فرش مين گول گول پتھر لگے هوئے هين جنکي فرسودگي سے اندازه کيا جاتا هی که يه سڑک مدتون تلک مستعمل رهي هوگي -

عمارت نمبر ۲۳ کا صرف دروازه برآمد هوا هی جسکي دهليز کے سامنے نصف دائرے کي شکل کا ايک بڑا پتھر جمايا هوا هی - عمارت نشان ۱۹ کي موجوده ديوارين صرف ايک اور دو فيٹ کے درميان بلند هين اور آنکي خشک اور بهدي چنائي مين معمولي نيم تراشيده سے پتھر لگے هوئے هين - بخلاف اسکے عمارت ۲۱ کي تعمير مين کوه اودے گري کے بهاري بهاري پتھر استعمال کئے گئے هين اور کرسي کے دامن پر بطور آرائش چارون طرف " زنّاري گوله " بنا هوا هی جس سے ظاهر هوتا هی که عمارت مذکور عهد گپتا کي تعمير هی -

پشتے کي ديوار جو ان عمارات کے اوپر سے گذرتي هی اس وقت بنالي گئي تهي جب مشرقي رقبه ملبے کے اجتماع کے باعث) چوده فيٹ کے قريب

اور اندروني ديوار اسي کي هم شکل تهي - ان ديوارون کي چنائي محض بهدي تهي اور ان سے صرف بنيادون کا کام ليا جاتا تها مگر ان بنيادون کے نقشے سے صاف ظاهر هوتا تها که انکے اوپر ضرور ايک چيتيا هال بنا هوا تها جو اپني وضع قطع مين بهاجا اور مغربي هند کے ديگر مقامات کے ان بڑے بڑے چيتياؤن سے ملتا جلتا تها جو پهاڑ کاٹ کر بنائے گئے هين - اگر کوئي نمايان فرق تها تو صرف يه که ان پهاڑي چيتياؤن مين قوسي حصے کے سامنے ايک يا زياده دروازے هوتے هين اور سانچي کے اس عمارتي چيتيا مين صرف پهلوؤن کي لمبي ديوارون مين ايک ايک دروازه تها - اسکي اس خصوصيت کو ديکهکر غار سداما اور عهد موريا کے ديگر غاري مقادر ياد آتے هين جو کوه برابر مين واقع هين -

اس عمارت کا بالائي حصه زياده تر لکڑي کا بنا هوا تها اور ايام قديم هي مين آگ کي نذر هوگيا تها کيونکه لکڑيون کے چند سوخته اجزا کے سوا جو اس عمارت کے قديم کچے فرش پر دستياب هوے اور کوئي نشان بالائي عمارت کے ملبے کا نهين ملا -

اس آتشزدگي کے زمانے کا کچهه پته ان ستونون سے چلتا هي جو بعد مين اس کرسي پر قائم کئے گئے - يه

باب ۸

جنوبي رقبه

مندر نمبر ۴۰

جنوبي سلسلهٔ عمارات کے آثار مین وہ بڑا مندر سب سے اهم هی جو نقشے مین نشان ۴۰ سے تعبیر کیا گیا هی اور اس حصے کي اور عمارات کي طرح کچھ دنون قبل تک ملبے مین چھپا هوا تھا - اصل ابتدا مین یه مندر ایک قوسي چیتیا هال (Chaitya-hall) تھا اور اس نمونے کا یه قدیم ترین چیتیا هی جسکے کچھ آثار اب تک باقي هین -

قدیم عمارت کي اب صرف ایک مستطیل سنگي کرسي رهگئي هی جس کے مشرقي اور مغربي پهلوؤن پر ایک ایک زینه هی - اس کرسي کي ظاهري وضع قطع سے یه معلوم نهین هوتا که بالائي عمارت مدور شکل کي تھي یا کیا - مگر اسکے وسطي حصے مین ' جو بظاهر ٹھوس معلوم هوتا تھا ' کھدائي کرنیسے اسکے اندر دو جداگانه دیوارین ملین جنکے درمیاني خلا مین ملبه بھرا هوا تھا - بیروني دیوار کے جنوبي سرے کا اندروني رخ ذرا قوسي شکل کي گولائي لئے هوے تھا

بڑے منبت کار اور سادہ پتھر بھر دئے گئے جو غالباً قدیم عمارت هي سے لئے گئے تھے - (ان بھرائي کے پتھروں مین هاتھي کا ایک شکستہ مجسمہ بھي برآمد هوا جسکي صنعت نہایت اعلیٰ هی) - ان توسیع سے کرسي کا طول ۱۳۷ فیت اور عرض ۹۱ فیت هوگیا - اسکے ساتھ هي عمارت کا فرش بھی ایک فت چار انچ اونچا کرکے اسپر چھہ سے آٹھ فیت تک لمبي اور ساڑھے تین تین فیت چوڑي سلوں کا فرش لگا دیا گیا -

اس جدید کرسي کے تین جانب یعني شمالي، جنوبي اور مغربي پہلوؤں مین مختلف جسامت کے تین برج هین اور خیال هی کہ مشرقي جانب بھي غالباً اس قسم کا برج تھا لیکن اسطرف کھدائي نہین کی گئي - ان مین سے شمالي اور مغربي برج تو پشتے کی دیوار کے هم عصر هین مگر جنوبي پہلو کا برج بعد کا بنا هوا معلوم هوتا هی اس لئے کہ اس کا سطحي نقشہ بے ترتیب هی اور چنائي بھي پشتے کي دیوار کي چنائي کے ساتھ وصل نہین بلکہ اُس سے علیحدہ هی - وہ دیوارین جو اس برج کے مشرقي اور جنوبي پہلوؤں پر بیروني جانب بني هوئي هین اس سے بھي بعد کي تعمیر معلوم هوتي هین -

ستون ' دس دس ستونون کی ' پانچ قطارون مین مرتب مین لیکن انکي ترتیب مین قدیم عمارت کي بنیادون کے نقشے کا مطلق لحاظ نہین رکھا گیا - اس سے ظاھر ھوتا ھی کہ جسوقت ان ستونون کي تعمیر عمل مین آئي اُس وقت' قدیم عمارت کا سطحي نقشہ کسي کو یاد نہین رھا تھا - مگر چونکہ ستونون پر قدیم براھمي رسم‌خط مین کچھ کتبے کندہ ھین (۱) اس لئے وہ پہلي صدي قبل مسیح سے بعد کے نہین ھوسکتے بلکہ ممکن ھی کہ اس سے بھي بہت پہلے کے بنے ھوے ھون - ان وجوہ سے یہ نتیجہ نکلتا ھی کہ قدیم (چیتیا کي) عمارت غالباً عہد موریا مین تعمیر ھوئي تھي ' - چنانچہ عمارت کي طرز ساخت اور نیز اُسکي بنیادون اور اصل چٹان کے مابین کسي ملبے وغیرہ کي عدم موجودگي سے ھمارے اس خیال کي پوري تائید و تصدیق ھوتي ھی -

ان ستونون کو قائم کرتے وقت پراني کرسي کو بڑھاکر بڑا کر لیا گیا ' - وہ اسطرح کہ کرسي کے چارون طرف ' اس سے کچھ فاصلے پر ' ایک مستحکم پشتے کي دیوار بنا کر دونون کے درمیاني خلا مین بڑے

---

(۱) یہ تحریرین ابتدائي نمونے کے رسم خط مین کندہ ھین -

ملبے میں جو عمارت کے چارون طرف جمع تھا ' بہت سے شکستہ ستون دستیاب ہوے ہین جو وضع قطع مین سراسر اُن ستونون سے مشابہ ہین جو ابتک اپنی جگہ پر قائم ہین - پس یہ قیاس قرین عقل معلوم ہوتا ہی کہ شاید اصل مین یہ شکستہ ستون بہی توسیع یافتہ کُرسي کے اوپر قائم تہے اور جب بعد کے زمانے کي محافظ دیوار کا بالائي حصہ گرا اور اپنے ساتھ چھہ سات فیٹ پیچھے تک کي پتھرون کي بھرتي کو ' جو اس کے عقب مین بھري ہوئي تھي ' لے کر نیچے آرہا تو یہ ستون بھي اُسکے ساتھ ھي گر گئے - لیکن اس قیاس مین اعتراض کي بھي گنجائش ہی اور وہ یہ ہی کہ ملبے سے ستونون کے جسقدر عمود برآمد ہوے ہین وہ سب کے سب بلا استثناء ٹوٹے ہوے ہین اور اکثر ٹکڑے لمبائي مین تین چار فیٹ سے زیادہ نہین - پس عجب نہین کہ یہ ٹکڑے دراصل اُن ستونون کے اوپر کے حصے ہون جو اسوقت اپني جگہ پر قائم ہین اور انکے جن نا تراشیدہ حصون کو ہم نیچے کے سرے خیال کرتے ہین وہ اصل مین ستونون کے نامکمل اوپر کے سرے ہون - اس دوسري صورت کا ذکر مینے اسلئے نہین کیا کہ مین اسکو یقیني یا کم از کم اغلب خیال کرتا ہون ' بلکہ صرف

قديم کرسي کي توسيع سے وہ دونون زينے جو اسکے مشرقي اور مغربي پہلوون مين بنے هوے تهے جديد تعمير مين چهپ گئے اور انکي بجاے پشتے کي شمالي ديوار کے عرض کو المضاعف کرکے اسکے ساتھ ايک دوهرا زينه بنا ديا گيا - موضع سُناري (رياست بهوپال) کے مندر مين بهي ' جو اسي توسيع کا هم عصر هی ' سرے والي ديوار کے ساتھ اسي قسم کا دوهرا زينه بنا هوا هی -

هم پہلے بتا چکے هين که اس هال کے هشت پہلو ستون ' جو سب کے سب پتهر کے بنے هوے هين ' دس دس کي پانچ قطارون مين مرتب تهے اور يهي ترتيب هم نے نقشے مين بهي دکهائي هی - جہان تک ان پچاس ستونون کا تعلق هی اندي ترتيب مين کلام نہين هوسکتا ' کيونکه اکثر ستونون کے شکسته عمود اپني اصلي جگه پر موجود هين - مگر يه بهي ممکن هی که اصل مين ان ستونون کي تعداد پچاس سے بہت زياده هو اور ستونون کي ايک يا زياده قطارين موجوده سلسلے کے پہلوون يا سرون پر ترتيب دي گئي هون - في الحقيقت بادي النظر مين ايسا هي معلوم هوتا هی (که انکي تعداد پچاس سے زياده تهي) کيونکه اس

اسلئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ان چھوٹے ستونوں کی تعمیر اور انکی موجودہ ترتیب بڑے ستونوں کی شکست و ریخت کے بعد عمل میں آئی تھی - باقی رہی ان ستونوں کی اصلی جائے قیام ' تو اسکی نسبت محض قیاس سے کام لیا جاسکتا ہی - ممکن ہی کہ ستون‌دار ہال کے گرد کوئی برآمدہ بنا ہو جسکی چھت ان ستونوں پر قائم کی گئی ہو - اور یہ بھی ممکن ہی کہ ہال کے جنوبی پہلو پر کسی حاشیے کی عمارت میں استعمال کئے گئے ہوں - بہرحال کہیں بھی لگائے گئے ہوں اتنا تو ان کے حصص زیرین کی ناہموار تراش سے صاف ظاہر ہی کہ وہ کسی زیرین منزل کے فرش پر قائم تھے ' بالائی منزل پر نہیں تھے -

ایک اور سوال ' جسکی نسبت یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا ' یہ ہی کہ یہ ستون‌دار ہال کبھی مکمل بھی ہوا تھا یا نہیں ؟ - بڑے ہشت پہلو ستون ایک دوسرے سے سات سات فیٹ کے فاصلے پر قائم ہیں اور اگر اس فاصلے سے اندازہ کیا جائے تو خیال ہوتا ہی کہ غالباً ان ستونوں کے اوپر لکڑی کی بجائے پتھر کے شہتیر رکھنے مقصود تھے - لیکن سوائے ان ستونوں کے نہ تو شہتیروں یا پرکالوں ہی ۲ کوئی

اسلئے که جو شہادت همارے پاس موجود هی اس سے ستونون کے پچاس سے زیاده هونے کا یقیني ثبوت نہین ملتا ' - اور یہین ثبوت کي عدم موجودگي مین نقشے مین صرف وهي ستون دکہانے مناسب سمجہے گئے جو في الواقع اپني جگه پر قائم اور موجود هین -

ان بڑے هشت پہلو ستونون کے علاوه (حال مین) اور بہت سے چھوٹے ستون بھي برآمد هوے هین جو قریب قریب انهي کے هم عصر هین - یه ستون نیچے مربع اور اوپر هشت پہلو هین اور بعض پر براهمي رسم خط مین مختصر نذري (۱) کتبے بھي کنده هین - انمین سے کچھ ستون قدیم کرسي کے مشرقي پہلو پر ایک قطار مین مرتب هین لیکن یه جگه وہ نہین هی جہان یه اصل مین قائم کئے گئے تھے کیونکه کھدائي کرنیسے معلوم هوا هی که ان کے عمودون کے صاف حصے عمارت کے قدیم ترین (لیپے) فرش سے بھي کسي قدر نیچے جاتے هین اور بڑے ستونون کے شکسته ٹکڑے انکي بنیادون مین استعمال کئے گئے هین - آخرالذکر واقعه نہایت اهم هی

(۱) Donatory inscriptions - ان کتبون مین صرف نذر گذرانے والے کا نام اور بعض اوقات نذر کا ذکر هوتا هی (مترجم)

نقشے مین نشان 8 دیا گیا هی - اب اس عمارت کي صرف کرسي رہ گئی هی جو شکل مین مربع ' سراسر ٹهوس بني هوئي اور شمالي پہلو پر اسوقت بهي چٹان سے بارہ فیت بلند هی - کرسي کے سامنے ' مشرقي پہلو کے وسط میں ' ایک پُشتہ یا دمدمہ سا باهر کو نکلا هوا هی جس کے نیچے کے سرے پر صرف چند سیڑهیان موجود هین اور باقی سیڑهیان اور انکے نیچے کي چنائي چیتیا هال نمبر ۴۰ کي چُنائي سے ملتي جلتي هی مگر فرق یہ هی کہ اس کرسي کا تمام اندروني حصہ سراسر ٹهوس اور ناتراشیدہ پتهرون سے بهرا هوا هی اور اس کے اندر بنیادي دیوارین نہین هین -

جنرل کننگهم نے اس کرسي کے وسط مین ایک عمیق گڑها کهدوایا تها اور اسمین انگهڑ پتهرون کي بهرائي دیکه کر ' عمارت کا نقشہ دریافت کئے بغیر هي ' خیال کرلیا تها کہ یہ بهي کوئي قدیم ستوپہ هوگا - لیکن جس زمانے کي یہ عمارت بني هوئي هی اُس زمانے مین ستوپون کي کرسیان مربع نہین هوتي تهین اور کوئي وجہ نہین کہ عمارت زیر بحث اس عام رواج سے مستثنیٰ هو - میرے خیال مین اس کرسي پر

نشان ملا ‘ نه کوئي اور عمارتي اجزا دستياب هوئے اور نه بالائي فرش پر چهت کي جلي هوئي لکڑيون هي کے نشانات پائے گئے - يه سب باتين دلالت کرتي هين که اس دوسري عمارت کي تعمير ستونون کے قائم کرنے کے بعد موقوف کردي گئي تهي - کچه دنون کے بعد يعني ساتوين يا آٹهوين صدي عيسوي کے قريب کرسي کے مشرقي جانب ايک اور مندر تعمير هوا جس کا دروازه اور ڈيوڑهي مغرب کو تهے اور غالباً اسي وقت وه چهوٹے چوکور ستون بهي ‘ جن کا ذکر اوپر آيا هی ‘ اپني موجوده جگه پر نصب کئے گئے - اس نئے مندر کي ڈيوڑهي کے سامنے تين سيڑهيون کا زينه بنايا گيا جو قديم چيتيا کے مشرق مين ‘ بغلي رستے کے اوپر ‘ واقع هی - زينے کے سامنے چند ستونون کے حصص زيرين قائم تهے جنکو کاٹ کر فرش کے برابر کرديا گيا که آمد و رفت مين مزاحم نه هون - خود ڈيوڑهي کي اندروني پيمائش شمالاً جنوباً ۲۴ فيٹ اور شرقاً غرباً ۹ فيٹ هی - اسکے عقب مين مندر کي ديوارون کے کچه نشانات ملے تهے -

عمارت نمبر ۸ اس رقبے مين ايک اور قديم عمارت وه هی جو پهر

ایک زائد کمرہ بھي ھی - آمد و رفت کا رستہ خانقاہ
کے کسي پہلو کے درمیاني حجرے مین سے گذرتا ھی
اور اسکے دونون پہلوؤن پر بیروني جانب ایک ایک بُرج
بنا ھوا ھی - نیچے کي منزل مین پتھر کي خشک
چنائي ھی مگر بالائي منزل کا اکثر حصہ غالباً لکڑي کا
بنا ھوا تھا - سب سے پہلے خانقاہ نمبر ۳۶ بني تھي
جو اس رقبے کے وسط سے قریب تر ھی - اُسکے بعد نمبر ۳۸
اور اخیر مین نمبر ۳۷ -

خانقاہ نمبر ۳۶

اس خانقاہ کي چنائي ناھموار ھی اور بہت
بے اعتنائي سے کي گئي ھی - صحن کے وسط مین
جو مربع چبوترہ ھی اُس پر اینٹ کي روڑي اور چونے
کي کوئي تین انچ موٹي تہ جمائي گئي ھی -
چبوترے کے بیروني کنارون کے گرد ایک پست سي
دیوار تھي جس پر برآمدے کے ستون قائم تھے - بالائي
منزل پر جانیکے لئے شمال مغربي گوشے مین ایک زینہ
بنا ھوا تھا جسکي صرف ایک سیڑھي رہ گئي ھی
اور وہ بھي کثرت استعمال سے بہت فرسودہ ھو گئي ھی -
بارش کا پاني صحن مین جمع ھو کر ایک زمین دوز
نالي کے ذریعے سے باھر جاتا تھا ' جسپر پتھر کي

ایک مربع (شکل ۸) مندر بنا ہوا تھا جس کي بالائي عمارت غالباً لکڑي کي تھي - اس قسم کي عمارتیں ستوپۂ کلاں کے منقش پھاٹکوں پر کندہ مرقعوں میں نظر آتي ہیں -

جس مقام پر زینے والے دمدمے کا جنوبي پہلو اور کرسي کا مشرقي پہلو آکر ملتے ہیں اس جگہ زمانۂ مابعد میں ایکٔ مستطیل قطعۂ زمین دیوار بناکر گھیر لیا گیا تھا - معلوم ہوتا ہے کہ یہ محاط کي دیوار عہد وسطی میں تعمیر ہوئي ہوگي -

خانقاہیں نمبر ۳۶ - ۳۷ - ۳۸

جنوبي رقبے میں جو اور عمارتیں برآمد ہوئي ہیں وہ تین خانقاہیں نمبر ۳۶ ، ۳۷ و ۳۸ ہیں - یہ تینوں خانقاہیں قریب قریب ایک ہي نقشے کے مطابق بني ہوئي ہیں اور یہ وہي نقشہ ہے جس سے ہم پہلے بھي ہندوستان کے دیگر مقامات میں آشنا ہوچکے ہیں ، - یعنی ہر خانقاہ کے وسط میں ایک مربع صحن ہے جس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے حجرے ، اور حجروں کے سامنے صحن کے گرد ایک ستون‌دار برآمدہ ہے اور صحن کے وسط میں ایک چبوترہ ہے - کسي کسي خانقاہ میں باہر کي جانب

خانقاه نمبر ۳۸

یه خانقاه ' نمبر ۳۶ سے تھوڑے ھی دنون کے بعد تعمیر ھوئي تھي - اور اسکي چنائي بھي نمبر ۳۶ کي چنائي کي طرح نہایت بھدي اور ناھموار ھے - معلوم ھوتا ھے که اس جگه پہلے کوئي اور عمارت بني ھوئي تھي جسکي پخته بنیادون کے کچھ حصے ابتک موجود ھین - علاوہ ازین شمالي پہلو کے درمیاني حجرے مین ایک خشتي دیوار بھي بني ھوئي ھے جو بعد مین اضافه کیگئي تھي ' - لیکن جو اینٹین اسکي تعمیر مین لگائي گئین وہ کسي قدیم عمارت سے لي گئي تھین - اس مربع چبوترے کي بجائے جو دوسري خانقاھون مین عموماً ملتا ھے ' اس خانقاہ کے صحن مین ایک مربع نشیب ھے جیسا که اکثر قدیم رومي مکانات مین پایا جاتا ھے اور نشیب کے گرد چارون طرف برآمدہ ھے جو کسي قدر بلند کرسي پر قائم ھے - بالائي منزل پر جانے کا زینه جنوب مغربي گوشے مین بنا ھوا ھے -

اس عمارت کے آس پاس کھدائي نھین کي گئي لیکن خیال ھے که نمبر ۳۶ و ۳۷ کي طرح غالباً اسکے سامنے بھي رَمنا یا احاطه بنا ھوا ھوگا اور چونکه

سلين پٹي هوئي تهين - يه نالي اُس تنگ رستے کے نيچے سے گذرتي تهي جو عمارت کے جنوب مغربي گوشے مين بنا هوا هی - خانقاه کا دروازه مشرقي پهلو مين هی اور دروازے کے سامنے ايک بد قطع سا احاطه تها جسکي ديوارون کے آثار ابتک موجود هين -

خانقاه نمبر ۳۷ سطحي نقشے کے لحاظ سے يه خانقاه مذکوره بالا خانقاه کي نسبت زياده وسيع اور مکمل هی اور اسکي چنائي بهي نسبتاً صاف اور بهتر هی - ساتوين صدي عيسوي کے بنے هوئے مربع ستونون کي طرح اس خانقاه کي ديوارون مين بهي بيروني جانب کسکے چهوڑے هوئے هين جن سے ظاهر هوتا هی که يه عمارت بهي ساتوين صدي عيسوي مين تعمير هوئي هوگي - صحن کے وسط مين جو چبوتره هی اُس کے چارون گوشون پر پتهر کے چار مربع چوکے لگے هوئے هين جو چنائي کو مستحکم کرنے کے علاوه برآمدے کے ستونون کي کرسيون کا بهي کام ديتے تهے - حجرون کي جنوبي اور مغربي قطارون کے عقب مين بهي چند کمرے بنے هوئے هين جو ذرا غير معمولي سي بات هی - مگر کچه صاف پته نهين چلتا که ان کمرون سے خاص کام کيا ليا جاتا تها -

خانقاہ کا دروازہ مغربی جانب ہی اسلئے یہ رمنا بہی غالباً مغربی جانب ہی ہوگا -

عمارت نمبر ۴۲ یہ عمارت مندر نمبر ۴۰ کے شمال میں واقع اور اسوقت قریباً چھہ فیت بلند ہی - اسکے جو حصے کھدائی کرنیسے آشکار ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ بہی کسی مندر کی عمارت ہی جو شاید مندر نمبر ۴۴ سے مشابہ ہوگا -

باب ۹

مشرقي رقبه

مندر و خانقاه نمبر ۴۵

اب هم مشرقي رقبه کي جانب متوجه هوتے هين جسکے سب سے بلند حصے پر مندر اور خانقاه نمبر ۴۵ واقع هين (ديکهو پليٹ ۱۲ - Plate XII) - مندر مذکور دسوين يا گيارهوين صدي عيسوي کا بنا هوا هے اس لئے سانچي کي ان عمارات مين سے ايک هے جو سب کے بعد تعمير هوئين - اس سے دو يا تين صدي قبل اسي مقام پر ايک اور مندر بنا تها جس کے سامنے ايک کشاده چوکور صحن ' صحن کے گرد بهکشوون کے رهنے کے لئے حجرون کے سلسلے اور بيچ مين چند ستوپے تهے - اس قديم مندر کے آثار مابعد کي عمارات سے کسي قدر پست سطح پر واقع هين اور بآساني پهچانے جا سکتے هين -

بعد کے زمانے کي تعمير ايک تو وه (دو منزله) مندر هے جو صحن کے مشرقي پهلو مين ايک بلند چبوترے کے پچهلے حصے پر واقع هے اور دوسرے وه حجرے

PLATE XII.

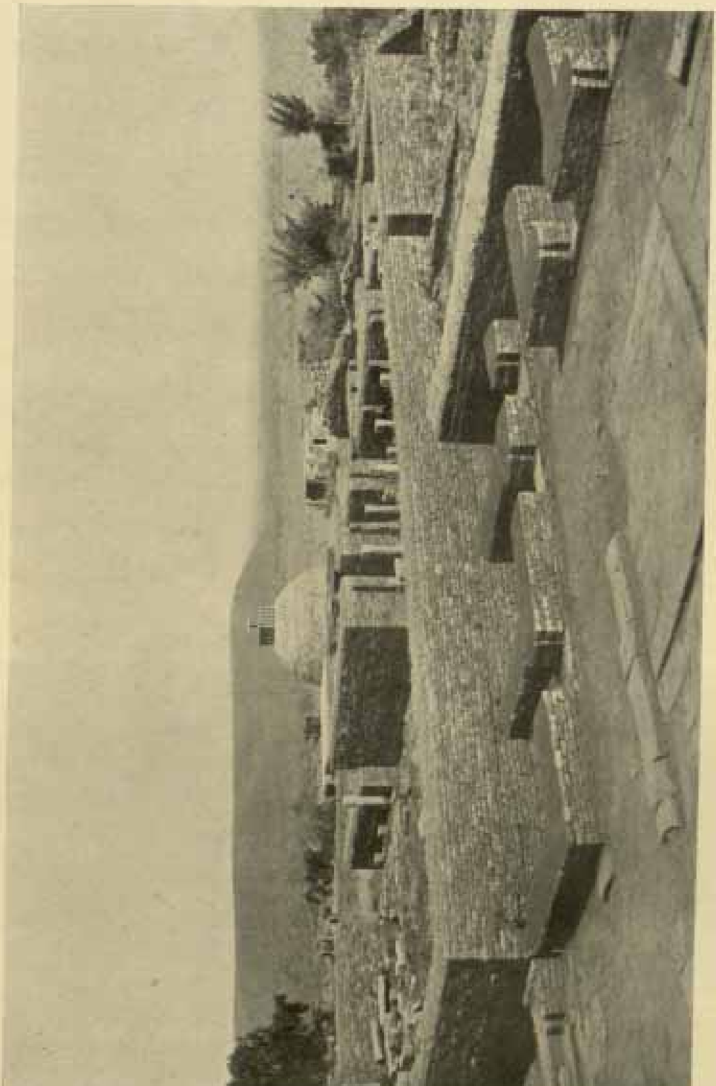

GENERAL VIEW OF MONASTERIES 45, 47, AND OF STUPA 3, FROM S.-E.

سامنے جو برآمدہ تھا وہ آٹھ فیٹ سے کچھ زیادہ چوڑا اور سطح صحن سے آٹھ انچ کے قریب اونچا تھا اور ایک سنگی حاشیہ اسکو صحن سے جدا کرتا تھا - اس حاشیے میں برابر برابر فاصلے پر پتھر کے مربع چوکے لگے ہوئے ہیں جنپر برآمدے کے ستون قائم تھے - انمیں سے ایک ستون صحن کے جنوب مشرقي گوشے میں نمونے کے طور پر دوبارہ اپني اصلي جگہ پر قائم کیا گیا ہی - یہ چھہ فیٹ نو انچ بلند ہی اور اس کے گوشے کسی قدر ترشے ہوئے ہیں جس سے عمود ہشت پہلو سا(۱) ہو گیا ہی - ستون کے عریض پہلوؤں کو آرائشي کندہ کاري سے مزین کرنا مقصود تھا -

قدیم صحن کے سنگي فرش میں پتھر کي مختلف شکل اور پیمائش کي بھاري بھاري بے ڈول سلیں لگي ہوئي ہیں - اُن تین ستونوں میں سے جو صحن میں اس فرش کے اوپر بنے ہوئے تھے ، دو تو موجودہ مندر کی تعمیر سے پیشتر منہدم ہوچکے تھے اور بجز کرسیوں کے اُن کا کوئي نشان باقي نہ رہا تھا اور تیسرے ستونے کا کچھ حصہ معلوم ہوتا ہی کہ نئے مندر کے فرش کی خاطر

---

(۱) یعني آٹھوں پہلو یکساں نہیں - کونے والے چار پہلو نسبةً تنگ ہیں اور سامنے والے چار پہلو ذرا چوڑے ہیں (مترجم) -

اور برآمدے جو اس مندر کے شمالي اور جنوبي پہلوؤں پر بنے ہوئے ہیں -

باقي رہا حجروں کا وہ سلسلہ جو صحن زیرین کے شمالي ' جنوبي اور مغربي پہلوؤں پر بنا ہوا ہی ' نیز اُن تین ستونوں کي کرسیاں جو اسي صحن میں الگ الگ واقع ہیں اور پتھر کا وہ حاشیہ جو حجروں کے سامنے والے برآمدے کي حد بندي کرتا ہی ' تو یہ سب قدیم زمانے سے تعلق رکھتے ہیں -

قدیم مندر اور خانقاہ

پراني خانقاہ کے حجروں میں چھوٹے چھوٹے پتھروں کي خشک اور صاف ستھري چنائي ہی جو اُس زمانے میں رائج تھي اور ان کي بنیادیں پورے نو فیت نیچے لے جاکر خاص چٹان پر رکھي گئي ہیں - کونے کے حجرے میں داخل ہونیکے لئے عموماً متصلہ حجرے کے اندر سے ہوکر جانا پڑتا تھا لیکن اس خانقاہ میں ایسا نہیں کیا گیا بلکہ (متصل سلسلوں کے سروں والے) دو حجروں کے درمیان ایک گلي چھوڑ کر کونے والے حجرے کا دروازہ گلي کي جانب بنا دیا گیا ہی - اسي طرح خانقاہ کے دروازے سے صحن میں داخل ہونے کے لئے بھي مغربي پہلو کے بیچ میں ایک اور گلي بنا دي گئي ہی - حجروں کے

موئي ته ے جو اسکے اوپر جمع هو گئي تهي ' اس خيال کي بخوبي تائيد و تصديق هوتي هى -

بظاهر تو يه خيال هوتا هى که جب اهل بوده نے اس عمارت کي دوباره تعمير شروع کي تو ان کا پهلا کام يه هونا چاهئے تها که تمام پرانے ملبے کو ايک طرف کرکے جهان تک هوتا قديم عمارت کا مصالحه هي استعمال کرتے - ليکن مذهبي يا ديگر وجوه کي بنا پر انهون نے اس ملبے کو همو ار کرکے قديم فرش سے ڈهائي فيٹ اوپر ايک نيا فرش لگانا اور صحن کے مشرق مين از سرنو ايک بالکل جديد مندر بناکر اسکے دونون طرف حجرے تعمير کرنا زياده مناسب خيال کيا - اس کے ساته هي انهون نے صحن کے باقي مانده تين پهلوؤن کے پرانے حجرون کي مرمت بهي نئے سرے سے کردي اور انکي ديوارون اور چهتون کو پانچ چهه فيٹ اونچا کرکے انکے سامنے اتنا هي بلند برآمده بنا ديا جو نئے صحن کے فرش سے قريباً تين فيٹ اونچا هو گيا -

موجوده مندر

نئے مندر مين صرف ايک عبادتگاه هى جسکے اندر ايک پيش دالان هوکر داخل هوتے هين - عبادتگاه کے اوپر ايک خالي شکهر (शिखर) يعني مخروطي شکل

قصداً گرا دیا گیا تھا - اس ستوپے کا نقشہ صلیبي شکل کا هی اور صلیب کے چارون سرون کے روکارون پر چند طاق بنے ہوئے هین جن مین بلا شبہ کسي زمانے مین بت رکھے ہوئے تھے - قدیم مندر اور ملحقہ حجرون کے آثار جو صحن کے مشرقي پہلو پر واقع تھے سراسر عمارات متاخرہ کے نیچے دب چکے هین مگر قدیم مندر کے سامنے جو چبوترہ تھا اُس کا کچھ حصہ موجودہ مندر کے چبوترے کے نیچے ملبہ وغیرہ هٹا کر برآمد کیا گیا هی - یہ قدیم چبوترہ اگرچہ اوپر والے چبوترے سے کسي قدر چھوٹا هی لیکن بظاہر دونون ایک هي طرز پر بنے ہوئے تھے(۱) اور قیاس کیا جاتا هی کہ غالباً سابقہ مندر کا نقشہ بھي جدید عمارت کے نقشے سے بہت کچھ مشابہ تھا -

معلوم ہوتا هی کہ سانچي کي اور بہت سي عمارات کي طرح یہ قدیم مندر بھي آگ کي نذر ہو گیا تھا اور زمانۂ دراز تک اسي بربادي کي حالت مین پڑا رہا - چنانچہ اُس سوختہ ملبے سے جس کي کثیر مقدار صحن کے فرش پر ملی هی ' اور نیز مٹي کي اُس

(۱) قدیم چبوترے کے حصہ پائین پر " غلطہ اور گولا " کي آرائش هی جس پر " کنول اور تیر " کي کندہ کاري هی-

عبادت‌گاه کے چارون کونون مین ایک ایک مربع نیم ستون هی جس کے بالائي نصف حصے کے دونون رخ " گلدستے " کے نمونے کي نهایت خوبصورت کنده کاري سے مزین هین - " گلدستے " کے نیچے ایک ایک کیرتي مکه اور اوپر پهول پتي کي منبت کاري اور سب سے اوپر " پامٹ(۱) " کي سنجافي آرایش هی - تاجون پر ابهرون دهاریان بني هوئي هین اور آنکي تنگ گردنون پر " بندهی " کے نمونے کي رسمي آرائش هی - تاجون کے اوپر هندواني وضع کي ساده بریکٹین (brackets) هین - ان نیم ستونون کے نقش و نگار کي طرز ' سنگتراشي کے بعض آن قدیم نمونون سے بهت مشابه هی جو بارو (واقع ریاست گوالیار) کے مندر مین پائے جاتے هین - اس سے ظاهر هوتا هی که یه نیم ستون آٹهوین یا نوین صدي عیسوي سے تعلق رکهتے هین اور اصل مین اس مندر کے لئے نهین بنائے گئے تهے - اس خیال کي تائید خود ان نیم ستونون کي کورون کي ناهموار تراش سے بهي هوتي هی کیونکه اس سے ثابت هوتا هی که اصل مین انکے کچه حصے دیوارون کي چنائي مین دبے هوئے تهے -

(۱) Palmette - کهجور کے چهوٹے درخت کے مشابه ایک آرائش جو یوناني اور دیگر قدیم عمارات مین پائي جاتي هی (مترجم) -

کا گنبد هی جس کا بالائي حصه ضائع هو چکا هی - مندر ایک بلند چبوترے کے پچھلے یا شرقي حصے پر قائم هی - چبوترے پر چڑھنے کے لئے مغربي پہلو مین پخته زینه هی - مندر کے تین جانب طواف‌گاه یا پردکھنا اور اسکے گرد ایک بلند دیوار بنی هوئی هی -

اس زمانے کے دوسرے مندرون کی طرح اس مندر کي تعمیر مین بهي بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے هین - یه پتھر ایک دوسرے کے ساتھ اچھي طرح پیوست نہین هین اور گو اُن کے بیروني رخ صاف هین مگر باقي رخ ناهموار هین - مندر کے عمارتي مسالے کا اکثر حصه بلا شبه کچھ تو اُس مندر سے لیا گیا تھا جو اس سے پہلے اس جگه قائم تھا اور کچھ اور قدیم عمارات سے - لیکن منبت کاري اور آرائشي تصاویر زیاده تر عهد وسطي کے اواخر کي بني هوئي هین اور غالباً اسي مندر کي خاطر بنائي گئي تھین - اسطرح دروازے کے منقش بازو، عبادتگاه کي منقش چھت اور اسکے بیروني طاقچون کي مورتین، نیز چبوترے اور شکھر کي آرائشي کنده کاري سب کي سب مندر کي هم عصر هین - لیکن کرسیون کے نیم ستون (اور غالباً بدھه کا وه مجسمه بھي جو عبادتگاه مین رکھا هوا هی) قدیم زمانے سے تعلق رکھتے هین -

پہلے کسي اونچي کرسي پر قائم ہو' يا کولي اور بڑا مجسمہ تھا جسکي بجائے بعد مين موجودہ مورت کو يہان رکھ ديا گيا - موجودہ مجسمہ جس کرسي پر رکھا ہوا ہی اُس پر ٹھیک نہين بیٹھتا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اصل مين يہ مجسمہ اس کرسي کے لئے نہين بنايا گيا تھا - علاوہ برين عبادتگاہ کي عقبي ديوار اور منقش ستونون کے ايک حصے کو اس چنائي مين پوشيدہ کرنا بھي مقصود نہ تھا جو مجسمے کو قائم رکھنے کي غرض سے اسکے اور ديوار کے درميانی فاصلے مين کرني پڑي - مگر اس مجسمے کي طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہی کہ مقدر سے بہت پہلے کا بنا ہوا ہی اس لئے ممکن ہی کہ اصل مين موجودہ کرسي کے اوپر ايک اور تين چار فيٹ اونچي کرسي رکھ کر اُسکے اوپر مجسمے کو رکھا گيا ہو اور بعد مين کسي وقت اسکي اونچائي کم کر دي گئي ہو -

اس تصوير مين بدّھہ کنول کے تخت پر' جس کے نيچے ايک اور شيرون والا سنگھاسن ہی' بھومی سپرشا وضع مين بيٹھا ہی - کنول کے پتون کي زيرين قطار پر

عبادتگاہ کی چھت حسب معمول بتدریج چھوٹے ہونے والے مربع کے نمونے کے مطابق بنی ہوئی ہے (۱) اور چار شہتیروں پر قائم ہے جنکے سرے ستونوں کے اوپر والی بریکٹوں پر رکھے ہوئے ہیں - شہتیروں کو زیادہ مستحکم کرنے کی غرض سے اُن کے نیچے ہر دیوار کے وسط میں اسی طرح کی اور بریکٹیں لگادی گئی ہیں - ان بریکٹوں اور شہتیروں کے متعلق دو باتیں بالخصوص قابل ذکر ہیں - ایک تو یہ کہ عقبی دیوار والی بریکٹ نامکمل حالت میں ہے دوسرے یہ کہ اُسکے اوپر والے شہتیر کی نچلی کور، غالباً شہتیر کے سامنے کسی اور چیز کے لئے جگہ بنانے کی غرض سے، قریباً دو فیٹ تک تھوڑی تھوڑی کٹی ہوئی ہے - اب یہ قیاس کچھ بےجا نہیں معلوم ہوتا کہ جس چیز کی خاطر اس شہتیر کو کاٹا گیا وہ غالباً بدھ کے مجسمے کا ہالہ ہوگا - لیکن یہ سوال ابھی فیصلہ طلب ہے کہ آیا وہ مجسمہ بھی تھا جو اس وقت مندر میں موجود ہے اور شاید

(۱) اس چھت کا نقشہ یہ ہے :— (مترجم)

ہے یہ ستون لگے گئے تھے وہ خود بھي مکمل نہین
ہوئي تھي -

دروازے کي چوکھت پر کثرت کے ساتھ آرائشي
کندہ کاري ھی - دھلیز کے پتھر کا وسطي حصہ کسي قدر
ابھرا ہوا ھی اور اسپر کنول کي بیل بني ہوئي ھی
جس کے پھولون پر پرندے بیٹھے ھین - کنول کے
دونون طرف دھلیز پر آدھے آدھے کیرتي مُکھ '
پھر چھوٹي چھوٹي انساني تصویرین جنکے ھاتھون مین
برتن ھین ' آنکے بعد رسمي طرز کے مطابق بنے ہوئے
شیر ' اور سرون پر کبیر کي بھاري بھرکم تصویرین
بحالت نشست بني ہوئي ھین - بائین بازو کا اکثر حصہ
اور سردل ضائع ہوچکے ھین - لیکن دایان بازو قریب قریب
صحیح و سالم موجود ھی - چوکھٹ کے دونون جانب
جو کندہ کاري ھی اسمین ایک حسین عورت ایک درخت
کے نیچے کھڑي ہوئي دکھائي ھی اور اس کے اوپر " عربي
وضع " کي بیل بني ہوئي ھی - چوکھت کے داھنے بازو کے
رو کار پر نیچے چار تصویرین ھین اور آنکے اوپر بالائي حصے کي
آرائش چار عمودي پٹریون مین منقسم ھی - نیچے والے
موقع مین بڑي تصویر جمنا (دریائے جمنا) کي ھی جس

قریباً دسوین صدي عیسوي کے حروف مین بودهه مذهب کا کلمه تحریر هی جو مجسمے کي طیاري کے بعد لکها گیا تها - سنگهاسن کے وسط مین کرسي کا ایک حصه آگے کو بڑها هوا هی جس پر دو انساني تصویرین شکسته حالت مین هین - انمین ایک شخص چارون شانے چت پڑا هی اور دوسرا فاتحانه انداز سے اسکے سینے پر کهڑا هی - بالکل اسي قسم کي تصویرین مقام الورا کي غار نمبر ۱۱ مین بدّهه کے ایک اور مجسمه کي کرسي پر بهي بني هوئي هین جو ساتوین صدي عیسوي کي ساخت هی - میرا خیال هی که ان تصویرون مین بدّهه کي اُس فتح کا اظهار کیا گیا هی جو اُسکو بودهي درخت کے نیچے مارا کي شیطاني فوجون پر حاصل هوئي تهي -

پیش دالان کے دونون نیم ستون ، عبادتگاه کے نیم ستونون سے ذرا مختلف هین - انکي آرائشي منبت کاري بهدي هونے کے علاوه نامکمل حالت مین چهوڑ دي گئي هی اور شمالي ستون بیچ سے کٹا هوا هی - غالباً اس کو موجوده جگه پر قائم کرتے وقت ایسا کیا گیا تها جس سے هم اس نتیجے پر پهنچتے هین که جس عمارت

جو حصه اسوقت موجود هی اُس کے نقش و نگار سراسر دائین بازو کے نقش و نگار سے ملتے هین - فرق صرف یه هی که نیچے والے مرقع مین بجائے جمنا کے گنگا (یعني دریائے گنگا) کي اور اُسکے واهن ' گهڑیال کي تصویر بني هوئي هی -

باهر کي طرف مندر کي دیوارین بالکل ساده هین - صرف شمالي جنوبي اور مشرقي جانب اُن کے بیچ مین تین طاقچے بنے هوئے مین - جنوبي طاق مین ایک دیوتا جو شاید مَیُور وِدیا راجه هی بائین هاتھ مین کنول کي شاخ لئے کنول کے تخت پر بیٹھا هی ' تخت کے نیچے دیوتا کا واهن یعنی مور بنا هوا هی اور دونون طرف ایک ایک پرستار کھڑي هی - مشرقي طاقچے مین بدھ کي مورت رکھي هی جس مین بدھه کو بحالت استغراق کنول کے تخت پر بیٹھا هوا دکھایا هی جو دو شیرون کے اوپر قائم هی ' - بدھه کے دونون طرف ایک ایک خادم هی جسکے دائین هاتھ مین چُوري اور بائین مین کنول کي شاخ هی - شمالي طاقچه خالي هی -

مندر کي دیوارون کے بعض پتھرون پر کچھ نام بھي کنده هین جو غالباً سنگتراشون کے نام هین - انھین سے

کے پاؤن کے قریب ایک گھوڑا بنا ہوا هی جو اُسکي سواري هی - جمنا کے پیچھے ایک خواص اُسکے سر پر چھتري لگاۓ کھڑي هی - جمنا اور خادمہ کے بیچ مین ایک اور چھوٹي تصویر هی جو شاید کسي بچے کي هی اور اس سے بھي چھوٹي تصویر لوح کے بائین گوشے مین جمنا کے داهنے پاؤن کے قریب بیٹھي هوئي نظر آتي هی - جمنا کے سر سے ذرا اوپر کسي ناگا کا اوپر کا دھڑ بنا هوا هی اور خادمہ کے سر کے اوپر کنول کا پھول هی جس مین بدھہ کي چھوٹي سي تصویر بھومي سپرسا وضع مین بني هوئي هی - اوپر کي عمودي پٹریون مین سب سے اندر والي یعني بائین جانب کي پٹري پر مرغولہ نما گلکاري هی - دوسري پٹري مین ' جسکو ایک پستہ قد دیو اٹھاۓ هوۓ هی ' هاتھیون کے اوپر سیمرغ کھڑے هین اور اُن کي پشت پر سوار بیٹھے هین - تیسري پٹري ' کہ وہ بھي ایک پستہ قد دیو پر قائم هی ' تین حصون مین منقسم هی اور هر حصے پر ایک ایک مرد اور دو دو عورتون کي تصویرین بني هوئي هین - چوتھي پٹري ایک منقش نیم ستون کي شکل کي هی - بائین بازو کا

یه بے شمار اجزا آپس مین ایسے گڈمڈ ہوگئے ہین
که انکي مدد سے شکھر کي بلندي کا صحیح اندازہ
لگانا اور اُسکو اُس بلندي تک مرمت کرنا محض
ناممکن هی - شکھر کا جو حصہ زمانے کي دستبرد سے
بچا هی اور اپنی جگہ پر قائم هی وہ ایک تو
وہ چھوٹا سا کمرہ هی جو عبادت گاہ کي چھت پر واقع
هی اور دوسرے اُسکے سامنے ایک چھوٹي سي ڈیوڑھي کے
کچھ نشان هین جس کا ایک حصہ نیچے والے پیش دالان
کي چھت پر بنا ہوا تھا -

اُس بیروني دیوار مین ' جو طواف گاہ (پرد‌کھنا)
کے گرد واقع هی ' دو خوش تناسب کھڑکیان بنی ہوئي
هین جنمین پتھر کي بھاري بھاري جالیان لگي هین -
یہ جالیان منقش پھولون اور پري چکرون سے مزین هین
اور انکي چوکھٹون پر کنول کے پتون کي رسمي طرز کي
منبت کاري هی -

مندر کے سامنے جو بلند چبوترہ هی اُسکي فرش
بندي مین متعدد قدیم عمارتون کے پتھر استعمال کئے گئے
تھے اور ستوپہ نمبر ۳ کے بہت سے ٹوٹے ہوئے ستون اور
کٹہرے کے ٹکڑے بھي انمین شامل تھے - چبوترے کي

بعض ناموں کے حروف الٹے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ کتبے ' جو دسویں صدی عیسوی کے رسم خط میں لکھے ہوئے ہیں ' مندر کی تعمیر سے قبل ان پتھروں پر کندہ کئے گئے تھے (۱) -

شکھر یا مخروطی گنبد جو عبادتگاہ کے اوپر بنا ہوا تھا اُسی منحنی طرز کا تھا جیسے شمالی ہند کے منادر کے شکھر عام طور پر بنائے جاتے ہیں - اسکی چوٹی پر معمولی وضع کا ایک بھاری آملک (۲) اور اُسکے اوپر کلس بنا ہوا تھا جسکے بہت سے شکستہ ٹکڑے مندر کے قریب ہی شمالمغربی جانب پڑے ہوئے ملے ہیں - علاوہ بریں شکھر کے بے شمار آرائشی اور عمارتی پتھر بھی ملبے میں دستیاب ہوئے ہیں - جن سے ظاہر ہوتا ہی کہ شکھر کے بیرونی رخ کی کندہ کاری میں کثرت کے ساتھ آملک کی تصویریں بنی ہوئی تھیں جنکے بیچ میں ایک خاص وضع کے چیتیا کندہ تھے لیکن

---

(۱) یعنی یہ پتھر کسی قدیم عمارت سے لئے گئے ہیں (مترجم) -

(۲) آملہ کی گٹھلی کی شکل کا ایک بہت بڑا پتھر جو ہندی منادر کی چوٹی پر قائم کیا جاتا ہی - اسکا وزن کم رکھنے سے اکثر شکھر خود بخود گر جاتے ہیں (مترجم) -

سے بالکل مختلف هی - اسکي وجه غالباً یه هی که مندر اور حجرون کي تعمیر بعض نامعلوم اسباب کے باعث دفعةً رک گئي تھي اور کچھ عرصے تک دوبارہ شروع نهین کي جا سکي -

ان حجرون کے برآمدے کی تعمیر مین جو ستون استعمال کئے گئے وہ اُس قدیم خانقاہ سے لئے گئے تھے جس کا ذکر اوپر هوچکا هی اور یه امر دلچسپي سے خالي نهین که ان مین سے ایک ستون کے نقش و نگار غیر مکمل حالت مین چھوڑ دئے گئے تھے اور ستون مذکور کو اس جگه قائم کرتے وقت اُن کا اوپر کا حصهٔ کاٹ دیا گیا تھا - ستونون کي کرسیان اور تاج گلدستے کي صورت مین هین اور درمیان کے مربع حصون پر تین تین کیرتي مکھ بنے هوئے هین جنکي طرز ساخت عبادتگاہ کے نیم ستونون کي منبت کاري سے بهت مشابه هی -

مشرقي میدانون کا نظارہ

مندر نمبر ۴۵ کے شمال مین ایک کشادہ جگه هی - یهان سے اُن زیرین میدانون کا دلفریب منظر دیکھنا چاهئے جو دریائے بیس اور بیتوا کے کنارے واقع هین - اگر ریل کی لائن کے ساتھ ساتھ نظر دوڑائي جائے تو سانچي سے پانچ چھ میل کے فاصلے پر بھیلسه کي وہ بلند اور تنها

دیوارون پر طاقچون کے علاوہ بے شمار ابھار ، دباؤ ، اور گہرے افقی حاشیے بنے ہوئے ہین جن سے سایہ اور روشنی کا اثر ویسا ہی غیر معین ہوتا ہی جیسا بالعموم چالوکی تعمیرات مین پایا جاتا ہی - ہر طاقچے مین ایک یا زیادہ مورتین ہین جنمین بعض عشقیہ بھی ہین - یہ مورتین اس زمانے کی رسمی طرز کے مطابق بنی ہوئی ہین ، اور طاقچون کے اوپر کی زیبائشی منبت کاری مین ، جو چھت کے نمونے کی ہی ، نیز افقی حاشیون پر کنول کی گلکاری اور دیگر پھول پتی کے کام مین بھی رسم کی پابندی ویسی ہی نمایان ہی جیسی کہ ان تصاویر مین -

مندر کے شمالی اور جنوبی پہلوؤن مین تین تین حجرون کی دو قطارین ہین جنکے سامنے برآمدے بنے ہوئے ہین - وہ درنون حجرے جو مندر کے متصل واقع ہین ، انکی چرکھٹون کے بازو بالکل اسی قسم کے نقش و نگار سے مزین ہین جیسے خود مندر کے دروازے پر کندہ ہین - علاوہ ازین مندر کے دروازے کی سردل کی طرح ان حجرون کی سردلین بھی زمانۂ مابعد کی بنی ہوئی ہین اور انکی طرز ساخت چرکھٹون کی ساخت

خانقاه نمبر ۴۳ مذکورہ بالا مندر کے جنوب میں عمارت نمبر ۴۴ واقع
ہے یہ عمارت غالباً آٹھوین یا نوین صدی عیسوی میں
تعمیر ہوئی تھی اور اسکی بنیادون کے نقشے سے پایا جاتا
ہے کہ یہ ایک چھوٹی سی ' مگر غیر معمولی طرز کی '
خانقاہ تھی - اسکے عرض میں ایک پیش دالان اور اسکے
پیچھے ایک بڑا مستطیل ہال تھا - [دالان عمارت کے
تمام عرض میں بنا ہوا تھا یعنی اسکا طول عمارت کے
عرض کے برابر تھا] ہال میں پتھر کا فرش تھا جسکے
نشان ابتک موجود ہیں اور اسکے بیچ میں ایک ستوپہ
تھا - اس ہال یا بڑے کمرے کے دونوں جانب کچھ
بنیادیں ملی ہیں جنکے نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غالباً
انکے اوپر چھوٹے چھوٹے حجرون کے دو سلسلے تعمیر کئے گئے
تھے - لیکن اگر بنیاد کے نقشے سے بالائی عمارت کے نقشے کا
صحیح صحیح اظہار ہوتا ہے تو یقیناً یہ حجرے
بھکشوون کی رہائش کے لئے بہت ہی چھوٹے ہیں اور
ممکن ہے کہ ان میں صرف بت رکھے جاتے ہون جیسا
کہ صوبۂ سرحدی میں اہل بودھ کے بعض قدیم مندرون
اور اہل جین کی عبادتگاہون میں اکثر دیکھا گیا ہے -

یہ خانقاہ پتھر کی چار فیٹ اونچی کرسی پر قائم

پہاڑی نظر آئیگی جو (آجکل لوہانگی کے نام سے مشہور هی اور) شاہان گپتا کے وقت سے بھیلسوامن یعنی بھیلسہ کے ارک قلعہ کا کام دیتی آئی هی (دیکھو صفحہ ۹۰ گذشتہ) - بھیلسہ سے قریباً دو میل جانب شمال مغرب کوہ اودے گری هی - اس میں بہت سے برہمنی مندر(۱) هیں جو عہد وسطی کے اوائل میں پہاڑ کو کاٹ کر بنائے گئے تھے - ان مندروں پر بہت سی ابھروان تصویریں بنی هوئی هیں اور کچھ کتبے بھی کندہ هیں -

ان دو پہاڑیوں کے مابین ایک وسیع قطعۂ زمین هی جو قدیم شہر ودیشا کے کھنڈرات سے پٹا پڑا هی - اس مدفون شہر کے ایک حصے پر بیس نگر کا چھوٹا سا گاؤں آباد هی جس میں هیلیو ڈورس کی لاٹھ کھڑی هی - کچھ دن هوئے اس رقبے میں کھدائی کی گئی تھی - کھدائی سے دلچسپی کی بے شمار چیزیں دستیاب هوئی تھیں جنمیں سے اکثر لاٹھ کے قریب هی ایک سایبان کے نیچے رکھی هوئی هیں -

---

(۱) یعنی ان مندروںکا بودھ یا جین مذهب والوں سے کوئی تعلق نہیں هی (مترجم) -

ستون‌دار برآمدہ اور منڈر ھی اور آنکے پیچھے ایک دالان اور پانچ حجرے بنے ھوئے ھیں - اس چوک میں آمد و رفت کا بڑا دروازہ مغربي دالان کے شمالي سرے پر ھی اور ایک اور چھوٹا دروازہ ' (جسکے سامنے دو سیڑھي کا زینہ ھی) ' شمالي برآمدے کے مشرقي سرے پر بھي ھی - اس دروازے سے چھوٹے چوک (نمبر ۴۲) میں داخل ھوتے ھیں جو کسي قدر بلند سطح پر واقع ھی - بڑے صحن کي طرح اس کے بھي تین پہلوؤں پر حجرے بنے ھوئے ھیں -

یہ خانقاہ نسبتاً اچھي حالت میں ھی :- چھتوں کے بعض حصے اور بہت سے ستون ابتک بدستور اپني اصلي جگہ پر قائم ھیں - دیواروں کي چنائي بھي اکثر صاف اور باقاعدہ ھی ' لیکن جنوبي پہلو کے برآمدے اور کمروں اور چھوٹے صحن کي بعض اندروني دیواروں کي چنائي نسبتاً گھٹیا ھی - ممکن ھی کہ یہ بعد میں اضافہ کئے گئے ھوں - غالباً ان دیواروں اور ستونوں پر استرکاري کي بھي تجویز تھي مگر کچھ کا کہیں کوئي نشان نہیں ملتا اس لئے گمان یہ ھی کہ اس تجویز پر عمل درآمد نہیں ھوا -

خانقاہ کے دونوں صحنوں میں پتھر کي بڑي بڑي

هی جسکے مغربي پہلو کے وسط میں ایک زینہ هی -
دیواروں کي اندروني چنائي نا تراشیدہ پتھروں کي هی ؛
صرف رخ پر دونوں جانب ترشے ہوئے چوکور پتھر استعمال
کئے گئے هیں - کرسي کے اوپر ' دیواروں کے بیروني جانب ؛
کسکے چھوٹے ہوئے هیں -

خانقاہ نمبر ۴۶ و ۴۷

مندر نمبر ۴۵ کے سامنے جو حجروں والا صحن هی
اُسکي شمالي اور مغربي دیواروں کے عقب میں ایک اور
خانقاہ هی جو نسبةً زیادہ وسیع اور شاندار هی - یہ
خانقاہ مندر مذکور کي تعمیر ثاني کے بعد بنائي گئي
تھي ؛ اسلئے بارھویں صدي عیسوي سے قبل کي تعمیر
نہیں ہوسکتي - نقشہ (پلیٹ ۱۵) دیکھنے سے معلوم
ہوگا کہ اس خانقاہ میں دو چوک هیں جنکو نقشے میں
نشان 46 اور 47 سے تعبیر کیا گیا هی - بڑا چوک (نمبر
۴۷) مع اُن برآمدوں اور حجروں کے جو اسکے تین جانب
واقع هیں ' شمالاً جنوباً ۱۰۳ فیٹ اور شرقاً غرباً ۷۸ فیٹ
هی - اس کے جنوبي پہلو پر ایک ستوندار برآمدہ اور
برآمدے کے پیچھے دو کمرے هیں ایک بالکل چھوٹا اور دوسرا
بہت لنبا مگر تنگ - مغربي جانب صرف ایک سایبان
سنگي ستونوں پر قائم هی - اور شمال میں سامنے ایک

ديوار اسکے اوپر بني هوئي هی - يه ديوار سات فيٹ بلند هی اور اسکي چنائي کچه ايسي مضبوط نهين هی - اسکے جنوبي سرے کے قريب بعد مين ايک چهوٹي سي عمارت (نمبر ۴۹) تعمير کي گئي تهي جسکي صرف کرسي باقي رہ گئي هی - ايک اور عمارت جو (اس ديوار کے قريب) بعد مين طيار هوئي وہ هے جو نقشے مين نشان (50) سے ظاهر کي گئي هی - اسکي تعمير کے لئے احاطے کي ديوار کا کچه حصه منهدم کرنا پڑا تها - اب اس عمارت کي صرف ديوارين ؛ ستونون کي کرسيان اور چند سنگي فرش باقي رہ گئے هين ؛ مگر ان سے بهي صاف ظاهر هوتا هی که يه عمارت کوئي خانقاه تهي اور قريب قريب اسي زمانے مين بنائي گئي تهي جبکه خانقاه نمبر ۴۷ تعمير هوئي -

اس خانقاه کے قريب هي ايک چهوٹا سا مندر (نمبر ۳۲) هی جو بظاهر اس کے صحن مين بنا هوا معلوم هوتا هی - يه مندر عهد وسطي کے اواخر کي تعمير هی اور سطح زمين سے آٹه فيٹ بلند هی - اسمين تين چهوٹے چهوٹے کمرے هين جنکے سامنے ايک پيش کمره اور وسطي کمرے کے نيچے ته خانه هی - مندر مين داخل هونے کا دروازه پيش کمرے کے

سلون کا فرش لگا ہوا تھا جو چار سے آٹھ آٹھ انچ تک موٹی اور اُن سلون سے کہیں زیادہ وزنی تھیں جو مندر نمبر ۴۰ کے فرش میں یا قدیم ستونوں کے ملحقہ فرش میں استعمال کی گئی تھیں - بڑے صحن کی فرش بندی کے نیچے (کھدائی کرنیسے) قدیم زمانے کے بے شمار عمارتی اجزا دستیاب ہوئے جنمیں ایک گپتائی وضع کا ستون بھی تھا - اس سے نیچے، سطح فرش سے کوئی تین فیٹ گہرائی پر، کسی قدیم عمارت کا سنگی فرش ملا، اس سے نو انچ نیچے ایک "کچا" فرش تھا اور اس سے بھی دو فیٹ تین انچ نیچے ایک اور فرش نکلا جو چونے اور کنکر کا بنا ہوا تھا - یہ سب فرش اُن قدیم خانقاہوں سے تعلق رکھتے ہیں جو موجودہ عمارت سے قبل اس جگہ تعمیر ہوئی تھیں لیکن چونکہ سب سے نیچے والا فرش عہد گپتا سے قبل کا نہ تھا اس لئے کھدائی کو جاری رکھنا مناسب نہ سمجھا گیا -

عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰ و ۳۲

احاطے کی وہ طویل دیوار جو عمارات نمبر ۴۹ و ۵۰ کے عقب میں ہے اور خانقاہ نمبر ۴۷ کے شمال مشرقی گوشے سے آکر ملتی ہے خانقاہ مذکور سے بہت پہلے کی تعمیر معلوم ہوتی ہے، اسلئے کہ خانقاہ کی مغربی

اس عمارت کي چار ديواري اور برجون کي تعمير مين بڑے بڑے ، مختلف جسامت کے ، پتھر استعمال کئے گئے هين - ان مين بعض پتھر گيارهوين يا بارهوين صدي عيسوي کي شکسته عمارات سے لگے هوئے معلوم هوتے هين مگر چونکه يه پتھر ديوارون کے بالائي حصون مين لگے هوئے هين اسلئے ممکن هی که کسي بعد کي مرمت سے تعلق رکھتے هون -

اس عمارت کے اندر کھدائي کرنيسے وسط کے قريب چند حجرے آشکار هوئے جنکے شمال مين ايک صحن هی - يه کسی قديم خانقاه کے آثار هين جو غالباً ساتوين يا آٹھوين صدي عيسوي مين اس جگه تعمير هوئي تھي - اس خانقاه کا فرش ، بالائي فرش سے بارہ فيٹ نيچا هی اور اس کي پتھر کي ديوارين ، جنکي چنائي خشک اور معمولی هی ، اسوقت بھی چھه اور سات فيٹ کے درميان بلند هين - اس طرح انکے بالائي حصے سطح زمين سے صرف پانچ چھه فيٹ نيچے هين -

مشرقي پہلو مين هي ' - اسکے سامنے ايک اور دروازه هی جس سے گذر کر وسطي کمرے مين پہنچتے هين ليکن يه عجيب بات هی که پہلوؤن کے کمرون مين صرف کھڑکيان بنائي گئي هين اور جو شخص ان کمرون مين داخل هونا چاهے اُسکو گھٹنون کے بل جانا پڑتا هی -

وه موٹي موٹي ديوارون والي عمارت (نمبر 43) جس کا کچھ حصه مشرقي سطح مرتفع پر اور کچھ اُسکے جنوب کي طرف پست زمين پر واقع هی ' سانچي کے آخري دور تعمير کي يادگار هی - يه عمارت شاه کنشک کے مشہور و معروف ستوپه واقع پشاور سے بہت مشابه هی کيونکه اسکا سطحي نقشه صليب کي شکل کا هی اور چارون کونون پر چار مدوّر برج بنے هوئے هين - ليکن چونکه بالائي عمارت کا کوئي نشان نہين ملا اسلئے يه بات مشتبه هی که کبھي اسپر کوئي ستوپه بھي تھا يا نہين - عمارت نمبر ۴۳
عمارت کي موجوده کيفيت يه هی که ايک بلند صحن کے گرد پست سي چار ديواري بني هوئي هی اور کہين کہين چند اندروني ديوارون کے نشان بھي ملتے هين - يه ديوارين زمانه مابعد کي بني هوئي معلوم هوتي هين اس لئے نقشے مين نہين دکھائي گئين -

مڑ جاتا تھا - آجکل یہ رستہ ستوپے سے ذرا اوپر
جدید رستے مین مل جاتا ھی -

قدیم رستے کے نزدیک کھنڈرات

قدیم رستے کے درون جانب بہت سي پراني
عمارتون کے آثار پائے جاتے ھین جن مین ایک قوسي
مندر کي شکستہ کرسي بالخصوص قابل ذکر ھی -
اس مندر کا دروازہ مشرقي جانب تھا اور اسکي کرسي
۶۱ فیٹ لمبي اور ۳۲ فیٹ چھ انچ چوڑي ھی -
باقي آثار محض چند شکستہ چبوترے ھین جنکي
چنائي بھدي اور ناھموار ھی اور بالائي عمارتین
بالکل ضائع ھوچکي ھین - ان مین سے تین چبوترے
قوسي مندر کے مغرب و شمالمغرب مین واقع ھین '
چوتھا اسکے مشرق مین ' اور پانچوان قدیم رستے کي
دوسري جانب چوتھے چبوترے سے کوئي ستّر گز شمال کو
ھی - پانچوین چبوترے سے قریباً اسّي گز اوپر کي طرف
دو اور چبوترے قریب قریب نظر آتے ھین - ان کے
شمال مین شکستہ اینٹون اور پتھرون کے ملبے کا وسیع
انبار ھی جس مین عہد وسطي کي ایک خانقاہ کے
کھنڈر مدفون ھین (جدید رستہ ملبے کے اس تیلے کے
بیچون بیچ سے گذرتا ھی) - اسکے قریب ھي مغربي

باب ۱۰

ستوپه نمبر ۲ و دیگر آثار

پہاڑي کي چوٹي پر جس قدر آثار و عمارات واقع هین اُن سب کے حالات بیان هوچکے - اب هم پہاڑي کے اُس مسطح حصے کي طرف جالینگے جسپر ستوپه نمبر ۲ بنا هوا هي اور پہاڑي کي مسطح چوٹي سے قریباً ۳۵۰ گز نیچے پہاڑي کے مغربي پہلو پر واقع هي - ستوپهٔ کلان کے مغربي پہاٹک کے سامنے ، چار دیواري کے ساتھ لگا هوا ، ایک پخته زینه هي - اس زینے سے اُتر کر هم اُس پگڈنڈي پر پہنچتے هین جو فی زمانتا ستوپه نمبر ۲ کي طرف جاتي هي - یه زینه اور پگڈنڈي دونون زمانهٔ حال کے بنے هوئے هین - قدیم رسته (جس مین پتھر کي بڑي بڑي سلون کا فرش لگا هوا تھا) موجوده پگڈنڈي سے جنوب کو واقع تھا اور نسبتاً زیاده چکردار تھا - یه رسته ستوپه نمبر ۷ کے جنوب سے شروع هو کر پتھر کي ایک قدیم کان کے برابر سے (جسکو بعد مین تالاب بنا لیا گیا) گذرتا هوا اس دور تک چکر کہاتا هوا ستوپه نمبر ۲ کي جانب

اپني اپني جگه قائم تھے - بڑا فرق ان دونون ستوپون مین یه هی که ستوپه نمبر ٢ کے چارون دروازون مین سے ایک کے سامنے بھي تورنا یا منقش پھاٹک نہین هی - لیکن اس کمي کو اس کا فرشي کٹھرہ ' جو مسلم موجود اور بے شمار دلچسپ تصاویر سے آراسته هی ' بخوبي پورا کر دیتا هی -

سنه ١٨٢٢ع مین کپتان جانسن نے اس ستوپے مین کھدائي کر کے اسکو بہت نقصان پہنچایا تھا ' - لیکن " تبرکات " کي دریافت ' اور ساتھ هي گنبد کي مکمل تباهي ' جنرل کننگھم کے حصے مین آئي جب که آنھون نے اس مین سنه ١٨٥١ع مین ' دوبارہ کھدائي کي - تبرکات کا خانه ستوپے کے ٹھیک وسط مین هونے کي بجائے مرکز سے دو فیٹ مغرب کو هٹا هوا تھا اور چبوترے کے فرش سے سات فیٹ بلند تھا - اس خانے مین سفید پتھر کي ایک (گیارہ انچ لمبي ½٩ انچ چوڑي اور اتني هي اونچي) صندوقچي رکھي هوئي ملي جس مین سنگ صابون کي چار ڈبیان بند تھین اور هر ڈبیا مین انساني هڈي کے چند ذرا ذرا سے ٹکڑے محفوظ تھے (١) - صندوقچي کے اوپر ایک طرف

---

(١) " دي بھیلسه ٹوپس " مصنفه کننگھم کے صفحات ٢٨٥ تا ٢٩٣ پر اس دریافت کا مفصل حال تحریر هی -

سنگي پياله

جانب ايک اور چهوٹا سا ٹيله هی جسکے اوپر پتهر کا ايک بہت بڑا پياله رکها هوا هی - اس پيالے کا بيروني قطر آٹھ فيٹ آٹھ انچ هی اور جنرل کننگهم صاحب کا خيال هی که اس مين نيٹل (Nettle) کا وه متبرک پودا لگا هوا تها جسکي بابت مشہور هی که خود بدهه نے اسکي قلم اپنے دانتون سے کاٹ کر لگائي تهي - ليکن ميري رائے مين ايسا خيال کرنے کي کوئي وجه نهين ' کيونکه جنرل موصوف کي يه رائے سانچي اور شاچي کو (جس کا ذکر فاهيان نے کيا هی) ايک سمجهنے پر مبنی هی ' حالانکه يه تعيين خود غلط هی - ميرا خيال هی که يه پياله غالباً ايک بہت بڑا کشکول تها جس مين اهل بودھ نذرانے ' چڑهاوے وغيره ڈالديا کرتے تهے -

ستوپه نمبر ۲

يه ستوپه اپني جسامت ' نقشے اور طرز تعمير کے لحاظ سے ' ستوپه نمبر ۳ کے ساتھ بہت مشابہت رکهتا هی اور حال کي تجديد و ترميم کے بعد ستوپه نمبر ۳ کي جو شکل صورت نکل آئي هی اُس سے ستوپه نمبر ۲ کا اُسوقت کا نقشه ناظرين کی انکهون مين پهر جائے گا جب اسکي چهتري اور کٹهرے صحيح و سالم

(۱) کاشپ گوت — تمام هماوتي قبایل کا معلم	कासपगोत (काश्यपगोत्र)
(۲) مجھم	2. मझिम (मध्यम)
(۳) هاریتي پُت	3. हारितीपुत (हारितीपुत्र)
(۴) وچھي سُوِي جَيَت	4. वच्छि-सुविजयत (वात्सि-सुविजयत ?).
(۵) مہا ونایه	5. महवनाय.
(۶) آپ گیر	6. आपगीर
(۷) کودني پُت	7. कोदिनिपुत (कौण्डिनीपुत्र)
(۸) کوسکي پُت	8. कोसिकिपुत (कौशिकीपुत्र)
(۹) گوتي پُت	9. गोतिपुत (गौप्तीपुत्र)
(۱۰) موگلي پُت	10. मोगलिपुत (मौद्गलीपुत्र)

(فٹ نوٹ بسلسلہ صفحہ گذشته)

جو سانچي اور سُناري سے دستیاب هوئي هین (دیکھو رساله جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹي بابت سنه ۱۹۰۵ع صفحه ۶۸۳ و آینده ، فرگسن صاحب کي تالیف " انڈین اینڈ ایسٹرن آرکي ٹیکچر " مطبوعه سنه ۱۹۱۰ جلد اول صفحه ۶۸ ، گیگر صاحب کی " مہاونس " کا دیباچه صفحه XIX)

قديم براهمي حروف مين ايك كتبه كنده تها جس كا ترجمه حسب ذيل هي :—

" رشي كاشپ گوت اور رشي واچهي سوي جيّت معلم سے لےكر تمام معلمون كے (تبركات) "

سنگ صابون كي چارون ڈبيون پر بهي كتبے تهے - ان سے معلوم هوا كه ان ڈبيون مين بوده مذهب كے دس رشيون اور مبلغون كے " تبركات " محفوظ تهے جن مين سے بعض تو اهل بوده كي تيسري " مجلس " مين شامل هوئے تهے جو شهنشاه اشوك كے زمانے مين منعقد هوئي تهي اور باقي اُن عقايد كي نشر و تبليغ كے لئے جو اس مجلس مين طے پائے تهے كوه همالة كے علاقے مين بهيجے گئے تهے (۱) - ذيل مين وه دس نام درج كئے جاتے هين جو ان ڈبيون پر كنده تهے :—

(۱) كتاب " ديپ ونس " مين اُن چار مُبلغون كے نام دئے هوئے هين جو كاشپ گوت كوتي پُتر كے همراه علاقه هماونت مين قبيله يكها كو بوده مذهب كي دعوت دينے گئے تهے - يه نام حسب ذيل هين :—

مُجهم ، ڈُ ڈُ بهسر ، سُهديو اور مُولك ديو - انمين سے خود كاشپ گوت اور مجهم اور ڈُ ڈُ بهسر كے نام اُن ڈبيون پر لكهے هوئے هين

اس ستوپے کے کٹہروں کے بہت سے شکستہ ٹکڑے حال کی کھدائی میں زمین سے برآمد ہوئے ہیں • یہ سب کٹہرے اُسی نمونے کے ہیں جیسے ستوپۂ کلاں اور ستوپہ نمبر ۳ کے کٹہرے ہیں ' اسلئے انکی ساخت کے متعلق کچھ لکھنا غیر ضروری ہی - چھوٹے کٹہروں کی آرائشی منبت کاری بھی دوسرے ستوپوں کے کٹہروں کے نقش و نگار سے بہت مشابہ ہی - لیکن بڑے یعنی فرشی کٹہرے پر جو ابھروان نقش بنے ہوئے ہیں وہ نہایت دلچسپ اور ہندوستان میں اس قسم کے کام کی واحد مثال ہیں ' اسلئے کہ چند مابعد کے مرقعوں کے سوا ' جنکا ذکر آگے کیا جائیگا ' ان مرقعوں میں ہندی صنعت کی قدیم حالت اور وہ خالص ملکی خصوصیات نظر آتی ہیں جو ابتدائی مدارج طے کرنیسے قبل اس میں پائی جاتی تھیں - مناظر و واقعات تو انمیں بھی بالعموم وہی دکھائے گئے ہیں جو ہم ستوپہ کلاں کے پھاٹکوں کی تصویروں میں دیکھ چکے ہیں لیکن ان کے طریق ساخت میں بہت سادگی اور خامی پائی جاتی ہی اور تصویروں میں خالص آرائشی خوبصورتی پیدا کرنے کا خیال زیادہ رکھا گیا ہی - ان مرقعوں میں بدھہ کی زندگی کے چار اہم واقعات یعنی اُسکی ولادت '

مہاموگلانہ اور شاري پترا جن کے تبرکات ستوپہ نمبر ۳ سے دستیاب ہوئے تھے ' گوتم بدھہ کے چیلے اور رفیق تھے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ ستوپہ بھي بدھہ کے زمانے کا بنا ہوا ہی - اسي طرح جن مبلغون کے " آثار " ستوپہ نمبر ۲ مین محفوظ تھے اُن سب کا یا اُن مین سے بعض کا شہنشاہ اشوک کے ہم عصر ہونے سے بھي یہ لازم نہین آتا کہ یہ ستوپہ عہد موریا ہي مین تعمیر ہوا تھا - برخلاف ازین ' چونکہ یہ ممکن نہین کہ ان سب مبلغون کي وفات ایک ہي وقت مین واقع ہوئي ہو اسلئے ضرور ہی کہ یہ " تبرکات " پہلے کسي اور جگہ دفن ہوئے ہون اور بعد مین وہان سے لاکر اس ستوپے مین رکھدئے گئے ہون - تبرکات کے مدفن کي یہ تبدیلي غالباً عہد شنگا مین ہوئي ہوگي کیونکہ بعض ایسي شہادتین موجود ہین جنکي بنا پر وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہی کہ یہ ستوپہ اسي عہد مین تعمیر ہوا تھا (۱) -

(۱) جنرل کننگھم کي رائے ہی کہ اصل مین یہ ستوپہ صرف کاشپ گوت اور وچھي سوي‌جیت کے " آثار " کي خاطر بنایا گیا تھا کیونکہ پتھر کي صندوقچي پر صرف انھي دونون کے نام کندہ ہین (" دي بھیلسہ ٹوپس " صفحہ ۲۹۱)

نہین گذرے مثلاً "اسپ سر ماھي دم انسان" اور "انسان چہرہ گھوڑے" جنکي پشت پر عورتین سوار ھین - یہ فرضي تصویرین ھندي الاصل نہین ھین بلکہ انکا خیال مغربي ایشیا سے ھندوستان آیا تھا - نباتي نمونون مین کنول ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر ھی - اسکے بعض نقش تو بالکل سادہ ھین اور بعض نہایت پرتکلف اور پیچیدہ بنے ہوئے ھین - پرندون مین بالخصوص مور ' راج ھنس ' اور سارس نظر آتے ھین - اور اُن نشانات مین جو بودھ مذھب مین خصوصیت کے ساتھ متبرک سمجھے جاتے ھین ' پھدا ' تري رتن یا ترشول ' اور ڈھال یا ناگ کي علامات نظر آتي ھین -

طرز ساخت اور اصطلاحي خصوصیات کے لحاظ سے جو بات ان مرقعون مین نہایت عجیب معلوم ھوتي ھی وہ یہ ھی کہ حیواني اور انساني تصویرون مین تو غیرمعمولي بھداپن اور خامي پائي جاتي ھی مگر آرائشي کام نہایت زوردار اور اعلی درجے کا ھی - ھندوستاني کاریگرون نے آرائشي کندہ کاري مین عموماً اور پھول پتي کے کام مین خصوصاً ' ھمیشہ ذوق سلیم اور اعلی درجے کي قابلیت کا ثبوت دیا ھی اور اس قابلیت کا بہترین

حصول معرفت ' وعظ اول ' اور وفات کے مناظر فوراً شناخت هو سکتے هیں کیونکہ یہاں بھي ان واقعات کو آنہیں علامات سے ظاهر کیا هی جو هم مابعد کے (یعني ستوپۂ کلاں کے) مرقعوں میں دیکھ چکے هیں - پھر یکشني یا محافظ پري کي آشنا صورت بھي یہاں موجود هی ' کئي پھن والا ناگ بھي دکھائي دیتا هی اور بے شمار حقیقي اور خیالي جانور بھي نظر آتے هیں جن میں بعض کوتل هیں اور بعض پر سوار بیٹھے هیں - یہ جانور ان جانوروں سے بہت مشابہ هیں جو ستوپہ کلاں کے پھاٹکوں (۱) میں مربع تھونیوں پر بنے هوئے هیں - علاوہ بریں هاتھي ' گھوڑے ' بیل ' هرن ' پردار شیر ' گھڑیال ' سیمرغ اور بعض ایسے فرضي اور خیالي جانور بھي ان مرقعوں میں بنے هوئے هیں جو پہلے هماري نظر سے

(۱) بعض سواروں کي تصویر میں رکابوں کے تسمے بھي نظر آتے هیں - رکاب کے استعمال کي دنیا میں یہ سب سے پہلي مثال هی اور تمام معلومہ مثالوں سے قریباً پانسو سال قدیم تر هی - ایران میں رکاب کا رواج ساساني زمانے سے قبل نہیں هوا - پروفیسر گائلز کي سند پر مسٹر سیوکنگ صحیح اطلاع دیتے هیں کہ چین میں رکاب کا ذکر کتاب نن شہ میں آیا هی جو پانچویں چھٹي صدي عیسوي کي تصنیف هی - یونان اور روما کے قدیم لٹریچر میں رکاب کا کہیں نام تک نظر نہیں آتا اور معلوم هوتا هی کہ یورپ میں غالباً عہد وسطي کے اوائل سے پہلے رکاب نہیں آئي -

کو قریباً ایک ہی سطح میں رکھا گیا ہی اور اس بات کی عملاً کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ اُن میں (عمق اور فاصلے کے اختلاف سے) تفاوت مکانی کی کیفیت دکھائی جائے - ہر تصویر ایک ابھروان سِلُہٹ (Silhouette) یا خاکا سا ہی جسکی زمین کی سطح بالکل علیحدہ ہی اور پیکر سازی کا جو تھوڑا بہت ہنر کہیں نظر آتا ہی وہ خاکے کی حدود یا اندرونی جزئیات میں کسی قدر گولائی پیدا کرنے تک محدود ہی - تصویریں بھی چوڑی چپٹی اور کاک سی ہیں اور (بھرہوت کے اکثر بتوں کی طرح) ابتدائی صنعت کی یقینی علامت یعنی صناع کی حد درجے کی خام توجہی ، تصویروں کے پاؤں کی بناوٹ میں نظر آتی ہی جن کی ساخت میں تشریحی تطابق کا خیال مطلق نہیں رکھا گیا یعنی پاؤں کو کچھ پھیرے ہوئے بناکر انکا فراخ ترین پہلو دکھایا گیا ہی -

ابتدائی صنعت کی یہی صفات اُن نصف دائروں کی منبت کاری میں بھی نظر آتی ہیں جو پلیٹ ۱۳ پر ستون نشان (c) کے اوپر اور نیچے اور ستون نشان (d) کے زیریں حصے میں بنے ہوئے ہیں - لیکن ان ستونوں کے

اظہار جیسا کنڑل کي اُن تصویرون سے هوتا هی جو اس کٹھرے پر بني هوئي هین (اور جنکا ایک خوبصورت نمونه پلیٹ ۱۳ - الف مین دکھایا گیا هی) ‘ ویسا اور کہین نہین پایا جاتا - برخلاف اسکے انساني تصویر کے بنانے مین قدیم هندي صناع ایسے هوشیار نتھے ‘ بلکه ابھروان تصویرون یا کامل مجسمون کي ساخت مین معمولي دسترس بھي آنہین آسوقت تک حاصل نہین هوئي جبتک وہ یوناني صنعت کي تعلیم سے فیضیاب نهوئے - اس فیضیابي کے بعد جو نمایان ترقي هندي سنگتراشي نے کي آسکا صحیح اندازہ اس کٹھرے کي ابتدائي سنگتراشي کا اُن چند تصویرون کے ساتھ مقابله کرنیسے هوسکیگا جو بعد مین اسکے مشرقي دروازے پر کندہ کي گئین - پراني تصویرون کے دو نمونے پلیٹ نمبر ۱۳ (Plate XIII) پر اشکال a و d مین اور جدید مرقعون کي دو مثالین اُسي پلیٹ پر اشکال c و d مین دکھائي گئي هین - قدیم تصویرون مین عموماً آرائش بہت زیادہ هی اور اگرچه جس مقصد سے وہ بنائي گئي هین اُسکے لئے بہت موزون هین تاهم صنعتي نقطۂ خیال کے وہ ایک حد تک ابتدائي حالت مین هین اور انمین بہت سي خامیان پائي جاتي هین مثلاً :— تمام تصویرون

ھند کے سنگتراشوں کے بنائے ھوئے ھیں جو یونانی صنعت
اور خیالات سے متاثر ھوچکے تھے اور اس وقت ' جبکہ وندیشا
کی مقامی صنعت ابھی ابتدائی مدارج ھی طے کر رھی
تھی ' ان کی صنعت نسبتاً کمال کے زینے تک پہنچ
چکی تھی - اگر یہ درست ھی تو یہ قیاس کچھ بے جا
نہ ھوگا کہ ان مرقعوں اور قدیم تصویروں کے درمیان غالباً
کچھ زیادہ وقفہ نہیں گذرا ھوگا -

ستوپہ نمبر ۲ کے قریب دیگر آثار

ستوپہ نمبر ۲ سے گوشۂ شمال و شمالمغرب کی طرف
اور پہاڑی کے مغربی پہلو پر ایک مستطیل سنگی چبوترہ
بنا ھوا ھی - اس چبوترے پر قدیم زمانے میں ایک
ستون استادہ تھا جسکے تاج کا شیر(۱) اور عمود کے چند
شکستہ ٹکڑے چبوترے کے قریب ھی پڑے ھوئے ملے
ھیں - عمود کا زیرین حصہ ھشت پہلو ھی اور بالائی
حصہ شانزدہ پہلو - ھر پہلو کسی قدر مقعر ھی - ستون
کی طرز ساخت سے معلوم ھوتا ھی کہ وہ دوسری صدی
عیسوی کے قریب نصب کیا گیا تھا - چبوترے پر ایک
چھوٹے سے سنگی کٹھرے کی چند پٹریاں ملیں - اور

(۱) یہ شیر عجائب خانے میں ھی -

بقیہ نقوش بالکل مختلف طرز کے ہیں - یہ اُن صناعوں کے کمال کا نمونہ ہیں جو قدرت سے براہ راست اخذ کرتے تھے اور "ذہنی تصویر" کی بندشوں سے قریب قریب آزاد ہوچکے تھے - یہ نقش نری آرائش نہیں بلکہ تصویر معلوم ہوتے ہیں - پیکروں کی بناوٹ علم تشریح الاعضاء کی رُو سے بالکل صحیح اور درست ہے - تصویروں کے انداز اور اُنکی ترتیب میں نسبتاً آزادی اور بے تکلفی پائی جاتی ہے - صناع نے کیفیت مکانی دکھانے میں کافی مہارت حاصل کرلی ہے اور تصویروں میں باہم قریبی ربط اور یگانگی پیدا کرنے کی قصداً کوشش کی ہے -

یہ معابد کے مرقعے کس وقت اس کٹہرے پر کندہ کئے گئے اور اُسوقت قدیم تصویروں کو بنے ہوئے کس قدر زمانہ گذر چکا تھا ' یہ ایک ایسا سوال ہے کہ اس کا صحیح جواب دینا سردست ممکن نہیں - البتہ اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ یونانی صنعت کا جتنا اثر اِن مرقعوں میں پایا جاتا ہے اُتنا سانچی کے منقش پھاٹکوں یا کٹہروں کی سنگتراشی میں اور کہیں نظر نہیں آتا - اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ مرقعے غالباً شمالمغربی

هی ایک ناگی کا چھوٹا سا مجسمه هی جو صرف تین فیت تین انچ بلند هی - یه دونون مجسمے ایک هی زمانے کے بنے هوئے هین اور دونون کي طرز ساخت بھي یکسان هی -

مذکورہ بالا مجسمون کے علاوہ اس پہاڑي پر دلچسپي کي ایک اور چیز گھوڑے کا وہ نامکمل مجسمه هی جو اس نواح مین ڈنگ کي گھوڑي کے نام سے مشہور هی ' اور گاؤن سے جنوب مغرب کي طرف پہاڑي کے دامن اور بستي کے بیچ مین قائم هی - اسکي ساخت کے زمانے کا تعین ذرا دشوار هی مگر اغلب یه هی که عهد وسطي مین بنایا گیا هوگا -

وہ دونون مستحکم بند ' جو سانچی کي پہاڑي کو ناگوري کي پہاڑي سے اور آخرالذکر کو مغربي پہاڑیون سے ملاتے هین ' سنه عیسوي کے اجراء سے قبل کے بنے هوئے معلوم هوتے هین - ان کا مقصد غالباً یه تها که پہاڑي کي دوسري جانب (پاني روک کر) ایک بہت بڑي جهیل بنالي جائے -

آخري یادگار وہ چار سنگي ستون هین جو ڈاک بنگلے سے قریباً سو گز شمالمشرق کیطرف کھڑے هین - یه ستون

اُس سے ذرا شمال کي جانب کسي ستوپے کي شکسته کرسي کے آثار پائے جاتے هين ۔

سانچي کے نواح مين دلچسپي کي اور اشياء

اب ، ختم کتاب سے پیشتر ، اُن چند دلچسپ قديم اشياء کا مجمل حال بيان کر دينا مناسب معلوم هوتا هی جو سانچي کے قرب و جوار مين پائي جاتي هين ۔

سانچي کي پہاڑي کے جنوب مين ايک اور چهوٹي سي پہاڑي هی جسکي چوٹي پر موضع ناگوري آباد هی - اس پہاڑي کے دامن سے ذرا اوپر کاؤن کے شمالمغرب مين کسي ناگا کا مجسمه چٹان پر کهڑا هی جو غالباً کسي اور جگه سے لايا گيا هی - نيچے کي کرسي شامل کرکے يه مجسمه سات فيٹ ايک انچ بلند هی اور سفيدي مائل بهورے رنگ کے پتهر سے بنا هوا هی - اسکے بائين هاتھ مين صراحي ، دائين هاتھ مين شايد کنول يا کوئي اور چيز اور سر پر سات پهن هين - طرز ساخت سے ظاهر هوتا هی که يه تيسري يا چوتهي صدي عيسوي کي صنعت کي يادگار هی - اس مجسمے کا ايک طرف تو ستوپۂ کلاں کے پهاٹکون پر بنے هوئے محافظ نشانون سے اور دوسري طرف عهد گپتا کي مابعد کي مورتون سے مقابله کرنا خاص دلچسپي رکهتا هی - ناگا کے قريب

ضمیمہ

بُدّھہ کي زندگي کے مختصر حالات (۱)

خصوصاً جہانتک اُنکا تعلق سانچي کي تصاویر سے ھے

گوتم بُدّھہ غالباً سنہ ۵۶۲ قبل مسیح مین نیپال ترائي کے قدیم شہر کپِل وستُ کے قریب پیدا ھوا اور بودھہ گیا مین پیپل کے درخت کے نیچے گیان یا معرفت حاصل کرنے کے بعد بُدّھہ یعني "عارف کامل" کے رتبے کو پہنچا - اس سے پہلے وہ بودھي ستوا (یعني بدھہ بالقوہ)

(۱) کرن صاحب کي کتاب "مینول آف بُدھزم" مین صفحات ۱۲ تا ۴۹ پر بدھہ کي مختصر سوانح عمری نہایت پر لطف پیرایے مین بیان کي گئي ھے - اور ھر قصے یا واقعے کي تصدیق مین قدیم کتابون کے مفصل حوالے بھي دئے ھوئے ھین - مینے کرن صاحب کي کتاب سے، اور نیز اے - ایس - جیکبن کے بیش قیمت مضمون سے جو زیر عنوان "بدھہ" ھیسٹنگز صاحب کي "انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" مین شائع ھوا ھے، دل کھول کر مدد لي ھے -

غالباً عهد وسطي مين نصب كئے گئے تھے اور اُن عورتون كي يادگار هين جو ستي هوگئي تهين - انپر کچھ منبت كاري بهي هي جس مين ذيل كے چار منظر دكهائے گئے هين :—

(۱) ميان بيوي لنگ كي پوجا كررهے هين -

(۲) خاوند پلنگ پر ليٹا هي اور بيوي اسكے پاؤن دبا رهي هي -

(۳) خاوند ميدان جنگ مين اپنے دشمن سے لڑ رها هي -

(۴) چاند اور سورج - (ان سے غالباً يه ظاهر كرنا مقصود هي كه جب تک چاند اور سورج قائم هين ' ستي هونيوالي عورت ' كي محبت ' وفاداري اور خدمت گذاري كي شهرت بهي برقرار رهيگي)

ان مين جو ستون ڈاک بنگلے سے قريب تر واقع هي اس پر ناگري رسم خط مين سنه ۶۵ - ۱۲۶۴ع كا ايک كتبه كنده هي جسكے حروف ايسے فرسوده هوگئے هين كه پڑھے نهين جاتے -

ختم شد

بفضله تعالى

دنیا مین اُس کا ظہور کب اور کس جگہ ہو؟ کس نسل اور خاندان سے اُسکا تعلق ہو؟ کونسي عورت اُسکو حمل مین رکھے؟ اور کس وقت اُسکي والدہ کا انتقال ہو؟ - ان باتون کا خیال کرتے ہوئے اُسنے دیکھا کہ ظہور کا مناسب وقت اب آ پہنچا ہی اور تمام گذشتہ بدھون کي طرح اُسکو بھي ملک جمبو دِویپ (= ہندوستان) کے صوبۂ مَدھیا دیش (۱) مین کسي برھمن یا چھتري کے گھر پیدا ہونا چاہئے چنانچہ اُسنے فیصلہ کرلیا کہ کپل وست کے شاکیا قبیلے کا سردار راجہ شُدّھودن، اُسکا باپ اور (شُدّھودن کي راني) مایا یا مہامایا اُسکي مان بنے جو اُسکي پیدائش کے سات دن بعد انتقال کر جائے - پس یہ فیصلہ کرکے وہ تُشیتا سُرگ سے اترا اور سپنے کي حالت مین مایا راني کے بطن مین داخل ہوا یعني مایا نے خواب مین آیندہ بُدھہ کو سفید ہاتھي کي شکل مین آسمان سے اترتے اور اپني دائین کوکھ مین داخل ہوتے ہوئے دیکھا (صفحہ ۱۳۷) - صبح کو راني نے

(۱) مگدھ دیس - صوبہ بہار

تها - علاوہ بُدهي ستوا کے گوتم بُدهہ حسب ذیل القابون سے مشہور تها :—

(۱) شاکیا مُني یعني شاکیا قبیلے کا رشي

(۲) سِدهارتهہ - وہ شخص جسنے اپنا مقصد حاصل کرلیا هو -

(۳) تتها گت - وہ شخص جس نے حقیقت کو پالیا هو (۱)

لیکن بدهہ همیشه اپنے آپ کو آخري لقب سے یاد کیا کرتا یعني تتها گت کہتا تها -

راجہ شُدهودَن کے محل مین پیدا هونے سے پہلے بودهي ستوا ' تُشیتا سَرگ مین ظاهر هوا جهان دیوتاؤن نے اُس سے درخواست کي کہ وہ بني نوع انسان کا نجات دهندہ بنکر دنیا مین ظاهر هو مگر اس درخواست کو منظور کرنے سے پہلے بودهي ستوا کو چند باتون کا تصفیه کرنا ضروري تها ' - وہ یہ کہ

(۱) یا وہ شخص جو اُسي طرح آیا جیسے اُسکے پیشرو آئے تہے -

محافظ ديوتاؤن نے اسکو اپنے هاتھون مين ليا - بچے کے بدن پر چھوٹي نشانيون (انوبنجن अनुव्यञ्जन) کے علاوه بتيس بڑي نشانيان (مہابنجن - महाव्यञ्जन) بهي تهين جنسے اسکي آينده عظمت ظاهر هورهي تهي - پيدا هوتے هي لڑکا سيدها کهڑا هوگيا ' سب طرف رخ کيا اور سات قدم چل کر بولا که " مين دنيا مين سب سے برتر هون " -

ٹهيک جس وقت شهزاده پيدا هوا ' اسي وقت اسکي آينده بيوي يشودهرا ' يعني اسکے بيٹے راهل کي مان ' اسکا سائيس چهنڈا ' اسکا گهوڑا کنتهک ' اسکا همجولي کالُد لين اور اسکا عزيز ترين چيلا آنند بهي دنيا مين پيدا هوئے -

بودهي ستوا کي پيدائش پر تينتيس ديوتاؤن کي بهشت مين بڑا جشن منايا گيا - جب اسيتا رشي کو اس اظهار شادماني کا اصلي باعث معلوم هوا تو اس نے پيشين گوئي کي که " يه بچه ضرور بدھه بنيگا " - يهي پيشين گوئي ايک نوجوان برهمن کونڈنيا نے بهي کي تهي اگرچه دوسرے برهمن نجوميون کو شک تها اور وه کهتے تهے که يا تو يه لڑکا

یہ عجیب و غریب خواب راجہ کے سامنے بیان کیا جس نے اسی وقت برہمن نجومیوں کو بلوا کر خواب کی تعبیر دریافت کی - نجومیوں نے کہا کہ رانی حاملہ ہین اور ان کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ یا تو چکراورتی راجہ یعنی ہفت اقلیم کا بادشاہ بنیگا یا بُدھہ کا رتبہ حاصل کریگا -

ایام حمل مین چار آسمانی محافظ بودھی ستوا اور مایا رانی کی حفاظت کرتے رہے - آخر کار کپل وست کے قریب باغ لُمبینی مین یہ بچہ پیدا ہوا (۱) - اسوقت مایا ایک سال کے درخت کے نیچے کھڑی تھی جس کی ایک شاخ خود بخود نیچے جھک آئی تھی کہ مایا اسکو پکڑکر سہارا لے سکے (صفحہ ۹۰) - پیدایش کے وقت راجہ اندر اور تمام بڑے بڑے دیوتا حاضر تھے - بچہ ماں کے دائین پہلو سے برآمد ہوا اور چار اطراف عالم کے

---

(۱) اس باغ کی جائے وقوع کا تعین سنہ ۱۸۹۵ع مین آشوک کی ایک لاٹھ کے دریافت ہونے سے ہوا - اس لاٹھ پر ایک کتبہ کندہ ہی جس مین لکھا ہی کہ راجہ آشوک نے یہ لاٹھ اس مقام پر نصب کروائی تھی جہان گوتم بُدھہ پیدا ہوا تھا -

(a)

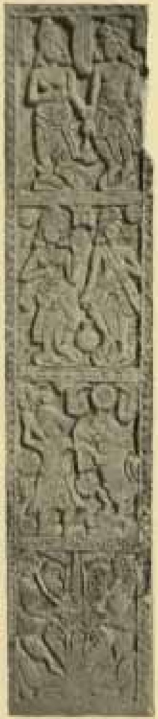

(b)

(c)

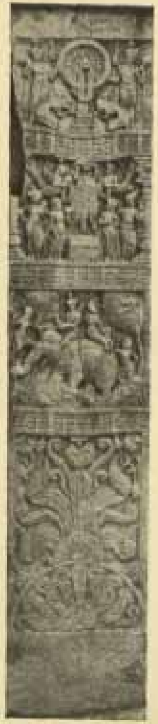

(d)

STUPA 2: RELIEFS ON THE GROUND BALUSTRADE.

تمام دنیا کا بادشاہ بنیگا یا بدھہ - خود راجہ کي خواهش تھي کہ بدھہ هونے کي بجائے اُسکا بیٹا ساري دنیا کا بادشاہ بنے - چنانچہ اُسنے نجومیون سے دریافت کیا کہ کیا چیز شہزادے کو ترک دنیا پر آمادہ کریگي - نجومیون نے جواب دیا کہ کسی بوڑھے، بیمار، مردہ، انسان اور تارک الدنیا فقیر کو دیکھنا - اسوقت سے راجہ شُدھودَن نے اس بات کي بڑي احتیاط کي کہ ان چارون میں سے کوئي بھي شہزادے کي آنکھون کے سامنے نہ آنے پائے اور اُسکو دنیا اور دنیا کي لذتون کي طرف مائل و راغب کرنے کي مقدور بھر کوشش کي -

اهل بودھہ کي کتابون مین لکھا هی کہ بُدھہ کي صغرسني مین ایکدن راجہ شُدھودَن " قلبہ راني " کے تہوار مین شہر سے باهر گیا اور شہزادے کو بھي اپنے ساتھہ لیتا گیا جسکو اُسنے ایک جامن کے درخت کے نیچے پلنگ پر لٹادیا - جب شہزادے کي اتالیق وغیرہ ادھر اُدھر هوگئین تو وہ اٹھکر چار زانو هو بیٹھا اور دھیان مین محو هو گیا - یہ گوتم کا پہلا دھیان تھا - لکھا هی کہ جبتک شہزادہ اس دھیان مین محو رھا درخت کا

سایہ (خلاف عادت) اُس جگہ سے نہین کھسکا اور اُسي طرح اُس کے اوپر قائم رہا (صفحہ ۱۳۱) -

اُن آگے دن کي خانہ جنگیون کا خاتمہ کرنیکي غرض سے ' جو کُولیا اور شاکیا قبائل مین زمانۂ دراز سے چلي آتي تھین ' سِدھارتھ کي شادي ' سولہ سال کي عمر مین ' کولیا خاندان کے راجہ سپرا بدھا کي بیٹي یشودھرا سے کي گئي - روایتون مین مذکور ھی کہ سِدھارتھ نہایت طاقتور نوجوان تھا ' تیر اندازي مین اپنا ثاني نہین رکھتا تھا اور ہر فن مین ماہر تھا -

راجہ شُدھودن کو وہ پیشین گوئي یاد تھي جو شہزادے کے مستقبل کے متعلق کي گئي تھي - اُسلئے شہزادے کیلئے ہر طرح کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش کے سامان بہم پہنچانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور برابر کوشش کرتا رہا کہ وہ چار منظر کبھي اُسکے سامنے نہ آئین جنکو دیکھکر شہزادہ راہبانہ زندگي اختیار کرنیوالا تھا - لیکن (ھُدني بات ہوکر رھتي ھی) ' بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ جب

اور بیٹے (راھُول) کو سوتا چھوڑ کر چپ چاپ محل سے
نکل گیا - اسوقت سدھارتھ کي عمر ۲۹ سال کي تھي
اور یہ واقعہ مُہا بِھِنشکرمَن (" - ترک دنیا ") کے
نام سے مشھور ھی (دیکھو صفحہ ۱۲۹) -

محل سے نکل کر سدھارتھ اپنے گھوڑے کنتھک پر
سوار ھوا اور راتوں رات کپل وست سے نکل گیا -
اس سفر میں چند دیوتا بودھي ستوا کے ساتھ تھے
جنھوں نے گھوڑے کو ھنہنانے سے باز رکھا اور اُسکے
سُم زمین سے اوپر اپني ھتھیلیوں پر اُٹھائے رکھے کہ شھر کے
باشندے اُن آوازوں کو سنکر بیدار نہ ھو جائیں -
علاوہ بریں اُسکے ساتھ مارا یعني شیطان بھي تھا
جو " تمام دنیا کي بادشاھت " کے وعدے کرکے
گوتم کو اُسکے ارادے سے باز رکھنے کي کوشش کر رھا تھا

دریاے انوما کے پار جاکر گوتم نے اپنے زیورات اپنے
وفادار سائیس کے حوالے کئے - اُسکے بعد تلوار کي ایک
ھي ضرب سے سر کے بال کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر
آسمان کي طرف پھینک دئے اور کہا کہ اگر بدھہ ھونا
میرے نصیب میں ھی تو یہ بال اوپر ھي رھیں ورنہ

شہزادہ گاڑي مين سوار ہوکر محل کے باغات کي سير کرنے جاتا تو ديوتا ايسا انتظام کرتے کہ کسي بوڑھے يا بيمار يا لاش کا (خيالي) منظر اُسکے سامنے آ موجود ہوتا - ان مناظر سے نوجوان سدّھارتھ بہت متاثر ہوا - اُسنے انکا مطلب دريافت کيا اور جب اُسکو بڑھاپے ' بيماري اور موت کي حقيقت معلوم ہوئي تو متفکر رہنے لگا - کچھ دنون کے بعد چوتھا نظارہ يعني ايک تارک‌الدنيا فقير دکھائي ديا - اس فقير کي مقدس صورت نے اُسکے دلپر اور بھي گہرا اثر کيا اور اُسکو يقين ہوگيا کہ دنياوي علائق کو ترک کرديني سے وہ بھي اُن آفتون اور مصيبتون پر غالب آسکتا ہے جنکا مشاہدہ وہ پہلے کرچکا تھا - اُسنے گھربار چھوڑ کر تنہائي اور گيان دھيان مين عمر بسر کرنے کا تہيّہ کرليا - اتفاقاً اُنہي ايام مين شہزادے نے محل کي خواصون اور خدمتگار عورتون کو جو خواب غفلت مين مدہوش پڑي سو رہي تھين ' ايسي نازيبا حالت مين ديکھا کہ اُسکي طبيعت (عورتون کي طرف سے) بالکل متنفر ہوگئي - اس واقعہ نے اُسکے ارادے کو اور بھي مستقل کرديا اور آخر کار ايک شب وہ اپني بيوي

گیا - متواتر چھہ سال تک بودھي ستوا یہ ریاضتین کرتا رہا مگر انجام کار اُسکو یقین ھوگیا کہ نور معرفت صرف لاغري سے حاصل نہین ھوسکتا - چنانچہ اُسنے دوبارہ اپنا وھی پرانا طریقہ اختیار کیا اور بھکشوؤن (= دریوزہ گرون) کي زندگي بسر کرنے لگا - اس تبدیلي سے اُسکے پانچون ھمراھي اُس سے منحرف ھوگئے اور اُسکو چھوڑ کر بنارس کے قریب مرغزار آھو مین چلے گئے -

ایکدن بودھي ستوا پھرتا پھراتا (صبح کے وقت) دریاے نیرنجنا کے کنارے جانکلا - یہان ایک دیہاتي لڑکي سُجاتا نے اُسکو کھانا لاکر دیا (۱) (دیکھو صفحہ ۱۱۸) کھانا کھانے کے بعد گوتم نے اُس سونیکی تھالي کو جس مین سُجاتا کھانا لائی تھي دریا مین پھینک دیا اور کہا کہ اگر مین آج بدھہ ھونے والا ھون تو یہ تھالي اُلٹي یعني دھارے کے مخالف بہہ ورنہ بہاؤ کے رخ چلي جائے - (خدا کي شان کہ) تھالي اوپر کو چڑھنے لگي اور ناگ راجہ کالہ کے محل کے قریب جاکر غرق ھوگئي -

(۱) در اصل سُجاتا یہ کھانا اُس درخت پر چڑھانے کے لئے لائي تھي جسکے نیچے گوتم اسوقت بیٹھا تھا - سجاتا نے گوتم کو درخت کا دیوتا سمجھکر کھانا اُس کے سامنے رکھدیا (مترجم)

نیچے زمین پر گر جائین - بال اوپر هي چڑهتے چلے گئے اور آخر دیوتا اُنهین ایک سونے کے طشت مین رکه کر تُریَش تُرنسا بهشت مین لیگئے اور وهان اُنکي پرستش کرنے لگے (دیکهو صفحات ۱۰۹ - ۱۱۰) -

اسکے بعد بودهي ستوا نے اپنا شاهانه لباس کهٹي کار نام ایک فرشتے سے تبدیل کیا جو اُسکے سامنے شکاري کے بهیس مین ظاهر هوا تها اور سائهس کو گهوڑا دیکر کپل وست کو واپس کیا (۱) اور اُسکو حکم دیا که کپل وست پهنچکر اعلان کر دے که شهزاده تارک الدنیا هوگیا - اسکے بعد وه تن تنها ، پا پیاده ، راجگیر کي طرف روانه هوا - یهان راجه بمبي سارا والئے راجگیر نے شهر سے باهر نکلکر بودهي ستوا سے ملاقات کي اور اپنا تاج و تخت پیش کیا - بودهي ستوا نے تخت قبول کرنیسے انکار کیا اور بدهه هونے کے بعد دوباره اُسکے ملک مین آنے کا وعده کیا - یهان سے بودهي ستوا شهر گیا کے نزدیک موضع اُرولوا (پالي - اُرویلا) مین پهنچا اور وهان پهنچکر ایسي سخت ریاضتین شروع کین که چند هي روز مین اُسکا جسم لاغري کے انتهائي درجے کو پهنچ

(۱) بعض روایات کے مطابق گهوڑے نے گوتم سے رخصت هوتے هي دم دیدیا -

نہایت استقلال کے ساتھ جما ہوا بیٹھا رہا - اسنے نہ تو اُن تیز و تند آندھیوں کی پرواہ کی جو مارا کے حکم سے چلنے لگی تھیں، نہ اُن بڑے بڑے پتھروں اور ہتھیاروں سے ڈرا اور نہ جلتی ہوئی بھوبل اور انگاروں سے خوفزدہ ہوا جنکی بوچھاڑ اُسپر کی گئی - یہ پتھر اور انگارے وغیرہ اُس تک پہنچنے سے پہلے ہی پھول بنجاتے تھے اور چونکہ گوتم کو اپنی فتح کا کامل یقین تھا (جو بہت جلد اُسکو حاصل ہونے والی تھی) اُسنے زمین سے کہا کہ اِسکی تصدیق کرو کہ مجھکو اس جگہ بیٹھنے کا حق حاصل ہی - اسپر زمین کی دیوی پرتھوی نے ایسی مہیب آواز میں تصدیق کی کہ شیطانی فوج کے دل دہل گئے اور وہ نہایت سراسیمگی کی حالت میں فرار ہوگئی (دیکھو صفحات ۱۴۷-۱۴۸) - اُنکے بھاگتے ہی دیوتا یہ شور مچاتے ہوے آ موجود ہوے کہ "شیطان مغلوب اور سدھارتھ غالب ہوا" - اور تھوڑی دیر کے بعد ناگ اور اور جانور بھی گوتم کی فتح کے ترانے گاتے ہوے آپہنچے -

بودھی ستوا نے اپنے دشمن (شیطان) پر عروج

اُسی دن شام کو گوتم ' بودھ گیا کے اُس پیپل کے پاس پہنچا جسکی قسمت میں اُسدن کے بعد سے بودھی درخت (یعنی شجر معرفت) مشہور ہونا لکھا تھا (دیکھو صفحات ۹۲ ' ۱۱۸ وغیرہ) - رستے میں اُسکو سُوستِک (سَوتھیا) نامی ایک گھسیارا ملا جس سے اُس نے آٹھ مٹھی گھاس لی اور پیپل کے نیچے کھڑے ہوکر چارون طرف نظر دوڑائی اور پُورب طرف گھاس کو بچھا دیا - پھر اُس گھاس پر بیٹھکر گوتم نے کہا کہ خواہ میری جلد ' میری رگین اور پٹھے اور میری ھڈیان ایک ایک کرکے گل جالین ' خواہ میرے جسم کا خون بھی خشک ھوجاے مگر مین اس جگہ سے اُسوقت تک نہ اٹھونگا جب تک کہ مجھے کامل معرفت حاصل نہو جاے -

اب شیطان کے حملے اور ترغیبات شروع ھولین جسنے بودھی ستوا کو اپنے مقصود کی تکمیل سے باز رکھنے کے لئے ھر ممکن ترغیب و تشدد سے کام لیا (دیکھو صفحات ۱۱۸ ' ۱۴۷ وغیرہ) - مارا کی شیطانی فوج کے یہ حملے ایسے خوفناک تھے کہ وہ دیوتا بھی جو بودھی ستوا کی خدمت کے لئے آلے ھوے تھے دہشت زدہ ھوکر بھاگ گئے - صرف تتھاگت (یعنی گوتم) ثابت قدم اور اپنی جگہ پر

کي (۱) - اسکے بعد بدھہ کچھہ دن تک مچلندا درخت
کے نیچے بیٹھا رہا جہان ناگ راجہ مچلندا نے بدھہ کے
اوپر اپنا پھن پھیلاکر بارش سے آسکي حفاظت کي (دیکھو
صفحات ۱۳۲ - ۱۳۳) - اس طویل روزے کا آخري حصہ
راجایتن کے درخت کے نیچے (دیکھو صفحہ ۱۵۱) بسر ہوا
جہان روزے کے آخري دن تپوسا اور بھلوکا نامي دو
سوداگرون نے جو کي روٹي اور شہد بدھہ کي خدمت
مین پیش کیا -

اس نذر کو لینے کے لئے بدھہ کے پاس آسوقت
کوئي برتن نتھا - چنانچہ چار اطراف عالم کے
محافظ دیوتا آسکے پاس پتھر کے چار پیالے لیکر حاضر
ہوے - تتھاگت کے حکم سے ان چارون پیالون کا ملکر
ایک پیالہ بنگیا اور اس نئے کراماتي پیالے مین بدھہ نے
کھانا لیکر کھایا - سوداگرون نے اپني عقیدتمندي کا
اظہار کرکے درخواست کي کہ بدھہ آنکو اپنے پیرون مین
داخل کرلے - آنکي درخواست منظور کیگئي اور وہ بدھہ
کے سب سے پہلے آپاسک (- دنیادار) چیلے بنے -

---

(۱) تبتي روایت کے مطابق مارا کي بیٹیون نے بودھي درخت
کے نیچے آسي وقت بدھہ کو بہکانے کي کوشش کي تھي جب مارا
کي شیطاني فوج نے بدھہ پر حملہ کیا تھا - معلوم ہوتا ہی کہ سانچي
کے سنگتراش اسي تبتي روایت کو معتبر مانتے تھے (دیکھو صفحہ ۱۱۸)

آفتاب کے وقت (۱) فتح پائی اور آسی رات وہ بدھہ یعنی "عارف کامل" ہوگیا - رات کے پہلے حصے میں اُسکو اپنی گزشتہ پیدائشوں کا علم ہوا - دوسرے حصے میں ہستی کے تمام موجودہ شعبوں کے حالات منکشف ہوے - تیسرے حصے میں سلسلہ علت و معلول کی حقیقت سے آگاہی ہوئی اور پَو پھٹنے کے قریب وہ ہر چیز (کی ماہیت) سے کامل طور پر واقف ہوگیا -

معرفت حاصل کرنیکے بعد بُدھہ نے اُنچاس دن تک روزہ رکھا - اس طویل زمانے میں اُسنے مطلقاً کوئی غذا نہیں کھائی اور صرف اُسی کھانے پر زندہ رہا جو سُجاتا نے اُسکو حصول معرفت سے قبل کھلایا تھا - یہ سات ہفتے بُدھہ نے اسطرح صرف کئے کہ پہلے تو وہ شجر معرفت کے نیچے یا اُس کے قریب بیٹھکر اپنی آزادی (۲) پر دل ہی دل میں خوش ہوتا رہا اور کتاب ابھی دھرمن پٹک شروع سے آخر تک ختم کی - اسکے بعد چند روز چرواہے کے برگد کے نیچے گذارے جہاں مارا کی تین بیٹیوں، خواہش، طمع اور شہوت نے اُسکو بہکانے کی کوشش

(۱) بعض کتابوں میں "طلوع آفتاب کے وقت" لکھا ہے -

(۲) یعنی تناسخ کے جنجال سے اسکو اب بدھہ ہونیکے بعد آزادی ہوئی (مترجم) -

اس وعظ مین بدھہ نے سامعین کو افراط و تفریط سے بچنے کي نصیحت کي اور کہا کہ نہ تو دنیاوي عیش و آرام اور لہو و لعب مین ہمہ تن منہمک ہو اور نہ سخت ریاضتون سے اپنے آپ کو ناحق مشقت مین ڈالو بلکہ میانہ روي اختیار کرو کہ اسي طریقہ سے معرفت اور نجات حاصل ہوسکتي ہی - اس طریق کي اسنے آٹھ شاخین بتائین :— سچے خیالات ، سچي آرزو ، راستگوئي ، راست روي ، سچي زندگي ، سچي کوشش ، سچي آگاهي ، اور سچا دھیان - اسکے علاوہ اسنے چار اور حقیقتون کي بھي تصریح کي یعني یہ کہ غم کیا چیز ہی ؟ غم کا وجود کیونکر ہوتا ہی ؟ رفع غم کیا ہی ؟ اور وہ کونسا طریق عمل ہی جو غم سے (ہمیشہ کیلئے) بچا سکتا ہی ؟

ان باتون کے علاوہ بدھہ نے اپنے چند اور خیالات کي بھي تصریح کي اور آخرکار وہ ان پانچون جوگیون کو اپنا ہم خیال اور پیرو بنانے مین کامیاب ہوا - یہ جوگي جنھون نے اس نئي تعلیم کا "اجازہ" پایا ، بدھہ مذھب کي جماعت (سنگھا) کے اوّل اوّل راھب بنے -

اسوقت بدھہ کي عمر ۳۵ سال کي تھي اور اسنے

راجایتن درخت کے نیچے سے اُٹھکر بدھہ پھر چرواہے کے برگد ' کي طرف آیا اور اوسکے نیچے بیٹھکر غور کرنے لگا کہ جن دقیق اور غامض حقائق کي تہ کو وہ اسقدر محنت اور غور و خوض کے بعد پہنچا ھی اُنکي عام اشاعت اور تبلیغ کي کوشش کہین محض تضیع اوقات اور سعيِ لاحاصل تو نہوگي ؟ - بدھہ کو اس حالت مین دیکھ کر برھما اور دوسرے دیوتا اور فرشتے اُسکي خدمت مین حاضر ہوے اور اسکي محبت اور ھمدردي انساني کا واسطہ دیکر اُس سے عرض کیا کہ وہ لوگون کو نجات کا رستہ ضرور دکھائے ورنہ تمام نسل انساني گمراہ و تباہ ہوجائیگي (دیکھو صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴) - بدھہ نے دیوتاؤن کي اِس درخواست کو مان لیا اور سوچنے لگا کہ سب سے پہلے کس کو اپنے نئے مذھب کي تلقین کرے - بالاخر اُس نے فیصلہ کیا کہ اُسکو اُن پانچ جوگیون کي تلاش کرني چاہیئے جو حصول معرفت سے قبل اُسکے رفیق تھے - چنانچہ وہ بنارس کي مرغزار آھو (اِسي پتن) کي جانب روانہ ہوا ' وہان پہنچکر اُن جوگیون سے ملا ' اور اُنکے سامنے اپنا پہلا وعظ بیان کیا یعني باصطلاح پیروان بدھہ " مذھبي قانون کے پہیے کو چکر دیا " (دیکھو صفحات ۹۳ - وغیرہ)

" آثار " سانچي مين ستوپہ نمبر ۳ کے اندر سے برآمد ہوئے ہين (دیکھو صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱)

اب بدھہ نے شاہي درباروں مين آمد و رفت شروع کي - یہان اسکا نہایت گرمجوشي سے خیر مقدم ہوا اور سانچي مين چند مرقع ایسے موجود ہين جنمين پراسنجیت والئے کوشلہ اور بمبي سارا اور اسکا جانشين اجاتسترو والیان مگدھ اپنے شاہي حشم و خدم کے ساتھ بدھہ کي ملاقات کو جاتے ہوئے دکھائے گئے ہين (صفحات ۱۲۶ - ۱۲۸ - ۱۴۰) -

بدھہ کي ذاتي سکونت کیلئے یا راہبون کي برادري (سنگھا) کے استعمال کیواسطے جسکا وہ باني اور سردار تھا ، بہت سے باغ ، چمن اور خانقاہين بھي بطور نذر وقف کردي گئي تھین - انمین سے بعض عطیے بہت مشہور ہين مثلاً شراوستي کا جیتاون باغ (اور خانقاہ) جسکو ایک شخص اناتھ پنڈک نامی نے اتني طلائي اشرفیون کے عوض خرید کر بدھہ کي نذر کیا تھا جتني باغ کي سطح کو ڈھانپ سکتي تھین (دیکھو صفحہ ۱۲۶) - ویشالي کا آمون کا باغ جو امر پالي نام

اپني عمر کے بقيه ۴۵ سال مگدهه ديس مين جا بجا سفر کرنے اور اپنے پيرورن کي تعداد بڑهانے مين صرف کئے - برسات کے دن وہ عموماً اُن باغون يا خانقاهون مين بسر کرتا جو وقتاً فوقتاً اُسکو نذر دي گئي تهين ' برسات کے ختم هوتے هي وہ اور اُسکے چيلے ملک مين پهيل جاتے ' جا بجا دورہ کرتے ' اور لوگون کو اس پاکيزہ اور اعلى طريق زندگي کي تلقين کيا کرتے -

اُرولوا کے تين جٹيلے آتش پرست سنياسي ' جو کاشپ برادران کے نام سے مشہور هين ' بدهه کے اولين پيرورن کي فهرست مين شامل هين - اُنکو اپنا همخيال بنانے کيلئے تتهاگت کو بہت سي کرامتين دکهاني پڑين ' مثلاً پاني پر چلنا ' آتشين مندر مين اژدهے کو مغلوب کرنا ' وغيرہ وغيرہ - ان کرامتون کے دلکش مناظر (سانچي کے) مشرقي پهاٹک کے بعض مرقعون مين دکهائے گئے هين (ديکهو صفحات ۱۳۹ تا ۱۴۳) -

تهوڑے دنون کے بعد راجگير کے دو مشهور شخص بدهه کے پيرورن مين داخل هوئے جو جلد هي بدهه کے بهترين چيلے شمار هونے لگے - يه ساري پُترا اور موگلانه تهے جنکے

بدھہ کے سامنے آیا تو نہایت عاجزي سے اسکے قدمون پر گر پڑا - راجگیر هي کے ایک پہاڑ پر غار اِندر شال مین اِندر دیوتا نے بدھہ کي زیارت کي جبکہ وہ دھیان مین مصروف تہا (دیکھو صفحہ ۱۲۷) - مگدھ دیش کا راجہ بمبي سارا جسکا پایہ تخت راجگیر تہا بدھہ کا معتقد اور زبردست حامي تہا - اُسکا بیٹا اجات‌سترو' جو اپنے باپ کو قتل کرکے تخت پر بیٹھا ' اول اول بدھہ کا مخالف اور دیودت کا طرفدار رہا ' مگر بعد مین وہ بھي بدھہ کا پیرو ہو گیا -

حصول معرفت کے دوسرے سال بدھہ ' اپنے باپ راجہ شدھودن کے اشتیاق و اصرار پر ' اپنے وطن کپل وستو کو گیا اور اپني عادت کے مطابق شہر کے باہر ایک باغ مین فروکش ہوا - یہان راجہ سدھودن اور شاکیا خاندان کے شہزادے اُس سے ملاقات کرنے آئے - باپ بیٹے کے روبرو ہونے پر یہ سوال درپیش ہوا کہ بیٹا باپ کو پہلے سلام کرے یا باپ بیٹے کو - اس سوال کو بدھہ نے اپني کرامت سے اسطرح حل کیا کہ وہ ہوا مین معلق ہوگیا اور ٹہل ٹہل کر اپنے مذھب کا

طوائف نے بدهه کي خدمت مين پيش کيا تها - اور راجگير کي بانسباري جو خود راجه بمبي سارا نے بدهه کو اسوقت دي تهي جب وه معرفت حاصل کرنے کے بعد پہلے پہل راجگير مين آيا (ديکهو صفحه ۱۲۸) - اس بانس باري کو بعد مين بدهه نے اپنا پسنديده مسکن بنايا اور جو زمانه بدهه نے اس مين يا اسکے قرب و جوار مين گذارا اس زمانے کے بہت سے واقعات اصل بوده کي کتابون مين مذکور هين مثلاً يه راجگير هي کا واقعه هي که بدهه کے بد باطن رشتهدار ديودت نے تين مرتبه بدهه کي جان لينے کي کوشش کي - پہلے تو اسنے چند اجرتي قاتلون کے ذريعے سے بدهه کو قتل کرانا چاها - پهر ايک بڑي بهاري چٹان اسکي طرف لڑهکا دي اور آخر کار ايک ديوانه هاتهي اسپر چهوڑا ديا - آخرالذکر واقعه سانچي کي ايک مورت مين دکهايا گيا هي جو عهد وسطي کي بني هوئي هی (ديکهو صفحه ۱۶۳ - فٹ نوٹ نمبر ۱)

يه بيان کرنے کي تو ضرورت هي نهين که ديودت کو هر کوشش مين ناکامي کا منه ديکهنا پڑا - قاتلون پر بدهه کا رعب غالب آ گيا اور وه خوفزده هوکر بهاگ گئے ، لڑهکتي هوئي چٹان رستے هي مين رک گئي اور هاتهي جب

دکھالي (صفحه ۱۲۵) يعني آسمان پر مشرق سے مغرب تک
اسنے ايک وسيع سڑک بنائي اور آپ اس سڑک پر جا پہنچا -
اسکے اوپر کے دھڑ سے پاني کي ندياں بہنے لگيں اور نيچے
کے دھڑ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے - اسکا تمام بدن
نور کا پُتلا بن گيا اور سنہري روشني کي شعاعوں سے
عالم بقعۂ نور هو گيا - اس حالت ميں اسنے خلقت کے
اس هجوم کو جو نيچے جمع هو گيا تھا مخاطب کيا
اور انهيں حقيقت اور حصول معرفت کا رستہ بتايا -
اس کرامت کے بعد بدّھه اپنے پيرون کي نظرون سے
غايب هوکر ۳۳ ديوتاؤں کے بهشت ميں گيا که اپني ماں
اور ديگر ديوتاؤں کو ابھي دھرم کي تلقين کرے
اور کامل تين ماه اس بهشت ميں رهنے کے بعد
ايک زمرّد کي سيڑھي سے ' جو شکرا نے بنوائي تھي
زمين پر اترا - اسوقت برهما اور اندر اسکے جلو ميں تھے' -
برهما داهنے جانب ايک طلائي زينے سے اتر رها تھا اور
اندر بائيں جانب بلوريں زينے سے (ديکھو صفحه ۱۲۰) -
بدّھه کا مقام نزول سنکشيه يا سنکسه کے نام سے
مشهور هے -

بدّھه کي وفات اسّي (۸۰) سال کي عمر ميں

وعظ کہنے لگا (دیکھو صفحات ۱۲۲ و ۱۳۶) - یہ دیکھکر راجہ نے بدھہ کے سامنے قندرت کي اور برگد کے درختون کا باغ اسکي نذر کیا - اسکے بعد شاکیا قبیلے کے بہت سے آدمي بدھہ کے مذہب مین داخل ہوئے جن مین آنند (جو بعد مین اسکا عزیز ترین چیلہ بنا) ' انردھہ ' بھدیا ' بھگو ' کمبل اور بدھہ کا بد باطن رشتہدار دیودت بہت مشہور ہین - آخرالذکر یعني دیودت بعد مین بودھہ مذہب کا بیہودا ثابت ہوا -

ذیل کے چھہ تیرتھک ' جو ملحدانہ فرقون کے سرگروہ تھے ' بدھہ کے سخت ترین مخالفون مین شمار کئے جاتے ہین :— پورن کسپ ' متھلي گوسال ' اجیت کیس کمبلن ' پکدہ کچھاین ' نگنتھ نات پت اور سنجے بلیٹھي پت - انمین آخرالذکر شاري پترا اور موگلانا کا استاد بھي رہ چکا تھا - یہ ملحد اسوقت راجہ پراسنجیت کے دربار مین رہتے تھے چنانچہ انکو نیچا دکھانے کیلئے بدھہ شراستي پہنچا اور گذشتہ بدھون کي رسم کے مطابق اپني سب سے بڑي کرامت

ادھر آنکلا - بدّھہ نے سُبھدر کو فوراً اپنے پاس بلوایا اور اُسکو اپنے مذھب کے اصول سے آگاہ کیا - چنانچہ سُبھدر اُسکا پیرو ھوگیا اور یہ آخري شخص تھا جو بدّھہ کي زندگي مين اُسکے مذھب مين داخل ھوا - مرنے سے ذرا پہلے بدّھہ نے تمام حاضرين کو مخاطب کرکے پوچھا کہ اُسکے بھائيون (يعني راھبون) مين کوئي ايسا شخص ھي جسکو اُسکے بدّھہ ھونے مين يا اُسکے دھرم اور جماعت رُھبان کے متعلق کچھ شک ھو؟ اور جب اُسنے ديکھا کہ کسي کو کوئي شک و شبہ نہين ھي تو يہ کہتے ھوئے اُنسے رخصت ھوا کہ " ھر مرکّب چيز کے لئے زوال لازمي ھي - پس نجات حاصل کرنيکے لئے دل و جان سے کوشش کرو " -

بدّھہ کے مرتےھي زمين مين بھونچال آئے اور آسمان پر بادل کي خوفناک گرج سنائي دي - اس واقعہ کي خبر شہر کُوسي نگر مين بھيجي گئي - وھان کے مَلّا اُسي وقت سال کے باغ مين آ پہنچے اور متواتر چھہ دن تک جلوس اور باجے کے ساتھ بدّھہ کي لاش کي تعظيم و تکريم کا اظہار کرتے رھے (ديکھو صفحہ ۱۳۶) - ساتوين دن قبيلے کے آٹھ سردار لاش کو اٹھا کر شہر کے

واقع ہوئی (۱) اُسکی موت کا قصہ اسطرح بیان کیا جاتا ہی کہ پاوا کے ایک ٹھٹھیرے چُندا نامی نے بدّھہ کی دعوت کی - ضیافت کے سامان مین خنزیر کا خشک گوشت بھی تھا جو بدھہ کو ایسا پسند آیا کہ وہ اعتدال سے زیادہ کھا گیا اور بیمار ہوگیا - بُدھہ اُسوقت کُوسی نگر (= کسیا) جارہا تھا - اُسنے محسوس کیا کہ اُسکا آخری وقت آ پہنچا - چنانچہ اُسنے شہر کے نزدیک ایک باغیچے مین سال کے دو درختون کے بیچ مین اپنی چارپائی بچھوائی اور شمال کی طرف سر کرکے اُسپر دائین کروٹ ، شیر کی طرح ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر ، لیٹ گیا (دیکھو صفحات ۹۴ و ۱۴۹) - اُس کی زندگی کے آخری لمحے اپنے عزیز چیلے آنند اور دیگر راہبون کو نصیحت اور ہدایت کرنے مین صرف ہوئے اور اُسنے اُنہین تاکید کی کہ اُسکے بعد جماعت رہبان کے قواعد و ضوابط کی پابندی اور پیروی نہایت دیانتداری سے کرتے رہین -

اُسوقت سُبھدر نامی ایک ملحد سیاح پھرتا پھراتا

(۱) ڈاکٹر فلیٹ کے حساب سے بُدّھہ کی وفات کی تاریخ ۱۳ اکتوبر سنہ ۴۸۳ قبل مسیح ہی -

کوسی نگر کے ملا "آثار" تقسیم کرنے پر رضامند نہیں ہیں تو وہ اپنی اپنی فوجیں لیکر کوسی نگر کا محاصرہ کرنے کے لئے آپہنچے - لیکن دُرون نامی ایک برھمن نے بیچ میں پڑکر تصفیہ کروادیا اور اسطرح لڑائی ٹل گئی - دُرون کی تجویز کے مطابق آثار کو آٹھ مساوی حصوں میں تقسیم کرلیا گیا اور اس کے معاوضے میں دُرون کو وہ برتن دیا گیا جس میں "آثار" مذکور چلے رکھے ہوئے تھے - اس تقسیم کے بعد پپلی بَن کے مُوریائی قبیلے کا قاصد "آثار" کا حصہ مانگنے آیا - مگر چونکہ تمام حصے تقسیم ہوچکے تھے اسلئے وہ چتا کے کوئلے ہی جمع کرکے لے گیا اور اہل موریا نے ان کوئلوں پر ایک عالیشان ستوپہ تعمیر کر دیا - رہے وہ آٹھ حصے جو دُرون نے تقسیم کئے تھے ' اُنپر بھی ستوپے تعمیر ہوئے تھے مگر اُنمیں سے سات ستوپوں کو شہنشاہ اشوک نے کھدوا کر اُنکے "آثار" دوبارہ تقسیم کئے اور اپنی سلطنت میں بے شمار ستوپے بنوا کر اُن میں "یہ آثار" دفن کروائے - کہتے ہیں کہ صرف رامگرام کا ستوپہ (دیکھو صفحہ ۱۰۲) ' جسکی حفاظت ناگا لوگ کیا کرتے ' اس تباہی سے بچکر اپنی قدیم حالت میں محفوظ رہا ●

باهر مکت بندهن مندر مین لیگئے وهان آسپر پانسو تهان کپڑے کے لپیٹے گئے اور لوهے کے تابوت مین رکهکر لاش کو چِتا پر رکهدیا گیا - لیکن کاشپ ' راهبون کی ایک جماعت کے ساتھ ' کوسی نگر کی طرف لپکا هوا آرها تها ' اور جب تک وہ موقع پر نہ پہنچا ' چِتا نے آگ نہ پکڑی - آخر جب کاشپ موقع پر پہنچگیا اور لاش کی تعظیم وتکریم کی رسم ادا کرچکا تو خود بخود شعلے بھڑک اٹھے اور آگ جب اپنا کام کرچکی تو بارش کے ایک کراماتی چھینٹے سے خود هی بجھ گئی -

لاش کے جل چکنے کے بعد جو راکھ اور سوختہ هڈیان رهین انپر کوسی نگر کے مَلّوں نے قبضہ کرلیا - مگر چند روز کے بعد سات اور دعویدار پیدا هوگئے جنہون نے مطالبہ کیا کہ انہین بھی ان " آثار " یا " تبرکات " مین سے حصہ ملنا چاهئے - ان مدعیون کے نام حسب ذیل تھے :— اجاتسترو شاہ مگدھ ' ویشالی کے لِچّھوی ' کپل وستو کے شاکیا ' الاکپہ کے بولی ' رامگرام کے کولیا ' ویتھا دیپ کا ایک برهمن اور پاوا کے مَلّا لوگ - (صفحات ۱۰۷ و ۱۴۶) ان ساتون دعویدارون نے جب دیکھا کہ

فہرست اصطلاحات

Monuments.	آثار - عمارات
Relics.	آثار - " تبرکات "
Ordain.	اجازہ دینا
Heraldic.	آرمائی
In relief.	ابھروان - منّبت
Architectural members.	اجزائے عمارتی
Achæmenians.	اخیمنی یا ہخامنشی بادشاہان ایران
Elevation.	ارتفاع - ارتفاعی نقشہ
Meditation. Contemplation.	استغراق - دھیان
Assyrian.	اشوری - مغربی ایشیا کا
In situ.	اصلی جگہ پر
Technique.	اصطلاحی خوبیاں وغیرہ
One in six (gradient).	⅙ کی نسبت (رفتار)
Rubble.	اگھڑ پتھر (چھوٹے)
Stereotyped.	ایک خاص نمونے کی نقل (جس میں جدت نہو)
Monolith.	ایک ڈال پتھر کا ستون - (ایک پارچہ ستون)
Bactria.	باختر

Cult image.	پرستش کا بُت - مذہبي مجسمہ
Capital.	پرکالہ - سرستون - تاج ستون
Medallions.	بڑي چکر - تمغہ
Buttress.	پشتہ
Retaining wall.	پشتے کي ديوار - محافظ ديوار
Plate	پليٹ - تصوير - نقشہ
Floral decoration. Floral design.	پھول پتي کا کام يا آرائش
Ante-chamber.	پيش دالان - پيش حجرہ
Size.	پيمائش - جسامت - قد و قامت
Map. Survey Map.	پيمائشي نقشہ
Wheel.	پہيّا - چکر
Crowning ornament (of a pillar).	تاج ستون - تاج پرکالہ
Relic Chamber.	" تبرکات " کا خانہ
Logical thought.	تخيل کي معقوليت
Redaction.	تدوين
Composition.	ترتيب - ترکيب
Dressed.	ترشے ہوئے (پتھر وغيرہ)
Anatomical accuracy.	تشريحي تطابق
Proportion.	تناسب

Door-jamb.	بازو (چوکهٹ کا)
Hermika railing.	بالائي يا هرميکي يا چوٹي کا کٹهرہ
Superstructure.	بالائي عمارت - بنائے فوقاني
Intercourse.	باهمي ربط ضبط - مراسم - تعلقات
"Leaf and dart."	" برگ و پيکان "
Bracket.	بريکٹ - گهوڑي - مورني - توڑي
Aisles.	بغلی رستے - پہلوؤں کے کمرے
Foundation.	بنياد
Buddhist Creed.	بودہ مذهب کا کلمہ
Core. Filling.	بهراؤ - بهرتي - عمارت کي اندروني چنائي يا بهرائي
Monk.	بهکشو - راهب
Nun.	بهکشني - راهبة
Natural.	بے تکلف - بلا تصنع - فطرتي
Naïveté.	بے ساختہ پن - دلفريب (فطرتي) سادگي
Conventionalism.	پابندي رسم
Stone envelope. Stone casing.	پتهرکي غلافي چنائي - سنگي دوکار
Cross-bar.	پٹري
Band.	پٹي يا پٹري
Elaborate.	پر تکلف - وسيع
Procession path.	پردکهنا - پرداشنا - طواف گاہ - مطاف

Kerb-stone.	حاشیے کا پتھر
Subsidiary building.	حاشیے کی عمارت
Cells.	حجرے
Logical beauty, (sense of).	حسن کا صحیح امتیاز
Enlightenment.	حصول معرفت - سبودھی
Excavation.	حفریات - کھدائی
Attendant, devotee, worshipper.	خادم - پرستار - بھگت - یاتری
Individuality.	خاص وضع - انفرادی حیثیت
Mental abstraction.	خام توجہی (بعض جزئیات میں انہماک اور بعض سے بے توجہی جس سے کام میں خامی رہ جائے)
Characteristic.	خصوصیت
Features.	خط و خال - خصوصیات
Fluted. Ribbed.	خیارہ‌دار - ڈوریہ‌دار - دھاری‌دار - کمرکی
Corridor.	دالان (ستون‌دار)
"Bead and lozenge" ornament.	" دانہ‌ولوز " کی آرائش
Underpinning.	دیوار کے نیچے ٹیک کی چنائی
Prostration.	ڈنڈوت
Cable ornament.	ڈوری کے نمونے کی آرائش
Portico.	ڈیوڑھی
Genius.	ذہن و ذکاوت - دل و دماغ

Symmetry.	توازن
Enlargement.	توسیع
Pilgrims.	جاتری - زائرین
Bell-shaped.	جرس نما - گھنٹہ نما
Details.	جزئیات
Polish.	جلا
Persepolitan.	جمشیدی - پرسی پولسی
Ascetic.	جوگی - زاھد
Cross-legged.	چارزانو - آلتی پالتی مارے
Landing (of a staircase).	چاند
Royal umbrella.	چتر شاھی
Volute.	چکر
Spiral.	چکردار
Fly-whisk.	چوری
Court.	چوک
Squared.	چوکور بنے ھوئے (پتھر وغیرہ)
Tenon.	چول
Minor antiquities.	چھوٹی چھوٹی قدیم اشیاء
Demi-gods.	چھوٹے دیوتا
Kerb.	حاشیہ

Griffin. Leogryph.	سیمرغ
Spirit.	شان - معنی - مطلب
"Tree of Life."	شجر زندگی
Spire (of a temple).	شکھر - مخروطی گنبد
Scallop ornament.	صدف نما آرائش
In the fore-ground.	صدر میں - سامنے - نیچے
Cruciform.	صلیب کی شکل کا
Art.	صنعت - فن - (فن سنگتراشی)
Niche.	طاق - طاقچہ
Style.	طرز - طرز ساخت (تعمیر، تصویر، وغیرہ)
Ivory carver.	عاج کار - ہاتھی دانت کا کام کرنے والا
Sanctum.	عبادت گاہ
Arabesque.	عربی وضع کی بیل یا گلکاری
Gift. Donation.	عطیہ - نذر
In the back-ground.	عقب میں - پیچھے - اوپر - (مصوری کی اصطلاح میں) آسمان یا زمین
Anatomy.	علم تشریح الاعضاء
Depth (in sculpture).	عُمق - گہرائی
Technique.	عملی دستکاری - مخصوص الفن مہارت

Memory picture.	"ذہنی تصویر" - "حافظہ کی تصویر"
Course (of masonry).	ردّہ
Script.	رسم خط - حروف
Conventional treatment.	رسمی طرز ساخت یا ترتیب
Form and colour.	رنگ اور ہیئت - صورت و لون
Torus moulding all round.	زنّاری گولا
Saddle.	زین نما نشیب
Stair. Stairway.	زینہ
Stairway railing.	زینے کا کٹہرہ
Moulding.	ساز - آرائشی ساز - حاشیہ
Light and Shade.	سایہ اور روشنی
Pillar. Column.	ستون - لاٹھ
Base of a pillar.	ستون کا حصہ زیرین یا حصہ پائین
Door-lintel.	سردل
Plan.	سطحی نقشہ
Seleukids.	سلجوقی
Architrave, stone.	سنگی شہتیر - دروازے کے اوپر کا منقش شہتیر وغیرہ
Steps.	سیڑھیاں

Base of plinth.	کرسي کا دامن
Pedestal.	کرسي يا چوکي (ستون کي)
Abacus.	کرسي (تاج ستون کي) - سرپرکاله - بيٹهکا
Begging bowl.	کشکول
Carving, sculpture.	کنده کاري - منبت‌کاري - سنگتراشي
Offsets. Footings.	کسکے - تگر - حاشيے - کسکا پنجاب مين مستعمل هي -
Lotus and dart.	کنول اور تير
Led horse.	کوتل گهوڑا
Remains, Ruins.	کهنڈرات - بقيات - آثار
Chemical analysis.	کيمياوي امتحان يا تجزيه
Necking.	گردنِ پرکاله - گردن تاج - گردنه
Flower vase.	گلدسته - گلدان
Apse.	گول کمره - قوسي حصه -
Torus moulding.	گولا
Cyma recta.	گولا غلطه
Panel.	لوح
Defaced inscription.	مٹي هوي سي تحرير - فرسوده کتبه
Image. Figure. Statue.	مجسمه مورتي - تصوير مورت
Group.	مجموعه - مجمع

Shaft.	عمودِ ستون
Vertical.	عمودي
Mediœval age.	عہد وسطي - دورِ وسطي - قرونِ وسطی
Early mediœval.	عہد وسطي کے اوائل
Late mediœval.	عہد وسطي کے اواخر
Casing.	غلاف
Cyma-reversa.	غلطه گولا
Extraneous.	غير ملكي - خارجي - بيروني
Perspective.	فاصلے کا اظہار
Wedge.	فانہ - چھيني - پچر
Formative arts.	فن صورت گري - فن پیکر سازي
Ground balustrade. / „ railing.	فرشي کٹہرہ
Index.	فہرست
Inspiration.	فيض - فيضان
Divine peace.	قدوسي سکون
Altar.	قربانگاہ
Apsidal.	قوسي - محرابي
Cornice.	کارنس
Chippings.	کتلين (پتھر کي)
Plinth.	کرسي (عمارت کي)

Renaissance.	" نشاةالثانیه "
Pilaster.	نیم ستون (ایسا ستون جسکا کچھ حصہ چنائي میں پوشیدہ هو)
Thunderbolt.	وَجُر - عصا - گرز
Nave.	وسطي کمرہ
Attitude.	وضع - حالت
Halo.	هالہ
Hellenistic influence.	یوناني اثر

MGIPC—S7—X-3-1—25-1-16—500.

Concave.	مجوف - مقعر
Convex.	محدب
Spire (of a temple).	مخروطي گنبد - اهرامي برج - شکهر
Satrap.	مرزبان
Relief.	مرقع - تصوير - نقش
Classical character.	مستند طرز - يوناني طرز - قديم طرز
Colouristic treatment.	مصورانه رنگ - رنگين تصوير کا سا انداز
Fluted side (of a pillar).	مقعر پهلو (ستون کا)
Statue in the round.	مکمل مجسمه - ايسا مجسمه جو هر طرف سے مکمل هو
Debris.	ملبه (افتاده)
Edicts.	منادات
Temple. Shrine. Chapel.	مندر - عبادتگاه
Coping.	منڈير
Coping stone.	منڈير کا پتهر - (داب کا پتهر)
Scene.	منظر - نظاره - تصوير
General view.	منظر عمومي
"Frontality."	" مواجهت "-
Rubble.	ناتراشيده پتهر
Offering.	نذر - نذرانه
Donatory inscription.	" نذري " کتبه

THE HILL OF SANCHI AND ITS ENVIRONS

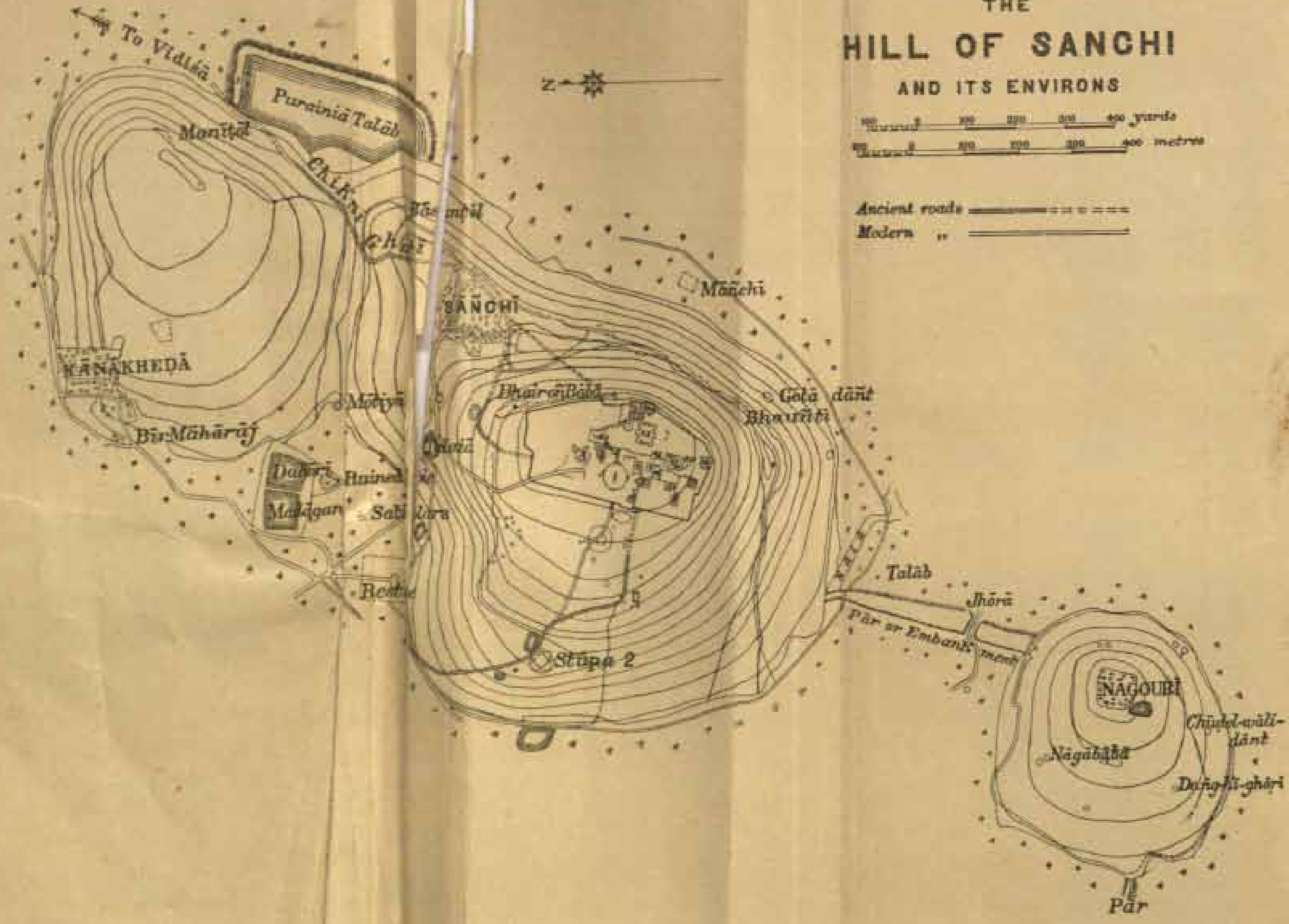

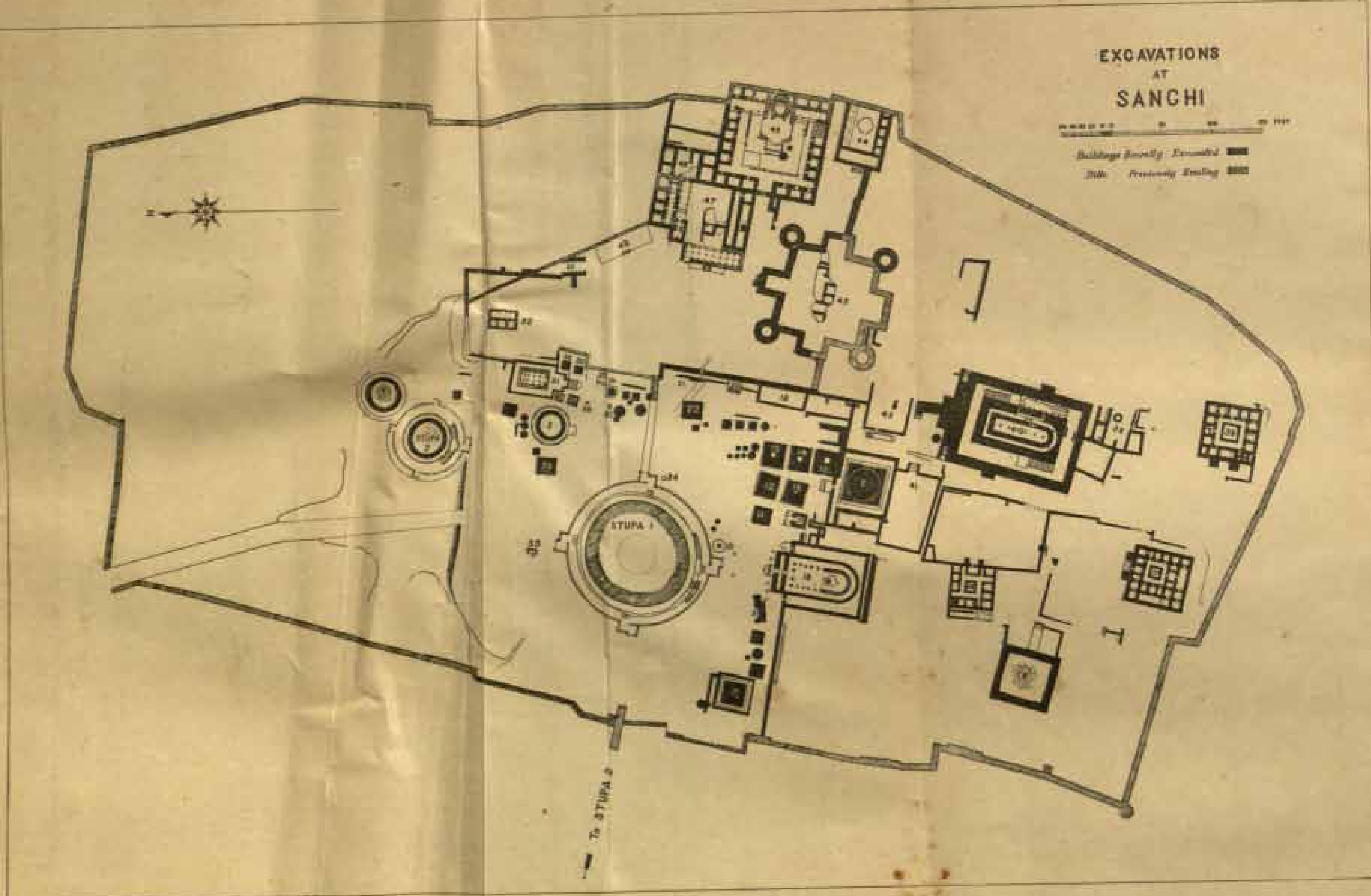
EXCAVATIONS
AT
SANCHI
STUPA I
To STUPA 2

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY,
NEW DELHI

Issue Record

Catalogue No. 913.05/San/M.Q. -19335.

Author— Qureshi, M. M.

Title— Rahanumāi Sānchi

Borrower No.	Date of Issue	Date of Return

"A book that is shut is but a block"

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY
GOVT. OF INDIA
Department of Archaeology
NEW DELHI.

Please help us to keep the book clean and moving.

S. B., 148. N. DELHI.

Sanchi - Guide

Guide - Sanchi in Urdu